

# تیارپکی سے روشنی کی طرف

تبلیغی جماعت کی سچی داستان



محبوب علی خان سنی

منجانب: ایک بندہ خدا

یہیں خادم الاولیاء و العلماء حقانی فقیر سید احمد علی شاہ صاحب عرض پرداز ہے کہ یہ بات انظر من الشمس معلوم ہے کہ امت مرحومہ اصحاب کرام کے زمانے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث گوئی کے مطابق ”مستغرق امتی“ ہر دور میں ایسے بہت سے فرقے پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے اسلامی جمیعت کا شیرازہ کھیرنے کی ہے۔ امت کو ششیں کہیں اور اسلام کی مضبوط عمارت کو بچا کرنے کی مساعی کہیں اور بہت سے غم خواندہ مسلمانوں کے عقائد متزلزل کئے۔ اس بناء پر ہر زمانے میں اہل سنت والجماعت حقانی علماء نے ان باطل فرقوں کی عملی ”تقریری“ تحریری تردید کمال وجہ سے کی اور ان کے باطل عقائد پر تمام امت کو خبردار کیا۔

اسی طرح ہمارے زمانے میں شیخ محمدی کے باطل عقائد کی اشاعت کا غلبہ پیدا ہوا ہے۔ اولیائے کرام تو درکنار حضور علیہ السلام کی مقدس روح سے کی زیارت کو جانا بھی شرک کہتے ہیں۔ درود شریف پڑھنے کو جو کہ قرآن کریم کا مخصوص حکم ہے۔ گناہ بکافہ زنا سے بھی بدتر کہتے ہیں۔ ملف صائمین اور آنکھ اور بھر کی تقلید کو بھی شرک کہتے ہیں۔ دعا کو خصوصاً دعا بعد الصلوٰۃ کو افو اور بے ناکدہ کہتے ہیں۔ گویا کہ ان کو خدا سے کوئی احتیاج نہیں ہے اور اللہ پاک سے سوال کرنے سے اپنے آپ کو مستغنی جانتے ہیں قرآن پاک میں مشرکین کے متعلق جتنی آیتیں نازل ہوئی ہیں۔ وہ مسلمانوں پر منطبق اور چسپاں کرتے ہیں۔

جیسا کہ بخاری شریف میں خوارج کے باب میں ذکر ہوا ہے۔

کان ابن عمر یراہم شرار خلق اللہ وقل انہم لعللوا الی آیات نزلت فی الکفار فاجعلواہا علی المؤمنین بخاری شریف۔

خوارج وہ آیتیں جو کفار کے حق میں نازل ہوئی ہیں۔ مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں۔ یعنی خوارج ”ذاتہ“ مرہبہ جزیہ وہ لوگ ہیں کہ جو آیتیں کفار کے حق میں نازل ہوئی ہیں وہ مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں۔

خوارج واپسوں کے حق میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لغولرج کلاب النار۔ یعنی خوارج جنم کے کتے ہیں۔ لعل لیدع شر الخلق والخلیقه بد مذہب تمام مخلوق اور تمام جانوروں سے بدتر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بد مذہبوں کے بارے میں فرمایا ہے۔

ان مرضوا فلا نعوا دعوهم ولئن ماتوا فلا تشہدہم وان لفیتہم وہم فلا تسلمواہم ولا تجلسوہم ولا تشار بویہم ولا نولہ کلوہم ولا نلنا کجوہم ولا نصلو علیہم ولا نتصلو امعہم (ابن ماجہ)

اور اگر بد مذہب بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت پہ نہ چاؤ اور اگر وہ مر جائے۔ تو اس کے مومن ہونے کی گواہی مت دو اور اگر ملاقات ہو جائے۔ تو ان سے سلام مت کرو۔ اور ان کے ساتھ مت بیٹھو۔ نہ ہی ان کے ساتھ بیٹھ۔ نہ ان کے ساتھ کھاؤ۔ اور نہ ہی ان کے ساتھ نکاح کرو۔ نہ ہی ان کی نماز جنازہ پڑھو۔ نہ ہی ان کے ساتھ نماز پڑھا کرو۔ (فتح الخالد باب الردۃ میں صفحہ ۱۰۳ میں لکھتے ہیں۔)

اعلم ان هؤلاء الکفرۃ والذلت الفجرة لجمعو بین اصناف الکفر والہنی والعداوۃ انواع الغشوق والزندیقۃ والاحاد ومن شک فی کفر ہم الحداد ہم وجوب قتالہم فهو کافر مثلہم

کہ یہی کافر۔ باغی اور نافرمانوں نے جمع کیا ہے۔ اقسام کفر بغاوت اور بدعتی کے اور اقسام فتنی اور زندیق والوں کے اور کفر کے اور جو کوئی شک کرتا ہے۔ ان کے کفر میں تو وہ بھی کافر ہے اور ان کے دین سے نکلنے میں اور ان کے وجوب قتل میں وہ بھی کافر ہے۔ بشل ان کے بحوالہ الاثبات الاغراض میں ۳۶ مفتی صوبہ سرحد کا تلخ الخبیدت والو ہایت حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب الانقام التحقیق میں ذکر کیا ہے کہ ابن تیمیہ اور محمد بن عبد الوہاب نجدی دونوں زہرین ہیں۔ تو لازم ہوئے ان کے اور حکم زندقیت کے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے زندقیوں کو آگ میں جلا دیئے تھے۔ یعنی آگ کے کنویں میں پھینک دیئے تھے۔ (بخاری شریف ص ۱۰۲۳)

بحوالہ الانقام التحقیق ص ۳۵-۲۲-۱۹ یہ وہابی بد مذہب سے کافر ہیں۔ ومن

وجوہ الکفر انہم یسنخفون الدین ویسنہونون بالشرع المبین (فتح الخالد ص ۱۰۳ جلد ۱)

اور بعض بد مذہب کفر میں سے ان کا توہین کرتے ہیں دین کے ساتھ اور مخبرے کرتے ہیں شرح واضح کے ساتھ (یعنی احکام دین اور شرح کے ساتھ) جیسا کہ صدقہ مردوں کے لئے یہ نیت ثواب اور درود استقامت اور جہرا "ورود سلام کے ساتھ وغیرہ و غیرہ بحوالہ اثبات الاغراض ص ۳۷

ومنہا انہم یسنحلون المحرمات ویہتکون المحرمات۔ (فتح الخالد ص ۱۰۳ جلد ۱ اردو)

خدا کی حرام کی ہوئی اشیاء کو حلال کہتے ہیں اور قابل احترام اشیاء کی اہانت کرتے ہیں جیسے کہ انبیاء علیہم السلام کے خیرات۔ بحوالہ اثبات الاغراض ص ۳۷ (فتح الخالد ص ۱۰۳ جلد ۱) ومنہا وقول ابن قتیبۃ بالجسمۃ والجنۃ والاشنق وانہ یقتل لا یصفر ولا یتکبر تعالی اللہ عن ہذا لا یشرأ کشیع لقتیبۃ ولکفر البراح قصریح (التقاوی حدیثہ ص ۵۸)

اور ان کی وہ بات کفر میں سے ایک یہ قول ابن تیمیہ کا اللہ تعالیٰ کے جسم پر ثبوت ہے۔

محبوب علی خان صاحب تقریباً بارہ سال تک تحریک راہبوں میں راہبوں کیوں کے ساتھ منسلک رہے۔ لیکن جب ان کے تقدیر کا ستارہ چکا تو اس نے ایک پیر کاظمی مکمل انسان سے ہیبت کی۔ جو دور حاضر کا مجدد اور رہنما ہے۔ خواجہ خواجہ گل خان حضرت سیف الرحمن آخند زاوہ پیر ارچی کے نام سے موصوف ہے۔ جن کی مبارک زندگی اسوۂ حسنہ کا آئینہ دار قرآن مجید کی علی تفسیر احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح تشریح ہے جن کی خدا راہ صلاحیت عمل و اخلاص نے کئی لاکھ مردہ دل زندہ کئے۔ سینکڑوں فاسق فاجر جابر اور ظالم قسم کے لوگوں کو صراط مستقیم پر گامزن کر دیا۔ اس کے علاوہ سینکڑوں جید جید علماء نے فیض حاصل کر کے راہ سلوک اختیار کر لیا ہے۔ تمہ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت قبلہ آخند زاوہ سیف الرحمن پیر ارچی کو حیات تحضری عطا فرمائے۔ آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

الحمد لله الذي جعل في الدنيا ما لا يحصى

پس عرض کرتا ہے خادم الاولیاء والعلماء فقیر محبوب علی خان ولد فضل معبود خان کہ ۱۹۶۸ء میں ہمارے گاؤں میں رائے ونڈ سے جاری شدہ تحریک کی ایک جماعت آئی یہ لوگ اپنے آپ کو مبلغین ظاہر کرتے تھے ہمارے گاؤں والوں کے لئے اس تحریک کے لوگوں سے ملنے کا یہ پہلا موقع تھا اس سے پہلے ہمارے گاؤں کے لوگ اس تحریک کے بارے میں کچھ نہیں جانتے تھے اس وجہ سے تمام لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے اور بہت شوق سے ان کی باتیں سننے لگے میں بھی ان لوگوں میں سے ایک تھا انہوں نے جو کچھ کہا وہ میں نے سنا اس وقت میری عمر تقریباً "چودہ برس تھی" میرا ذہن اتنا بھنت نہیں تھا کہ ان کی باتوں سے حق و باطل کی تفریق کرتا اور گاؤں کے علماء نے ان کی جانب کوئی توجہ نہ کی اور نہ ہی ان کے غلط یا صحیح ہونے کے بارے میں گاؤں والوں کو کوئی رائے دی۔

ہمارے رہبر دکان میں بھی نہ تھا کہ یہ لباس خضر میں الٹیس ہوں گے یہ تو بعد میں معلوم ہوا مگر اس وقت ان کی وضع قلع اور ان کا انداز تبلیغ میرے دل پر اثر انداز ہوا ویسے بچپن ہی سے مجھے مذہب کے ساتھ لگاؤں تھا اور اسی لئے میں نے ان کے ساتھ جانے کا ارادہ کر لیا۔ میرے اسکول کے ماسٹر بھی اسی تحریک سے تعلق رکھتا تھا اس لئے میں اپنے ماسٹر صاحب کے ساتھ شب جمعہ کو مرکز میں چلا گیا وہاں پر انہوں نے مجھے مزید تین دن کے لئے بھجور کیا اور مجھے ایک جماعت کے ساتھ بت قیلہ سے نیچے "نثار" کائن میں بھیج دیا اس سہ روزہ میں مجھے کچھ بھی سمجھ نہ آیا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں اور ان کا کیا مقصد ہے۔ کچھ دنوں کے بعد میں پھر ان کے ساتھ تین دن کے لئے چلا گیا اس مرتبہ سوات کے گاؤں "برہذر" علیحدہ "بھجور" اس وقت اتنی بات سمجھ آئی کہ ان کے اس کام میں یہ چھ باتیں یا چھ نمبر نہایت ضروری ہیں۔ (۱) کلہ ٹیپہ (۲) نماز (۳) علم دکر (۴) اکرام مسلم (۵) صحیح بیعت (۶) تبلیغ

نبوب علی خان بھی ان سے چاروں طریقوں میں فیضیاب ہوئے ہیں۔ دور حاضر میں حضرت محبوب علی صاحب اہل سنت والجماعت کے بے مثل اور مخلص مبلغ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیگ اور شیدا ہے وہابیوں رائیونڈیوں کے لئے آسمانی ہتھی کی ماہر ہے۔

تمام اہل سنت والجماعت کو التماس ہے۔ جو بھی رائیونڈیوں کے احوال، کردار معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے اس رسالہ کی ورق گردانی ضرور کرنی چاہئے۔

واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

حررہ کاتب الحروف غفر لہ سید احمد علی شاہ سیفی

یہ لوگ ہر نمبر کا مضمون اور نشیاست بیان کرتے ہیں، لیکن ان میں دن میں یہ بھی یاد نہ ہو سکے۔ کچھ عرصہ بعد غالباً ۱۹۰۷ء میں کالو خان نامی گاؤں پر کہ ضلع مردان میں واقع ہے میں اجتماع کا انعقاد کیا گیا تھا۔ اس اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے جھولی جھولی کئی جماعتیں اور گروہ کے رہنماؤں میں بھیجی گئیں، مجھے دس دن کے لئے "ٹولانڈی" نامی گاؤں میں بھیجا گیا۔ میں نے ان دنوں میں ان کے چھ نمبر یاد کر لئے تھے، یہ چھ نمبر ایک تقریر ہے جو ہر رائیوٹڈی کو یاد ہوتی ہے۔ دوران تقریر انہی نمبروں کو دہراتے رہتے ہیں، رائیوٹڈی بزرگوں کا یہ کہنا ہے کہ بیان میں یہی نمبر تار تار گٹ ہوں گے۔ اگر ان سے ہمت کر کچھ بیان کر کے تو غرق ہو جائے گا، غلطی ہے اس کے لئے وہ ریل گاڑی کی مثال پیش کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ جب ریل گاڑی ہنسی پر جا رہی ہوتی ہے تو وہ منزل و تک پہنچ جاتی ہے، اور جب ہنسی سے اتر جاتی ہے تو خود بھی تباہ ہوتی ہے اور مسافروں کو بھی ساتھ تباہ کر دیتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ رائے دہنڈی چاہے نیا نو یا پرانا اس کے بیان کی گاڑی انہی چھ نمبروں کے گرد گھومتی ہے۔ کالو خان کے اجتماع سے واپسی کی بعد ایک طویل عرصے تک میں ان کے ساتھ نہ جا سکا، اس وقت تک تبلیغی جماعت سے مجھے نہ کوئی شکایت تھی اور نہ اختلاف، بس سستی اور کالی کے سبب ان کے ساتھ نہ جا سکا، ہاں تحریک کے لوگ مجھ سے ملنے رہتے تھے۔

پھر ایک دفعہ تیسر گروہ ضلع دیر میں ان کا اجتماع ہو رہا تھا میرے گاؤں کے رائے دہنڈی میرے پیچھے چلے گئے اور اصرار کر کے مجھے تیسر گروہ ضلع دیر کے اجتماع میں لے گئے۔

## اجتماع تیسر گروہ ضلع دیر

یہ اجتماع ۱۹۱۱ء میں تیسر گروہ کے مقام پر منعقد ہوا، ان دنوں رائے دہنڈی تحریک عروج پر تھی تقریباً ہر ان تک ان کی آواز بلند ہو چکی تھی۔ اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے انہوں نے ہر گاؤں میں کچھ ہندے

مقرر ہوئے تھے ہندے گاؤں میں بھی کچھ آدمیوں کا تقرر کیا گیا تھا تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اجتماع میں آئیں اس اجتماع میں کثیر لوگوں نے شرکت کی۔ رائے دہنڈے کے بزرگ بھی اس اجتماع میں آئے تھے اس اجتماع میں کوئٹہ کے ایک قاری صاحب اور شوہ گاؤں کے مولوی صاحب بھی تھے۔

یہ اجتماع تین دن تک رہا، ان تین دنوں میں مجھے اس تحریک کے بارے میں جو اندازہ ہوا وہ یہ ہے کہ پہلے پہل یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس تحریک کو سمجھنے کے لئے چار ماہ کا عرصہ درکار ہے اس لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے چار ماہ زندگی میں ایک دفعہ لگائیں اور دعوت بجا کام نہ کیجیں جو شخص چار ماہ ان کے ساتھ گزارے تو پھر یہ اس سے چالیس دن لگانے کا مطالبہ کرتے ہیں اور چالیس دن کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ انسان چالیس دن تک رحم مادر میں ہوتا ہے۔ دوسرے چالیس دن خون کا قطرہ رہتا ہے، تیسرے چالیس دن کے بعد انسان کی شکل بن جاتی ہے اور اسی طرح مزید چالیس دن کی توحشیں کرتے رہتے ہیں اور آدمی کو اپنے ساتھ لگائے رکھتے ہیں تا وقتیکہ وہ پختہ ہو جاتی اور ان کے عقائد کا باطلہ کو تسلیم کرنے لگ جائے، کیونکہ اپنے خاص عقائد کو یہ بعد میں جانتے ہیں ابتدا سیدھی سادی باتیں کر کے یہ ہندے کو پھنساتے ہیں۔ عالم کے لئے نو مہینے ہیں اس لئے نو مہینے میں مادر رحم میں مکمل انسان بن جاتا ہے۔ اس طرح عالم جب ہندے کے ساتھ نو مہینے صرف کرے تو اس سے ہی مکمل انسان بن جاتا ہے اور عام آدمی چار مہینوں میں صرف انسانی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

ان کی لچھے دار باتوں نے میرے دل میں بھی چالیس دن لگانے کی رغبت پیدا کر دی مگر والدین کی اجازت کے بغیر میں ان کے ساتھ نہیں جا سکتا تھا اور مجھے والدین نے ان کے ساتھ جانے کی اجازت نہ دی اس لئے میں واپس اپنے گاؤں آیا اور والدین کے ساتھ گھر چلو کام کاج میں ہاتھ بٹانے لگا۔

مگر اس کے ساتھ ساتھ تحریک کے مقامی معاملات میں بھی شریک ہونا یعنی گشت تعلیم شب جمعہ اور مشورہ وغیرہ اور کتابوں کا مطالعہ بھی کرتا رہا خصوصاً "تبلیغی انصاف" جس کا نام ابھی تبدیل کر کے لٹرا، ملک اہل دل رکھا گیا ہے یہ کتاب چند رسائل پر مشتمل ہے حکایات صحابہ، فضائل تبلیغ، فضائل ذکر، فضائل

قرآن، فضائل، رمضان، فضائل نماز اور فضائل درود شریف ابھی فضائل درود شریف کو کتاب سے نکال دیا گیا ہے۔

پھر کچھ دنوں بعد والدین سے اجازت لے کر چالیس دن کے لئے ان کے ساتھ چلا گیا، یہاں یہ لوگ ہوا ت بھی کرتے رائے ونڈی بزرگوں کی طرف مشروب کرتے رائے ونڈی بزرگوں اور رائے ونڈ مرکز کی یہ لوگ ہمیشہ ہر جگہ تعریف کرتے اسی لئے میرے ذہن میں رائے ونڈ مرکز اور وہاں مقیم لوگوں کا ایک اچھا خاکہ بنا ہوا تھا اور رائے ونڈ جانے کی بڑی خواہش تھی جو آخر کار پوری ہو گئی۔

### رائے ونڈ کا مرکز

صبح کا وقت تھا جب ہم رائے ونڈ مرکز میں پہنچے اپنے بستر ایک جگہ رکھ دیئے تھوڑی دیر بعد دو کوی آئے اور ہمیں کہنے لگے ہمارے ساتھ کوڑو وہ ہمیں ایک آدمی کے پاس لے گئے یہ آدمی مسجد کے برآمدے کے بائیں طرف بیٹھا تھا۔ ہمارے ساتھ جو پرانے رائے ونڈی تھے وہ اس شخص کے ساتھ بڑے ادب و احترام سے ملے میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ یہ بزرگ کون ہیں اس نے جواب دیا کہ یہ شاہ جہان صاحب ہیں جنہوں نے تمام عمارت کے راستے میں وقف کر رکھی ہے اور بڑے جاں نثار آدمی ہیں۔ شاہ جہان صاحب نے ہمیں رائے ونڈ مرکز میں وقت گزارنے کے طریقے بتلائے کہ یہاں پر فضول وقت نہ گزاریں اور شیطان کے برکات سے میں نہ آئے شیطان بہت کوشش کرتا ہے کہ ہمارے اوقات خراب کرے تم تو یہاں پیسے خرچ کر کے آتے ہو اور شیطان بغیر پیسے خرچ کئے یہاں آتا ہے اس لئے تم لوگوں کو اپنا اور اپنے وقت کا خیال کرنا چاہئے۔

اب بھی اندر بیان شروع ہے تم لوگ جاؤ اور بیان سنو ہم اسی وقت بیان سننے کے لئے چھپے ہو۔ پھر جب دوپہر کے کھانے کا وقت ہوا تو میں لنگر خانے میں چلا گیا لنگر خانے میں کچھ کریمت، لکڑی،

دھن میں نماریت خوش اخلاق اور معذب سمجھتا تھا جو جھگڑوں میں کی تبلیغ کرتے اور لوگوں کو نماریت سکھاتے تھے ان کا یہ حال تھا کہ ایک ایک روٹی کے لئے لڑتے تھے ایک دوسرے پہ پیسے دے دتے تھے ہر شخص دوسرے سے پہلے روٹی حاصل کرنے کی دوز میں لگا ہوا تھا کسی شخص کو تذبذب و شرافت کا پاس نہ تھا۔

مشافہ کی نماز کے مولوی، ظاہر شاہ صاحب نے حکایات صحابہ سے پہلے کرنا شروع کیا ہم لوگ بیٹھے ہوئے سن رہے تھے کہ پرانے ساتھیوں نے اپنے بستر بچکانا شروع کر دیئے اور صبح میں سونے کے لئے بیڈوں پر قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ میں نے اپنے ساتھیوں والوں سے پوچھا کہ یہ لوگ مولوی صاحب کا بیان بول رہے ہیں من رہے مولوی صاحب کا بیان اور بات اور یہ جھگڑنے میں لگے ہوئے ہیں جواب میں مجھے کہا گیا کہ یہ لوگ تبلیغ کے اصول کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ ہمارے اصول یہ ہیں تو میں سمجھ گیا کہ یہ ہمارے اصول سے لوگوں کے لئے ہیں۔ پرانے جو چاہیں کرتے پھر میں میرے ساتھی سمجھ گئے کہ مجھے یہ بات پسند نہیں آتی تو فوراً "جھگڑتے گئے کہ دیکھو یہاں نے آدمی شیطان بہت دوسرے والہا ہے اور اپنے تہذیبی ساتھیوں نے عیب دکھائے تاکہ یہ فی نفس اس عظیم کلمہ سے محروم ہو جائے ان کی اس تسلی سے میں خاموش ہو گیا چونکہ میں نیا آدمی تھا اور ان کی دو باتیں سمجھنے سے قاصر تھا ہواش ملت و جماعت کے خلاف نہیں۔ لیکن خاموشی اور عام غلطیوں کو سمجھتا تھا جیسا کہ کوئٹہ (بلوچستان) میں امر مسجد توبہ گئے رمضان المبارک کا مہینہ تھا وہاں کے ایک مقامی عالم جو کہ قاری صاحب کے نام سے مشہور تھے قرآن پاک کا درس دے رہے تھے ہمارے امیر صاحب کو ان کا درس بڑا لگاؤ اور گزرا فرما "دو آدمی کوئٹہ کے مرکز سیدتیہ مسجد میں بھیج دیئے کہ ہم کیا کریں؟ یہاں تو درس قرآن ہو رہا ہے ہم ورس قرآن میں بیٹھیں یا کہ دو سری مسجد میں چلے جائیں تو مرکز والوں نے جواب دیا کہ قاری صاحب کے درس قرآن میں نہ بیٹھیں بلکہ دو سری مسجد چلے جائیں۔ سن امت کو درس قرآن شریف کی نہیں بلکہ دعوت کے کام کی اشد ضرورت ہے میرے یہ چالیس دن جیسے بھی تھے گذر گئے مگر میں اس دوران میں



کی حقیقت کو نہ سمجھ سکا۔ میرے ذہن میں اس تبلیغی کام کا پورا نقشہ تھا اس کے خلائی پایادہ چھ مہر جن کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں، چالیس دن تک انہی چھ مہروں کو سنتا رہا اور اس عرصے میں اتنا سمجھ میں آ گیا کہ یہ اوپر سے لے کر نیچے تک سب جاہل ہیں اور ان کا فلا ہر کچھ اور باطن کچھ ہے۔

چالیس دن لگائی کے بعد جب میں گھر واپس آیا تو یہ لوگ پھر میری جیسے لگ گئے کہ تم اپنی مسجد میں تعلیم اور گفت کا سلسلہ شروع کرو، ہمارے محلے کی مسجد میں پہلے یہ رائے ونڈ کی تبلیغ منع تھی۔ اسی وجہ سے یہ لوگ کوشش کر رہے تھے کہ یہ کام میرے اور اپنے یہاں شروع ہو جائے اور ایسا ہی ہوا میں نے فصائل اعمال سے تعلیم شروع کی اور اس مسجد میں ہفتہ وار نشست بھی پس نے ہی شروع کیا جو آج بھی جاری ہے لیکن دوسری طرف میں نے مولانا زکریا کی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا، کتابوں کے مطالعہ سے مجھے ایک بات سمجھ آئی اور وہ یہ کہ جو کام یہ لوگ عملی طور پر کر رہے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں تو ان کا ثبوت یا اشارہ کتابوں سے نہیں ملتا۔ کتنے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں ایک طرف یہ موج میرے اندر پیدا ہو رہی تھی اور دوسری طرف ان کے کام میں برابر شریک تھا، وجہ یہ تھی کہ مجھے کوئی دوسرا راستہ معلوم نہ تھا اور یہ لوگ بھی مجھے کہتے رہے کہ آج کے دور میں کوئی دوسرا راستہ ہے نہیں سوائے دعوت و تبلیغ کے۔

## چار مہینے :

دعا ہے میں ان کے ساتھ چار مہینے کے لئے چلا گیا، ان چار مہینوں میں انہوں نے میری تشکیل مختلف علاقوں میں کی۔ پہلی تشکیل صوبہ سندھ سکھر شہر میں ہوئی، دوسری سکیل صوبہ بلوچستان مستونگ شہر میں ہوئی، چوتھ صوبہ پنجاب میں تیسری تشکیل ہوئی آخری میں دن تقسیم کی خدمت میں گزارے (رائے ونڈ مرکز کے سیدھے ہاتھ کی طرف بہت بڑا کمرو ہے، اسی کو مقیمین کا کمرو کہتے ہیں۔ مقیمین وہ بزرگ کہلاتے ہیں جو ایک مہینہ رائے ونڈ میں گزارے اور دوسرا مہینہ گھر پر گزارے) یہاں

مجھے یہ بتایا گیا کہ یہ بزرگ ہیں ان کی خدمت کو خدمت کرنے پر خدا مہتابہ اور پھر بزرگوں کی خدمت پر ..... سنا ان اللہ تم بڑے خوش قسمت ہو کہ ان کی خدمت کا موقع ہاتھ آیا۔ ان کی خدمت میں ہاتھ پاؤں دو اپنا بہت زیادہ تھا اور یہی کام میرے لئے بہت مشکل تھا۔ لیکن میں کیا کرتا تھا، رائے ونڈ کی جوتھا اور ہمارے بزرگ تھے۔ یہ لوگ فجر کی اذان سے پہلے دو روپے پیتے تھے ان کے لئے مٹیاں سے میں روٹ لایا کرتا تھا اور ان میں تقسیم کرتا تھا۔ روزانہ مجھے صبح دس بجے رائے ونڈ شہر کے ڈاک خانہ بھیجتے تاکہ ان کے نام آئے ہوئے خطوط کو لے آؤں، اس ڈاک میں زیادہ تر مٹی آؤر اور خطوط ہوا کرتے تھے۔ اسی کمرو میں راولپنڈی کا ایک آدمی تھا جس کا نام خواجہ صفدر تھا پورا دن لکھائی کا کام کرتا تھا مختلف نقشے اس کے پاس تھے بعض اوقات ان کی مطالعہ میں مصروف رہتا تھا۔ ان سے اور بڑے بزرگ اور سرے کرے میں تھے ان کے کمرے میں میرا چائنا منع تھا وہاں صرف خاص لوگ جاتے تھے۔

ان کمرے میں جو بزرگ تھے ان کے نام عبدالوہاب، مشتاق، بشید اور احسان وغیرہ تھے اس مسجد کے بائیں طرف دو خراباں تھیں۔ اس میں بھارتی ممالک کے باشندے رہتے تھے قریب ہی ایک اور کمرو تھا جس میں آئے والی بھارتیوں کی کارگزاری سٹائی جاتی تھی۔ یہ مسجد اور اس کے کمرے اور ہاں کچھ اس انداز سے بنائے گئے ہیں یہاں نیا شخص تو درکنار پرانے رائے ونڈ اس کے مکمل احاطے سے واقف نہیں اور نہ ہی کوئی واقعیت حاصل کرنا چاہتا ہے۔

## ۱۹۷۹ء میں کعبۃ اللہ پر حملہ :

جب میں چار مہینے گزارنے کے بعد واپس گھر آیا تو چند دنوں بعد مسجد حرام پر حملہ کر کے قبضہ کیا گیا، ان میں سے ایک نے امام ممدی کا دعویٰ کیا مسجد حرام ہائیکس (۲۲) دن بند رہی۔ اس دور میں نہ کسی نے مسجد حرام میں غاصد ادا کی اور نہ کسی نے کعبہ شریف کا ہوائی کیا یہ تو درکنار یہ لوگ حرم شریف میں

اجابت .... بھی کرتے رہے یہ دنیا کی تاریخ میں پہلا موقع تھا کہ مسجد حرام کی اس طرح بے حرمتی ہوئی۔

یہ کس نے کیا؟

یہ حملہ کرنے والے رائے ونڈی، اسی تھے جن سے آج ساہو لوح عوام دھوکا کھا رہے ہیں۔ اس بات سے کوئی بھی رائے ونڈی انکار نہیں کر سکتا کہ مکہ مکرمہ میں ناروق صائب اور بید سوره میں مسجد نور کے اہم مولوی سید خان کو سعودی عرب کی حکومت نے گرفتار کر لیا اور بھی بست سے غیر معرول کر دی مگر قار ہوئے۔ جن تو بیوی کا حکومت نے ہسانی رہا نہ دیا وہ توی رہا نہ کے بعد پولیس والوں کو اناتر مسجد لے گئے اور کہا کہ ہمارے دوسرے سکی یہ ہیں اناتر مسجد سے شب جمعہ کو تمام لوگ گرفتار کر لئے گئے اور پولیس نے ان سے تلافی نصاب کے چند حصے بھی اپنے قبضے میں لے لئے جس پر سعودی حکومت نے پابندی عائد کر دی اسی وجہ سے تلافی نصاب کا نام تبدیل کر کے انہوں نے فضائل اعمال رکھ دیا۔

کعبہ شریف پر حملہ اتنا منظم اور خفیہ تھا کہ آج تک بست سے رائے ونڈی اس سے بے خبر ہیں اس سائل ہو لوگ جگ کرنے گئے تھے اور ان کے ساتھ تھوڑا بست تعلق رکھ لیا تھا ان سب کو معلوم ہے کہ اس سال رائے ونڈی تحریک کے اکثر اکابرین جگ کے ہمارے پہنچ چکے تھے یہاں تک کہ دنیا کے امیر مولوی اندام الحسن جن کو رائے ونڈی حضرت جی کے نام سے یاد کرتے ہیں مکہ مکرمہ پہنچ چکے تھے اس لئے کہ اس جگے کو مملی جاسہ پہنانے کے لئے ان کا وجود ہونا ضروری تھا لیکن جب حملہ ناکام ہوا تو انہوں نے واپس آنے میں دیر نہیں کی اور آتے ہی یہ بات مشہور کر دی کہ آج مسلمان دعوت کا کام چھوڑ گئے ہیں اس لئے سمجھتے تھے کہ یہ حملہ ہو رہا ہے اس طرح یہ راز صرف خاص الخاص رائے ونڈیوں کے سینوں میں

رہا اور عام رائے ونڈی اس راز کو نہ جان سکے بعض رائے ونڈیوں کو شبہ ہوا تو خاص الخاص رائے ونڈیوں نے ان کو ہدایت کی کہ ان باتوں میں نہ چودو نہ دعوت کا کام کی خیر و برکت سے محروم ہو جائیں گے۔

ٹنڈو آدم شہر میں میری تشکیل!

کچھ ہی عرصے بعد میں پجران کے ساتھ چالیس دن کے لئے چٹانہ رائے ونڈیوں نے میری تشکیل دے دی۔ سندھ کی شہر ٹنڈو آدم میں کراچی اور جماعت کا اسیر بھی مجھے مقرر کر دیا ایک رات کچھ ساتھی نماز مسجد کے لئے اٹھے، ہجواب کا ایک آدمی، ہمارا ساتھی خاصاں پراچا تک جذب کی کیفیت طاری ہو گئی اور اس نے منہ سے بے اختیار اللہ مولیٰ صدائیں نکلتا شروع ہو گئیں تو میرے دل میں خیال آیا کہ شاید میں بزرگ بن گیا ہوں کہ میری رانہوت میں یہ یا آدمی کمال تک پہنچ گیا ہے لیکن بزرگی کا یہ خیال زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکا اس لئے اس کے دوسرے ساتھی نے مجھے کہا کہ یہ آدمی ایک پیر صاحب کا مرید ہے اور یہ کیفیت اس کی دوسرے پیر بھائیوں پر بھی طاری ہوئی رہتی ہے۔ آپ ان سے کہہ دیں کہ اگر کلمہ کیا کریں اس کی بات کے شیعہ ہی میں سوج میں پڑ گیا اس لئے کہ میں نے اپنی زندگی میں پیر کا نام تک نہ سنا تھا اور نہ ہی میری مریدی کی باتیں سنی تھیں اور نہ میرا یہ خیال تک رائے ونڈ کے علاوہ اور بھی کوئی راستہ ہو گا اور پھر ایسا کہ اللہ کی محبت میں انسان مست ہو جائے اسی وقت میرے دل میں پیر طریقت کی تلاش کا خیال پیدا ہو گیا۔

مکلی مروت



ایک سال بعد انعام میں میں پھر چالیس دن کے لئے رائے ونڈ چلا گیا انہوں نے پھر مجھے جماعت کا امیر مقرر کر دیا اور نئی مروت بھیج دیا وہاں ہم جس گاؤں میں گئے تمام حضرات اہل سنت والجماعت کا عقیدہ رکھتے تھے اور پھر صاحبان کی باتیں کرتے تھے۔ ان کی یہ باتیں مجھے اچھی لگتیں نہیں اسی علاقے میں ایک مولوی صاحب سے میں نے دریافت کیا کہ مولوی صاحب کیا پیر سے بیعت کرنا ضروری ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہن کا پیر نہ وہ ان کا پیر شیطان نہ ہے اس بات نے مجھے اور حیران کر دیا کہ ہم تمام رائے ونڈی تو شیطان کے مرید ہیں۔

### اجتماع کے میدان

نئی مروت سے سب میں رائے ونڈ پہنچا تو سالانہ اجتماع کی تیاریاں شروع تھیں، رائے ونڈ والوں نے مجھے اسی میدان کی خدمت کی غرض سے بھیجا تو وہاں میں حیران رہ گیا اس لئے کہ اس میدان کے ہر کونے میں بجلی کا ٹرانزفہر منسلک کیا اور اس کے لئے بجلی کی انٹرنش لائن بچھائی گئی لاکھوں گز کپڑا اور بے حساب بانس لائے گئے سینکڑوں لیٹرن بنادیئے گئے۔ اس میدان کے اندر جگہ جگہ شامیانے نصب ہو گئے اور اکابرین رائے ونڈ یعنی (بزرگوں کے لئے) انگ نیسے لگا دیئے گئے الغرض یہ پروگرام فنڈ کے برواشت کرنے کی بات نہ تھی اور پاکستان کی حکومت کو بھی اتنی فرصت نہیں ہی کہ ہر سال ان کے سالانہ اجتماع پر لاکھوں روپے خرچ کرے اور یہ لوگ چندہ بھی جمع نہیں کرتے نہ عوام سے اور نہ خواص سے۔ ظاہر بات یہ ہے کہ برطانوی امداد ان کے ساتھ ہے، آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ملک انگریزوں سے ملے تو بہت سے فتنے چھوڑ گئے کچھ تو ایسے ہیں جن کو ہر شخص اور کچھ ایسے ہیں جن پر خواص کی نظر رہتی ہے عوام اس کو نہیں سمجھتے اور ان فتنوں میں سے ایک فنڈ رائے ونڈ کا ہے اگر رائے ونڈی تحریک کی تاریخ کی ورق گردانی کی جائے تو عین اس وقت اس تحریک کی ابتداء ہوئی جب انگریز برطانیہ

بارہ تھے، اجتماع کے اختتام پر میں گھر واپس آیا۔

### کتاب کا کتنا کچھ اور۔ رائے ونڈیوں کا عمل دیکھ اور

ان کی کتاب فضائل اعمال میں مولوی زکریا صاحب نے تصوف اور پیر کامل سے بیعت کرنے پر بہت بحث کی ہے نمونے کے طور پر اس کا کچھ حصہ بیان کرنا چاہتا ہوں، مولوی زکریا صاحب لکھتے ہیں کہ ناظرین کی خدمت میں ایک اہم درخواست ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے دوستوں سے ربط و تعلق ان کی خدمت میں حاضری، ان کی مجالس میں اختلاط و ملاقاتی کا دل میں تقویت اور خیر و برکت کا سبب ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے الا اذ تک علی سلاک ہذا لا الہ الا انت سبحانہ بخیر النبیاء والاخیر علیک بجماعتی اہل الذکر مشکوۃ

اسے میں قمیص بہت قوت والی پیڑ نہ بناؤں جس پر تیم دین دنیا کی کامیابیوں تک پہنچ جاؤ گے، وہ اللہ تعالیٰ کی یاد کی مجلسیں ہیں اور جب تمہارا ہوا اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے ذکر پر رطب اللسان رکھو، فضائل اعمال میں اس سے چند سطر آگے لکھا ہے کہ اس تمام تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ پس اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ یہ آدمی اللہ تعالیٰ کے دوستوں میں سے ہے تو ان سے زیادہ تعلق رکھنا ان کی خدمت میں زیادہ سے زیادہ حاضری دینا ان کے علوم سے فائدہ حاصل کرنا، دین کی ترقی کا سبب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بھی یہی ہے ارشاد علی ہے "جب جنت کے باغوں سے گزرا کرو تو پتہ حاصل بھی کر لیا کرو تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ جنت کے باغ کیا چیز ہیں تو محبوب خدا احمد یحییٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ غلّی مجالس ہیں۔

دوسری حدیث مبارکہ میں کہ ذکر کے ملک (ذکر کی مجالس) اور حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ لغمان حکیم اپنے بیٹے کو نصیحت کرتا تھا کہ عالموں کی خدمت میں بیٹھنا ضروری سمجھو

اور کھمائے امت کے ارشادات غور سے سنو کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کی روشنی سے مردہ دلوں کو ایسے زندہ کرتا ہے جیسے مردہ زمین بارش سے زندگی پاتی ہے۔ کھمائے دین جانے والے ہیں نہ کہ دوسرے لوگ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ بہترین ہم نشین ہمارے لوگوں کے لئے کون ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دیکھنے سے اللہ کی یاد پیدا ہو جائے جس کی باتوں سے علم میں ترقی ہوتی ہے جس کے عمل سے آخرت کی یاد آجائے پھر آگے لکھتے ہیں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے <sup>انہما</sup> یا ایہ الذین امنوا اللہ وکونوا مع الصادقین پ نمبر ۱۸ ترجمہ۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ مفسرین لکھتے کہ صادقین سے مراد یہاں مثلاً نوح علیہ السلام اور صوفیائے کرام ہیں جب کوئی ان کے خادموں میں شمار ہو جاتا ہے تو ان کی تربیت اور توفیق ولایت کی برکت سے بڑے بڑے مراتب تک بڑتی کر جاتی ہے۔

شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں اگر تمہارے کام ہوئے کی مرضی کے تابع نہیں ہو جاتے تو کبھی بھی تم اپنی نفس کی خواہشات کے خلاف نہیں کر سکتے اگرچہ تمام عمر مجاہدہ کرے۔ اسی وجہ سے جب کبھی تجھے ایسا ہندہ نظر آجائے کہ اس کا احترام تیرا دل کرے تو اس کی خدمت کیا کرو اور اس کے سامنے مردے کی طرح رہو کہ وہ جس طرح چاہے تم میں تصرف کرے اور تیری اپنی ذاتی کوئی خواہش باقی نہ رہے اس کے حکم ماننے میں جلدی کرو تاخیر نہ ہو اور جس سے منع کرے اس سے بچتے رہو اگر کسب حلال کا حکم دے تو وہ پیشہ اختیار کرو لیکن ان کے حکم کے مطابق نہ کہ اپنی رائے سے، اگر بیٹھنے کا حکم کریں تو بیٹھ جاؤ اسی وجہ سے ضروری ہے کہ شیخ کامل کی حلاش میں کوشش کریں اس لئے کہ وہ تیری ذات اللہ تعالیٰ میں بیست کریں (فضائل اعمال فضائل تبلیغ فصل سابع)

ایک دوسری جگہ پر لکھتے ہیں "آج خانقاہوں میں بیٹھنے والوں پر ہر طرف سے الزام ہے اور ان کو یہ راہ کہا جاتا ہے اور ہفتا تیرا دل چاہے کج ان کی برائی کر اور ان کی توفیق کر لیکن کل جب آنکھیں کھل

جائیں لی تو اس وقت حقیقت معلوم ہو جائے گی کہ مسجد کی ان دریوں پر بیٹھنے والوں نے کیا کچھ سکایا اور سب یہ مہر اور ہلا خانوں پر ہوتے ہیں تو نہیں مذاق اور گالی گلوچ کرنے والوں نے کیا کچھ سکایا صدقہ ترا انما لکشف الغیار۔ افرس نعت وجلک ام حصار ترجمہ۔ پس جب گرد اٹھ جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ دہار گھوڑے پر موار تھا یا گدھے پر ان خانقاہوں کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کتنی قدر ہے جن کو آج گالیاں دی جا رہی ہیں یہ ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے جن میں ان کی فضیلتیں ذکر ہوئی ہیں۔ (فضائل اعلیٰ رسالہ فضائل ذکر)

اگر میں ان کی کتابوں پر و مرشد کے متعلق باتیں نکالنے لگوں تو ان کی ساری کتاب نقل ہو جائے گی لیکن نمونے کے لئے یہی کافی ہے۔

ان کی کتابوں میں تو یہ لکھا ہے لیکن ان کا عمل یہ ہے کہ پھر طریقت کا نام ہی ان کو برا لگتا ہے مجھے ان کی کتاب سے یہی راستہ نظر آیا اور ان کی کتاب ہی انسان کی اصلاح کے لئے تصوف کا راستہ دکھاتی ہے۔ اس میں کسی جگہ بھی یہ راستہ دہا اور بہتری کی تبلیغ نہیں ہے عوام کا تو یہ خیال ہے کہ یہ بات ان کی کتابوں میں ہوگی اور پھر خصوصاً "فضائل اعلیٰ" میں ہوگی لیکن انہوں نے یہ ہے کہ کتاب اور ان کے عمل میں تضاد پایا جاتا ہے یہ راستے دہادی لوگ شیوخ طریقت کو بہت گھٹیا سمجھتے ہیں اور ثبوت یہ ہے کہ راستے دہادی کبھی کسی طریقت کا سرمد نہیں ہوگا اپنے آپ کو بہت اونچا تصور کرتے ہیں لکھتے ہیں ہم غنیمتی کا کام کرتے ہیں ہمارا یہ تبلیغ کا کام نبیوں والا کام ہے۔ ہمارے گاؤں میں ایک راستے دہادی اپنی تعریف کر رہا تھا کہ ایک شخص نے کہا آپ تو بہت بڑے آدمی ہیں جسے میں راستے دہادی کہنے لگا بڑا آدمی کیا ہوتا ہے ثبوت اور غنیمتی کی بات کرنا بات تصوف کی ہو رہی تھی کہ تصوف کی طرف میری طبیعت آہستہ آہستہ مائل ہو رہی تھی آخر کار میں نے کسی پیر کامل کی تلاش کا ارادہ کر لیا کیونکہ میرا مقصود اللہ تبارک و تعالیٰ ہے۔

لا تصور ہا اللہ کسی ایک پادری کے ساتھ نہ ناخواہ نہ خواہ اپنے جمل پر کھڑا نہ نا اچھی بات نہیں۔ جیسا

کہ ابو جہل کی طرح یہ رائے دلائی کھڑے ہیں ان کی جہالت کی ایک مثال میں پیش کرنا ہوں ان کو کسی مسئلے میں قرآن پاک سے دلیل پیش کی جائے تو یہ لوگ نہیں مانتے جواب میں کہتے ہیں ہم ناسمجھ ہیں ہمیں تو کچھ بزرگوں نے بتایا سنا ہے وہی کرتی ہیں ایک طرف قرآن مجید دوسری طرف ان کے بزرگ فیصلہ آپ خود کر لیں۔

صوبہ سندھ کے باباجی رحمتہ اللہ علیہ

کے دست مبارک پر میرا بیعت

یہ باباجی صوبہ سندھ ضلع خیرپور کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں مقیم تھے۔ یہ گاؤں ان کے والد صاحب کے نام سے (ولی محمد گوٹھ) مشہور تھا لیکن بعد میں باباجی نے اس گاؤں کا نام بدل کر فیض پور رکھ دیا۔ باباجی کا اپنا نام حضرت خواجه محمد علی صاحب تھا اور ان کے والد کا نام ولی محمد تھا۔ لاڈکانہ کے حضرت خواجه عبدالغفار پیر پٹنہا کے مرید اور تلمیذ تھے۔ باباجی صاحب ہر سال سوات تشریف لایا کرتے تھے ہمارے گاؤں تو انوبازوہ کے پیچھے پہاڑوں میں ان کے مرید رہتے تھے یہ لوگ باباجی کے ہاتھ پر کراچی میں بیعت کر چکے تھے۔ ان کا ایک مرید ہمارے گاؤں میں بھی تھا میں نے اس سے کہا کہ میں کسی پیر طریقت سے بیعت کرنا چاہتا ہوں اس نے مجھ کو بتا کہ اس موقع پر ہمارا سندھ کا باباجی سوات میں سواوہ ہے ان سے بیعت کر لینا اگر آپ راضی ہوں؟ اور کل وہ ہمارے گاؤں تشریف لارہے ہیں میں بہت خوش ہوا اس لئے کہ جو بات میرے دل میں گھوم رہی تھی جس کی مجھے طلب تھی جس پر میں سوچتا رہا کل وہ تھوڑی ہی پذیر ہو رہی تھی میں نے عرض کیا کل اگر باباجی صاحب ہمارے گاؤں تشریف لے آئے تو ہماری جگہ یعنی ہمارے ہاں ضرور لے آئیے گا۔ اور اس نے مجھ سے وعدہ کیا اور کہا نکر نہ کریں کل تقریباً دس بجے کا وقت تھا میں اپنے گھر میں بیٹھا تھا کہ اللہ اللہ کی ندا میں میرے کانوں میں گونج اٹھیں تو میں سمجھ

کیا کہ باباجی صاحب آ رہے ہیں ان کی عادت مبارک یہ تھی جہاں کہیں جاتے تھے تو ساتھ مریدان محترم لے کر ہا بھر کیا کرتے تھے۔ میری روح اس وقت بہت بے قرار ہو گئی یہ اندازہ نہ آدمی لگا سکتا ہے جو روحانی ہو کہ اور پیاس رکھتا ہو۔

میں ان کے استقبال کے لئے باہر چلا گیا انہوں نے میرے ساتھ بڑی پیار و محبت سے معائنہ کیا۔ میرے ساتھ میرے غریب خاندان اپنے بھاری اور مبارک قدم اٹھا کر پتے پتے میں ہر دھڑکے اور پتے سے ناراض تھا بلکہ میں پہلے کسی بڑے طریقہ سے ملائی نہیں تھا۔ یعنی ملاقات نہیں ہوئی تھی بیعت کرنے اور ذکر لینا تو درکنار میں نے ارشاداً "اپنے گاؤں والے مرید سے پوچھا کہ میں کیا کروں؟ تو اس نے بابائی سے میرا بیعت لینے کے بارے میں عرض کیا۔ اس صبران اور شفیق انسان نے بغیر کسی تردد کے مجھے مرید بنالیا اور طریقہ تشبیہ یہ ہیں ذکر کی تلقین کی اس مبارک کی توجہ اتنی تیز تھی کہ میرا قلب اسی وقت زلزلہ ہوا کہ اللہ کے لئے فرمایا میں نے پشاور میں کسی سے وعدہ کیا ہے اس وجہ سے میں تم لوگوں سے رخصت ہو کر جا رہا ہوں پھر کبھی اللہ تعالیٰ کی رضا ہو ملاقات ہو جائے گی اور مجھے اپنا پتہ دے دیا۔ اور فرمایا کہ اس پر غلط و کراہت کا سلسلہ جاری رکھو بابائی رخصت ہوا اور میرا دل ان کے تصور سے معمور ہو گیا میں حیران تھا کہ ایک اجنبی نا آشنا شخص کے ساتھ اتنے کم وقت میں مجھے اتنی محبت کس طرح ہو گئی جتنی محبت زیادہ ہوتی جاتی تھی ذکر میں اتنی ترقی ہوتی جاتی تھی پچھلی زندگی جس میں میں برائے دہلی امیر بھی رہ چکا تھا اور برائے دہلی مجھے بزرگ سمجھتے تھے اور خود میرا نفس بھی بزرگی کا دعویٰ کرتا تھا یہ سب کچھ مجھے بے معنی نظر آنے لگا میں گمراہ شخص تھا بابائی رحمت اللہ علیہ نے میری دنیا بیکسیدل ذالی ایک دن بابائی کو میں نے خط میں یہ شعر لکھا

کس طرح فریاد کرتے ہیں بٹاؤ قاعدہ  
اے اسیرانِ نفس میں تو گرفتاروں میں ہوں

اور پھر جب مجھے ان سے مزید فیض حاصل ہوا تو پھر میں نے خط کے سرنامے پر یہ شعر لکھا کرتا تھا۔

فیض پور کے پیر نے بخشا ہے مجھ کو ایسا فیض  
کہ ہر وقت حاضر ہے دن ذکر خدا کے واسطے

اللہ دُندُ دھیری والے بابائی سے ملاقات

میں نے سندھ کے بابائی سے بیعت تو کیا مگر رائے دہلیوں کے ساتھ پھر بھی گھومتا رہا ایک بار سکندر کے مرکز سے تین دن کی جماعت کا امیر بنا کر الہ دُندُ دھیری بھیج دیا گیا اس گاؤں میں بھی ایک صاحبِ طریق بزرگ رہتے تھے میں فجر کی نماز کے بعد ان سے ملنے کے لئے چلا گیا وہ صاحبِ مسجد میں اشراف فرما تھے اور قرآنِ عظیم کی تلاوت فرما رہے تھے میں بیٹھ گیا جب وہ فارغ ہوئے تو میرے ساتھ رہا کیا پھر پوچھا اے جوان تم کہاں سے آئے ہو میں نے عرض کیا کہ سوات تو تاناو بانڈ سے آیا ہوں انہوں نے پھر پوچھا رات کس کے ہاں گزار لی میں نے کہا میں تبلیغی ہوں قبلہ بیوں کے ساتھ آیا ہوں اور وہ دوسری مسجد میں رات گزار لی لیکن آپ سے ملاقات کی غرض سے حاضر ہوا ہوں تاکہ میرے لئے دعا کریں میری ان باتوں پر یہ صاحبِ ہمت غصے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ یہ رائے دہلی جو چلے آگاتے ہیں بستر پر کمرہ بدر گاؤں گاؤں پھرتے ہیں یہ کون سی کتاب میں ہے حضور علیہ السلام نے تو نثارِ راز میں چلے کیا تھا یہ اگر طریقہ دُندُ دھیری کے دعویدار ہیں تو ایک چلہ تو ایسا کر کے دکھائیں دوسری بات یہ ہے کہ ان کی تحریک جہاد کے خلاف ہے جہاد کے حق میں دو آیات یا احادیث آئی ہیں وہ یہ لوگ اپنے کام کی طرف منسوب کرتے ہیں اور یہ رائے دہلی اس تبلیغ کو اتنا بڑا کام سمجھتے ہیں کہ باقی سارا دین ان کے سامنے وقتی اہمیت نہیں رکھتا اور سمجھتے ہیں کہ یہ تبلیغی جماعت کشتیِ نوح کی طرح ہے جو اس میں سوار ہو گیا وہ بچ گیا اور نہ سوار ہوا وہ ڈوب گیا۔

ان صاحبِ باتوں نے میرے دل پہ اثر کیا اس لئے کہ اس نے حقیقت بیان کی جس سے میں آگاہ تھا اور میں نے پہلی دفعہ کوئی شخص دیکھا جو اس طرح تبلیغی جماعت کے خلاف بول رہا تھا۔

شام کے وقت سوات سے ایک بڑا رائے دہلی الہ دُندُ دھیرا چلا نمازِ مغرب کے بعد اس نے تقریر شروع کی تمام تقریر طنز اور تنقید پر مبنی تھی اہلِ طریقت صوفیاء کے خلاف بہت سی باتیں کی اپنی اور اپنے کام کی بہت تعریف کی اس کی اس تقریر نے مجھ پر بہت برا اثر کیا ایک طرف تو اپنی چھ بھری تقریر میں ذکر کے نمبر میں وضاحت سے کہتے ہیں کہ جس نے باشریعت پیر سے وظیفہ لیا ہوا ہے پابندی سے پڑھا کریں دوسری

طرف پیروں کی مخالفت کرتے ہیں۔

## دوسری تین روزہ تشکیل

میں تین دن کے لئے ایک جماعت کے ساتھ چلا گیا امیر وہ سرا کوئی تھا اس امیر نے راستے میں کرامات کی باتیں شروع کر دیں اس نے کہا کہ یہ ہر کرامات کے دعوے کرتے ہیں حالانکہ فرعون ان سے بڑا پیر تھا۔ اس لئے اس کی زبان سے بڑے بڑے کام ہوتے تھے رات دن وندے کے کہنے کے مطابق فرعون جب پانی کو حکم دیتا تو پانی پیچھے سے اوپر بہاؤ پر چڑھ جاتا ابھی کوئی پیر ایسی کرامت دکھائے تو ہم مان جائیں گے میں نے کچھ تردید نہیں کی اس لئے کہ اس وقت میں رائے وندے تھا یعنی یہ بے غیرتی کی چادر میرے سر پر تھی کہ امیر کے ساتھ اختلاف نہیں کریں گے لیکن یہاں مجھے اچھی طرح معلوم ہوا کہ یہ فرقہ فرعون فریق ہے لہذا ضروری ہے کہ فرعون فریق کے خلاف ساری کے فرقہ کو تلاش کرنا چاہئے ہم جس گاؤں میں پہنچے اس کی مسجد کے امام صاحب نے نماز کے بعد اجتماعی دعا کی ہمارے امیر نے کہا کہ یہ دعا کرنا غلط ہے اگر یہ دعا ہوتی تو ہمارے رائے وندے کے بزرگ بھی کرتے جو کام ہمارے رائے وندے کے بزرگ نہیں کرتے وہ دین میں نہیں جوتا لہذا یہ لوگ توبہ عتی اور مشرک ہیں۔

## سندھ کے باباجی کا سوات آنا

میری بیعت کے ایک سال بعد باباجی سوات تشریف لے آئے ایک دن ہم بیٹھے باتیں کر رہے تھے زیادہ باتیں اس طرح کی تھیں کہ میں سوال کرتا اور وہ جواب دیتے تھے میں نے پوچھا کہ ہمارے رائے وندے تبلیغ والوں کے کام میں کیا فرق ہے؟ مجھے اتنی طرح یاد ہے انہوں نے فرمایا کہ ہمارے کام میں اور رائے وندوں کے کام میں زمین آسمان کا فرق ہے میرا خیال یہ تھا کہ باباجی کا مقصد کام کی ترقیب کی

طرف ہے باباجی سمجھ گئے فرمایا کہ ان کا کام ہدایت کی بجائے بندے کو گمراہی کی طرف لے جانا ہے اور ہمارا کام انسان کو گمراہی سے ہدایت کی طرف لے جانا ہے انسان اللہ تعالیٰ کا ولی اور دوست بن جانا ہے میں نے باباجی کو یہ بات بھی نہیں بتائی تھی کہ میں رائے وندے ہوں یہ بات میں نے چھپا کر رکھی تھی لیکن وہ مجھ چکے تھے کیونکہ میرے ساتھ اکثر باتیں رائے وندوں سے متعلق کرتے رہے۔

## رائے وندوں کے ساتھ ایک سال کا سفر

میں نے ۱۹۸۲ء میں ان کے ساتھ ایک سال کے سفر کا ارادہ کیا سوات کا امیر مجھے رائے وندے بزرگوں کے پاس لے گیا تاکہ وہ مجھے دیکھ لیں کہ باہر کے ممانک میں جانے کے قابل ہوں یا نہیں رائے وندے کے بزرگوں نے پر ہنگام پیدل جانے والی جماعت کے لئے منتخب کیا اور کہا کہ اب گھر چلے یاؤ رقم اور پاسپورٹ کا بندوبست کر لینا رقم راولپنڈی کے مسعود احمد ڈیری کے نام ڈرافٹ کرنا ڈرافٹ کا کاغذ ہمہ پاسپورٹ خود یہاں رائے وندے آتا ہیں ان سے رخصت ہو کر سوات چلا گیا پاسپورٹ بنوایا اور دوپہ ان کے جٹے ہوئے آدمی کے نام ڈرافٹ کئے اور ڈرافٹ کا کاغذ رائے وندے کے بزرگوں کو لا کر دے دیا انہوں نے مجھے کہا کہ رائے وندے کے سالانہ اجتماع کے لئے آؤ گے تو گھر سے رخصت لے کر اتنا اجتماع سے ہم جماعتوں کو بھیجیں گے اجتماع کو چند دن ہی باقی تھے میں نے دل میں سوچا کہ سندھ چلا جاؤں باباجی سے رخصت لے لوں کیوں کہ دن کم ہیں پھر کیا معلوم موقع ملے گا بھی یا نہ نہیں۔

## رخصت کے لئے سندھ کے باباجی کے پاس جانا

رائے وندے کے مرکز سے نکل کر خیوہ کی گاڑی میں سوار ہوا راستے میں مجھے بڑی تکلیف تھی کہ تانہ



میں تھا تھا اور پہلی دفعہ میں اکیلے سفر کر رہا تھا۔ راستے میں پتہ چلا کہ یہ گاڑی خیر پور نہیں بلکہ سکھر جاردی ہے ساتھ بیٹھے ہوئے مسافروں سے میں نے پوچھا کہ سکھر سے خیر پور کیسے جایا جائے گا ایک مسافر تھا جس کو روڑی اسٹیشن پر اتارنا تھا اس نے بھی کافی قسمل دی اور کہا گھبراؤ نہیں بہت آسانی سے اپنے مرشد تک پہنچ جاؤ گے رات کو سکھر پہنچ گیا۔ رات اسٹیشن پر گزار دی صبح باباجی کے گھوڑوں روانہ ہو گیا جب میں وہاں پہنچا تو معلوم ہوا کہ باباجی کراچی گئے ہوئے ہیں یہ سن کر میں بہت پریشان ہوا اور اسی وقت دایہی کا ارادہ کر لیا باباجی کا ایک بیٹا محمد شہیر جو اس وقت کم سن تھا کہنے لگا رات یہاں گزار دو جتنکے ہوئے ہو آرام کر لینا لیکن میں نے کہا کہ میں جا رہا ہوں اور باباجی کے نام ایک خط لکھ کر اسے دے دیا۔ اس میں تمام احوال لکھ دیا کہ میں رائے دہڑ کی طرف سے غیر ممالک میں تبلیغ کے لئے جا رہا ہوں اور فیض پور سے روانہ ہو کر سیدہ سموات چلا گیا۔

### باباجی کا خط

میرے جانے میں ابھی چند دن باقی تھے اپنے رشتہ داروں سے الوداعی ملاقاتیں کر رہا تھا اور مسلمان سفر کی تیاری کر رہا تھا تقریباً جانے سے ایک روز قبل باباجی کا خط موصول ہوا جسے دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی مگر خط پڑھنے کے بعد میں سوچ میں پڑ گیا کیونکہ باباجی نے تبلیغ پر جانے سے منع فرمایا تھا ایک طرف سفر کی تیاری مکمل کر چکا تھا دوسری طرف باباجی کی ناراضگی تھی میں اس شش و پنج میں پڑ گیا کہ اب کیا کروں کہ نہ وہ سکتا ہوں اور نہ چاسکتا ہوں بالاخر میں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ باباجی کو بعد میں راضی کر لیں گے فی الحال چلے جانا چاہئے اس لئے کہ بہت سے لوگوں کو میں پتا چکا ہوں کہ میں جا رہا ہوں اور اب اگر میں نہ گیا تو ان کے قسم قسم کی سوالوں کے جواب دینا پڑیں گے۔

### باباجی کے خط کا متن

محترمہ میاں محبوب علی ملکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا حالات معلوم ہوئے کراچی سے واپس آئے اہی جب آپ کا جانا معلوم ہوا تو بہت افسوس ہوا آپ کو نفس اور شیطان نے دھوکا دیا اور آپ کو معلوم نہ ہوا اور نہ معلوم ہوگا جب تک اس منزل پہ نہ پہنچو گے آپ کو کیا پتہ کہ شیطان کس کس طریقہ سے انسان کو دھوکہ دیتا ہے افسوس تو یہی ہے کہ آپ کو مرشد کی صحبت اور دیدار کے لئے نفس اور شیطان نے ایک منصف بھی رہنے نہ دیا جس میں حقیقی محبت اور اخلاص پیدا ہوتا ہے لیکن باہر جانے کے لئے ایک سال کے لمبے سفر کے لئے تم تیار ہو چکے ہو جو کہ مرشد کی صحبت کے مقابلے میں ایک معمولی کام ہے اس بات کا آپ کو کیا پتہ کہ مرشد کی صحبت آپ کے لئے اس سفر سے بہت بہتر ہے اللہ والوں نے فرمایا۔ بیت

یک	زمانہ	صحبت	با اولیاء
بستراز	صد سالہ	طااعت	بے ریا

ترجمہ - اللہ والوں کی صحبت میں تھوڑا سا وقت گزارنا سو سال کی بے ریا عبادت سے بہتر ہے۔

مگر یہ	خواہی	بہشت منی	پا خدا
گوشتی	در	حضور	اولیاء

ترجمہ - اگر آپ چاہتے ہیں کہ خدا کے حضور بیٹھوں تو جاؤ کسی دلی اللہ کے حضور میں بیٹھ جاؤ۔ میرے پیارے! آپ خوب سوچ لو اور سمجھ لو اگر آپ کو شلوک کرنا ہے اور اخلاص حاصل کرنا ہے تو سوائے مرشد کے مشورے اور اجازت کے آپ کو کوئی کام نہیں کرنا چاہئے بہت مرشد سے پوچھ کر اور



اجازت لے کر کرنی چاہئے اگر آپ تماشائی مذہب ہیں تو پھر آپ اپنی مرضی پہ چل سکتے ہیں اس عاجز کا آپ سے کوئی واسطہ نہیں۔ آپ نے لکھا ہے کہ وہی ہوا جو خدا کو منظور تھا لیکن آپ کا یہ خیال غلط ہے اس لئے کہ خدا نے نوکرم فرما کر آپ کو مرشد کی خدمت میں بھیج دیا لیکن نفس اور شیطان نے آپ کو یہاں ایک منٹ بھی نہ رہنے دیا اور بے قرار ہو کر واپس چلے گئے شیطان کو یہ پتہ ہے کہ مرشد کی صحبت میں طالب کو کیا ملتا ہے اس لئے شیطان نے آپ کے اندر اپنا کام شروع کر دیا اور فوراً واپس کر دیا، تنبیہ میں ایک سال تک جانے کو تیار ہو گئے اور کوئی فکر نہیں ہے۔

عزیز! تبلیغ رائے دنڈ میں سو سال جاؤ اور پیر کی صحبت میں ایک ساعت بیٹھو یہ ایک ساعت اس سے بہت بہتر ہے اس کے متعلق قرآن شریف حدیث مبارکہ کا حوالہ لکھوں تو خط بہت طویل ہو جائے گا اس لئے یہ مختصر عبارت کافی ہے اللہ تعالیٰ اپنا کرم فرمائیں کہ یہ بات آپ کی سمجھ میں آجائے۔ آمین ثم آمین

مطابق - فقیر محمد علی غفاری

میں ساری رات سوچتا رہا رات گزر گئی صبح ہو گئی اور میں رائے دنڈیوں کے ساتھ روانہ ہوا دل میں ارادہ کیا کہ رائے دنڈ سے بابا جی کے ساتھ خط و کتابت کر کے راضی کر لوں گا اور اجازت بھی حاصل کر لوں گا۔

### رائے دنڈ کے مرکز میں چند دن

جب میں رائے دنڈ پہنچا تو سالانہ اجتماع میں دو چار روز باقی تھے اجتماع تک میں اسی مرکز میں رہا پھر اجتماع کے میدان میں بھیج دیا گیا۔ تین دن تک اجتماع رہا اسی اجتماع میں انہوں نے مجھے ایک جماعت کے ساتھ شامل کر دیا اور ہماری تشکیل پورپ کے لئے کر دی گئی اور ہمیں یہیں جا دیا گیا کہ ان ابن ملکوں میں جانا ہے۔

انگلینڈ، فرانس، اسپین، پرتگال، اٹلی، یوگوسلاویہ، بلغاریہ، ترک، شام، اردن اور سعودی عرب باری جماعت کو پرتگال پیدل جماعت کے نام سے موسوم کیا گیا۔ اجتماع کے آخری دن دعا کے بعد وہی انعام الحسن اشیخ پر بیٹھ گئے اور غیر محالک میں جانے والی جماعتوں سے ملاقات شروع کر دی مولوی جمشید صاحب باری باری لاؤڈ اسپیکر پر ہر جماعت کا نام پکارتے وہ جماعت اشیخ پر آئی اور مولوی انعام الحسن صاحب سے مصافحہ کرتی اسی طرح ہمارا نمبر آیا مولوی جمشید صاحب لاؤڈ اسپیکر پر آواز دے رکھنے لگے کہ یہ ایک جماعت ہے جو پرتگال سے پیدل حجاز مقدس جائے گا۔ اس پر یہ جماعت آجائے۔ حضرت جی صاحب سے مصافحہ کر لیں اور رخصت ہو جائیں ہمارا امیر پہلے اور ہم اس کے پیچھے ایک ایک کر کے جاتے اور مصافحہ کر کے آگے نکل جاتے میری باری آئی میں نے تمام دنیا کے اس امیر کو سلام کیا اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر مصافحہ کیا لیکن سلام کا جواب نہیں دیا یعنی وہ عظیم السلام نہیں کیا میں حیران ہو کر رہ گیا کہ یہ اسلام کا دعویٰ دار اور بین الاقوامی تبلیغی جماعت کا امیر اور ان کا یہ عمل، لیکن جب میں نے آنکھ اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تو اس کا منہ پانی سے بھرا ہوا تھا اجتماع کے میدان میں ہم رائے دنڈ کے مرکز آئے یہاں انہوں نے چند دن ٹھہرایا اور مختلف اوقات میں مختلف موضوعات پر ہدایات دیتے رہے۔ رائے دنڈ میں شیخ نام کا ایک بزرگ ہے اس نے ہمیں بلایا اور ایک تقریر کی اس نے اپنی تقریر میں دو باتوں پر زیادہ زور دیا ایک تو اس نے کہا کہ لوگ ہم پر اعتراض کرتے ہیں کہ آپ لوگ امر بالمعروف کرتے ہیں اور نہی عن المنکر نہیں کرتے دیکھو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔

ان الصلوات تنہی عن البغضاء والمنکر لما فیہ من الخیر اور بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہے دیکھو جب ہم امر بالمعروف کرتے ہیں اور ایک آدمی نمازی بن جاتا ہے تو خود بخود منکرات سے منع ہوا جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نماز کے ساتھ منع ہو جائے گی تو ہم کیوں منع کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایک دن مولانا یوسف نے میرے سامنے اپنے بڑے بڑے علماء کرام سے دریافت کیا کہ میں یہ انچاس کروڑ والی

حدیث بیان کرتا ہوں یہ صحیح ہے یا غلط ان علماء نے کہا یہ بالکل صحیح ہے ان علماء میں فیصل آباد کے مفتی ذین العابدین بھی موجود تھے انہوں نے کہا کہ اگر کوئی اس سلسلے میں تم پر اعتراض کرے تو کسی کی بات کی کوئی پروا نہ کرنا یہ بات بالکل صحیح ہے ایک دن ہمیں مولوی جمشید صاحب نے بلایا اور کہا کہ مولوی یوسف کہہ رہے تھے کہ میں اس بات سے بہت ڈرتا ہوں کہ کہیں ہمارا یہ کام رسم و رواج میں نہ بدل جائے۔ دوسری بات یہ کہی ہے کہ تم لوگوں میں سے جو کوئی حج وغیرہ کا ارادہ رکھتا ہے ہمیں بتادے تاکہ ان کو یہاں پھوسا دیا جائے اور حکومت کا جو قانون حج کے لئے مقرر ہے اس کے حساب سے چلا جائے۔ کیونکہ ہمارے کام میں دوسرے کام کی میت کرنا یہ کام کے نہ جانے کی پہچان ہے ہم تمام خاموش رہ گئے کیونکہ حج کا ارادہ تو میرا بھی تھا دوسروں کا پتہ نہیں لیکن اس وجہ سے خاموش رہا کہ اگر حج کا کہا تو روک دیا جاؤں گا دوسری بات اس نے یہ کہی کہ کسی سے تحفہ قبول نہ کریں۔ دوسرے دن مشتاق صاحب نے ہمیں بلایا انہوں نے اولیاء کرام کے خلاف بہت توہین آمیز تقریر کی اپنی تقریر میں انگریزوں کی تعریف کی اور یہودیوں کی مخالفت کی اس سال تیرہ جماعتیں بیرون ملک تبلیغ کے لئے جانے والی تھیں ہر جماعت کے ساتھ ایک برائے نام عالم بھی بھیجا جاتا ہے ہمارے ساتھ بھی ایک عالم کو شریک جماعت بنایا گیا ان کے حساب میں وہ عالم تھا ویسے وہ بڑا جاہل آدمی تھا عالم صاحب کی جہالتیں آنکھ مصحفات پر خود بخود سامنے آتی رہیں گی۔

علماء کو روپے رائے ونڈ کا مرکز دیتا ہے

ہمارے ساتھ جو ملا صاحب تھے وہ ظاہری صورت سے ہی غریب آدمی معلوم ہوتے تھے میں نے ان سے مالی حالت کے بارے میں پوچھا تو کہنے لگے پشاور کے نواح میں ناصر بھٹائی گاؤں میں امام تھا لیکن اب وہ امامت بھی نہیں رہی میں نے ان سے پوچھا مولوی صاحب آپ کے پاس اتنے روپے ہیں جن کی

برو سے آپ بیرون ملک چلے جائیں گے انہوں نے جواب دیا کہ اس راستہ میں یقین کی ضرورت ہوتی ہے روپوں کی نہیں مجھے مخاطب ہو کر بولے کہ تم بیرون ممالک میں جا رہے ہو عالمی سطح پر مبلغ ہونگے اور تمہارا ابھی تک اتنا یقین نہیں کہ سب کچھ اللہ کرتا ہے مخلوق کچھ نہیں کر سکتی میں نے کہا مولوی صاحب یہاں آنے کے لئے جس یقین کی ضرورت ہے تو وہ ہم نے ذرا خٹ کی شکل میں مسعود احمد زبیری کے نام پر بنا دیا ہے وہ ہنسے اور کہنے لگے کہ ہمیں یہ یقین تو رائے ونڈ مرکز والے ہی کراہیں گے علماء کو روپے تو مرکز والے ہی دیتے ہیں میں نے کہا کہ یہ تو تیرہ جماعتیں ہیں ہر جماعت میں ایک عالم ہے تو کل تیرہ علماء ہونے اب ان تیرہ علماء کو مرکز والے روپے دیں گے یا کہ آپ کے کہنے کے مطابق ان کا یقین بنائیں گے اس نے پھر کہا کہ بزدل دیکھتے ہیں کہ جو عالم غریب ہو تو اس کو روپے دے دیتے ہیں ہر کسی کو نہیں دیتے میں نے پوچھا یہ پارہ چتر کے مولوی عبدالغفور صاحب کیسے ہیں اس نے کہا میں نہیں جانتا غریب ہے یا مالدار اندازہ سے تو بہتر معلوم ہوتا ہے اگلے دن مولوی عبدالغفور کے ساتھ بیٹھا تھا میں نے پوچھا کہ مولوی صاحب آپ کے روپوں کو کیا ہوا تو انہوں نے کہا کہ مولوی ظاہر شاہ کہ چکے ہیں کہ روپیہ میں آٹھ آٹھ آپ کیس سے پیدا کریں باقی اللہ پاک دے گا۔ اس کو تو میں نے کچھ نہیں بولا لیکن بات یہ ہے کہ یہ باقی روپے جو اللہ پاک دے گا تو یہ آدمی رقم جو یہ لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ تم پیدا کرو تو یہ بھی تو اللہ پاک ہی دے دے گا۔ دوسرے دن میں نے دیکھا کہ مولوی عبدالغفور صاحب سنگھالی کی جماعت میں شامل ہو کر چلا گیا اور ہمارے مولوی صاحب ہمارے ساتھ گئے رائے ونڈ والوں نے ہمارے مولوی صاحب کو پشاور مرکز بھیج کر کہنے لگے تمہیں وہیں پشاور میں روپے مل جائیں گے اور دیباہی ہوا ہم نے چند دن رائے ونڈ میں گزارے اور پھر انہوں نے ہمیں ویروں کے لئے راولپنڈی مرکز بھیج دیا۔

راولپنڈی اور اسلام آباد

دیزوں اور کرنسی تبدیل کرنے کے لئے ہم راولپنڈی آئے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم تبلیغ کا کام بھی کرتے رہے راولپنڈی کے مرکز والے ایک ہفتہ ہم کو راولپنڈی شہر میں رکھا کرتے تھے اور دوسرے ہفتہ کے لئے اسلام آباد بھیج دیتے ایک دن عشاء کے وقت مسعود احمد زہیری آئے کہنے لگے کل آپ حرام انگلیٹنڈ الہیبس چلے جائیں، اپنے پاسپورٹ جمع کرائیں، تاکہ ویزے لگ جائیں اور اگر وہ پوچھیں کہ کس مقدمہ کے لئے جا رہے ہو تو آپ لوگ صاف ستھری بات کریں کہ تبلیغ کی غرض سے جا رہے ہیں اور اگر لندن ایئر پورٹ پر پوچھیں تو وہاں بھی یہی جواب ہو گا کہ تبلیغ کے لئے آئے ہیں کل ہم انگلیٹنڈ الہیبس چلے گئے زہیری بھی وہاں پہنچ آئے ہم نے پاسپورٹ دے دیئے الہیبس والوں نے کہا کہ دو آدمی رکیں باقی جائیں آپ کے پاسپورٹوں پر جب ویزے لگ جائیں گے تو ہم ان کو دے دیں گے ہم نے دیا ہی کیا دو آدمی رک گئے اور باقی چلے آئے تقریباً دو بجے کے وقت وہ دو آدمی آئے پاسپورٹوں پر ویزے لگے ہوئے تھے اسی طرح ہم نے فرانس، اسپین، اٹلی، پرنگال کے ویزے حاصل کئے۔ دیزوں میں کسی قسم کی دشواری پیدا نہیں ہوئی اس لئے کہ پاسپورٹوں کے ساتھ ہم نے وہی مسعود احمد زہیری کا سرکہ مرٹھ دیا تھا جو زہیری نے ہمیں حوالہ کیا تھا نہیں سمجھا کہ یہ خط زہیری کس سے لاتا ہے اور خبرا جانے اس کے اندر کیا لکھا ہوا ہو گا یہاں راولپنڈی اسلام آباد میں کافی باتیں ہوئیں۔ لیکن میں مختصر وہیں باتیں تحریر کرتا جاؤں جو ہمارے اس مضمون (موضوع) کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔

میرے منہ سے بے اختیار اللہ، اللہ کا نکلتا

اس وقت میں طریقہ نقشبندیہ میں مبتدی تھا میرے صرف دو ہی سنتی تھی میرا وہی حال تھا جو مبتدی کا ہوتا ہے میرے اس حال پر یہ میرے رائے ونڈی ساتھی بہت غرض تھے۔ اس لئے کہ ان کا خیال تھا کہ یہ اس رائے ونڈی تبلیغ کی برکت ہے اور میری اس کیفیت پر رشک کرتے تھے لیکن جب میں نے

ان کو بتایا کہ یہ کیفیت جو آپ لوگ دیکھ رہے ہیں یہ میرے مرشد مبارک کا فیض ہے اور ان ہی کی برکت ہے میرا یہ کہنا تھا کہ پھر یہ رائے ونڈی ساتھی بطور استہزاء یعنی بطور مسخرہ میری نکل کرتے جب بھی میرے مرشد کا خط آتا یا میں نکلتا تو اس پر یہ ساتھی ناراض ہوتے اور یہ کہتے کہ جس کسی کو اللہ پاک انبیاء کا کام عطا کرے تو یہ پھر اولیاء اللہ کے پیچھے کیوں پھرتے ہیں اور کبھی کبھی مجھے نصیحت کرنے کے اصل کام دعوت ہے۔ پیران عظام کے پیچھے بھاگنا چھوڑ دیں یہ پیران نہیں گمراہ کریں گے اس قسم کے خلاف نصیحت مجھے کرتے لیکن میں نے ان کے نصائح سے ہی نہیں کیوں کہ اللہ پاک نے ایک پیر کامل کی توجہ سے مجھے حیات قلبی عطا کر دی تھی ایسی دولت اللہ پاک نے مجھے عطا کی تھی جو ان کے پاس نہیں تھی اور نہ ہی پیدا ہو سکے گی۔

ہم راولپنڈی میں اہلسنت والجماعت کے مسجد گئے

قبل اس کے یہاں رائے ونڈی آئے ہی نہ تھے امیر نے ہمیں اکھٹا کر کے کہا کہ اس مسجد میں کوئی ترتیب رکھو اس مسجد کے مولوی صاحب اور مفتی تمام ہمارے رائے ونڈی تبلیغ کے خلاف ہیں۔ یہ بات ہمیں راولپنڈی کے مرکز میں بتائی گئی تھی مشورہ یہ ملے ہوا کہ دو آدمی مولوی صاحب کی ملاقات کے لئے چلے جائیں اور کچھ مسئلہ بھی ساتھ لے جائیں لیکن جو مسئلہ ہم عام مولویوں کے لئے لے جاتے ہیں وہ نہیں بلکہ ان کے لئے بازار سے حمامہ، جائے نماز اور کچھ مالٹے خرید لے ہیں۔ یہ آدمی مولوی صاحب کو صرف دعا کی درخواست کریں گے اور کچھ نہ کہیں گے اور وہ آدمی محلے میں گشت کریں گے تاکہ مولوی صاحب کے آنے سے پہلے پہلے محلہ میں کچھ ساتھی بنالیں اور اس وقت محلے کے دوسرے لوگ جو مسجد میں آجائیں ان کا بھی اچھی طرح خاطر اکرام ہونا چاہئے، مطلب یہ ہے کہ ان کو بھی کچھ کھلایا پلایا جائے یہ باتیں امیر جماعت نے پسند کیں۔

## مولوی صاحب کے ساتھ ہمارے ساتھیوں کی ملاقات

امیر نے جو وہ آدمی مولوی صاحب کی ملاقات کے لئے بھیجے تو مولوی صاحب انہیں راستے میں ملے انہوں نے مولوی صاحب سے کہا ہم آپ کے گھر آ رہے تھے لیکن ارادہ یہ تھا کہ پہلے آپ کے لئے بازار سے کوئی تحفہ خرید لیں آپ کون ہیں مولوی صاحب نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہم تبلیغ والے ہیں آپ کی مسجد میں آئے ہیں آپ بھی ہمارے لئے دعا کیجئے تاکہ اللہ پاک یہاں میں عام کرے اور ہدایت کی ہوا چلائے مولوی صاحب نے ان کو صرف اتنا کہا کہ ابھی تم لوگ جاؤ اور میں امامت کرنے آ رہا ہوں انہوں نے پھر کہا مولوی صاحب ہم آپ کے لئے کوئی تحفہ خریدنا چاہتے ہیں۔ مولوی صاحب نے جواباً کہا میں رشوت خور نہیں یہ تحفہ نہیں رشوت ہے ورنہ اس سے تم میرے لئے تحفے کیوں ضائع لائے یہ کہتے ہوئے مولوی صاحب ان سے چلے گئے اور یہ لوگ اپنی مہم میں ناکام ہو کر واپس مسجد آئے۔

## مولوی صاحب امامت کے لئے مسجد تشریف لائے

مولوی صاحب امامت کے لئے مسجد تشریف لائے اور منہرہ رودنی افروز ہوئے عقائد کے موضوع پر بیان شروع کیا تقریر کرتے کرتے کہا کہ یہ جو رائے ونڈی آئے ہیں ان کے عقائد کفریہ ہیں لیکن میں اس وقت نہیں سمجھا کہ ہمارے عقائد کیسے کفریہ ہیں میں تو یہ سمجھتا ہوں جو آدمی خود مسلمان کہے بس وہ مسلمان ہے اس کی وجہ یہ تھی کہ رائے ونڈ میں تو ہمیں فضائل کی تعلیم دی جاتی تھی اب بھی رائے ونڈی لوگ عقیدہ کی باتوں کو نہیں سمجھتے بلکہ عقیدہ جانتے ہی نہیں کہ عقیدہ کیا چیز ہے مولوی صاحب نے اشرف علی تھانوی کی تصانیف سے بھی کچھ حوالے دے کر بتایا اور یہ ثابت کرنا مقصود تھا کہ یہ باتیں کفر

لی ہیں اور اسی صاحب کو یہ لوگ حکیم الامت کہتے ہیں پھر ایک اشتہار اٹھایا کہنے لگے یہ دیکھو یہ کیا ہے؟ میں نے خود جب غور سے دیکھا تو اشتہار کی سرخی تھی ”تبلیغ یا تحریب“ اس کے نیچے ایک سنی مسلمان کا قصہ درج تھا جو کہ ان تبلیغ والوں کے ساتھ رائے ونڈ گیا تھا وہاں اس نے نعروں رسالت بلند کیا یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نعرہ لگایا تھا پھر کیا ہوا؟ رائے ونڈ کے بزرگوں نے پکڑ کر اپنے عقوبت خانے میں بچھایا اور وہاں مار مار کر شہید کر دیا انا للہ وانا الیہ راجعون (ط)

جب ہم نماز جمعہ سے فارغ ہوئے تو میں نے امیر صاحب اور شریک جماعت مولوی صاحب سے دریافت کیا کہ اس بات کی کچھ حقیقت ہے؟ یا کہ اس مولوی نے شدت مخالفت کی وجہ سے یہ بات بنائی ہے انہوں نے مجھے تصدیق کر کے بتایا کہ یہ بات بالکل صحیح ہے لیکن ایسے شرک کا قتل ضروری تھا میں نے پوچھا کیسے شرک تھا ہماری جماعت کے ساتھ جو مولوی تھا اس نے کہا کہ یا رسول اللہ کا نعرہ لگانا شرک ہے اور اس مسجد کا مولوی صاحب بھی بہت بڑا بدعتی اور مشرک ہے میں نے عرض کیا کہ امیر صاحب اس کے پیچھے جو ہم نے نماز ادا کی کیا ہماری نماز ادا ہو گئی امیر نے کہا کہ میرا تو یہ یقین ہے کہ ان کے پیچھے نماز ہوتی ہی نہیں لیکن ان کا برہنہ رائے ونڈ حکم دیتے ہیں کہ ان کے پیچھے نمازیں پڑھا کریں تمہاری نمازیں ہر کسی کے پیچھے ہوتی ہیں۔

## عشاء کے وقت اسی مسجد میں ایک اور سنی عالم آئے

نماز کے بعد یہ مولوی صاحب اٹھے اور ان مقلدوں کو مخاطب ہو کر پوچھا؟ کہ تبلیغ علماء کا کام ہے یا جاہلوں کا ان لوگوں نے جواب دیا علماء کا کام ہے۔ مولوی صاحب کہنے لگے یہ رائے ونڈی جو ہمیں تبلیغ کرنے آئے ہیں یہ تو تمام علماء ہوں گے اس لئے میں ان کے امیر صاحب کو دعوت دے رہا ہوں کہ وہ آئے اور ہمیں قرآن شریف کے نوں سپارہ کے پہلے رکوع کا ترجمہ سنائے اور ہمارے دلوں کو قرآن شریف

کے درس سے منور فرمائے۔ امیر صاحب اٹھے اور کہنے لگے ہیں عالم تو نہیں ہوں مولوی صاحب نے کہا پھر یہاں لوگوں کو تبلیغ کرنے کیوں آئے ہو اس نے کہا میں نفس کی اصلاح کے لئے آیا ہوں مولوی صاحب نے کہا اگر نفس کی اصلاح چاہتے ہو تو اللہ والوں کا چچا کدو یہ تم کو کس نے کہا ہے کہ یہاں نفس کی اصلاح دوتی ہے دو سری بات یہ ہے تم منبر و محراب میں کھڑے اونے کی کوشش کیوں کرتے ہو جب کہ تم عالم نہیں ہو پھر اس نے کہا ہمارے پاس عالم ہے وہ آپ لوگوں کو ترجمہ سنا دیں گے تو جماعت کے مولوی صاحب اٹھے مقامی مولوی صاحب نے قرآن پاک ان کے ہاتھ میں دیا تو ہماری جماعت کے مولوی صاحب کہنے لگے میرے بھائیو بات یہ ہے کہ میری زبان پشتو ہے اور میں اردو نہیں جانتا (یہ الفاظ اردو ہی میں کہے) کہ آپ لوگوں کو قرآن پاک کا درس دوں یہ کہنا تھا کہ سامعین میں سے ایک آدمی اٹھا اور اپنے مقامی مولوی صاحب سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ یہ مولوی صاحب تو جھوٹ بول رہا ہے کیونکہ بولتا اردو ہے اور کہتا ہے مجھے اردو نہیں آتی دو سرے آدمی نے دود سے آواز دے کر کہا یہ تو ابھی تمہید بنا رہے ہیں ہر حال ان لوگوں کے سامنے ہم بہت شرمندہ ہوئے ان لوگوں کو راستے وڈی تبلیغ سے جو نفرت تھی اس میں مزید لدا دتی ہو گئی۔

## اسلام آباد کی مسجد

یہاں ایک مسجد میں چند الغائبی باشندے جمع تھے اور اپنے وطن کے حالات کے بارے میں بحث مباحثہ اور مشورے کر رہے تھے امیر جماعت نے کہا کہ ان کو بھی دعوت دینا چاہئے اس لئے کہ کل قیامت کے دن یہ لوگ ہمارے گریبان میں ہاتھ ڈالیں گے اور کہیں گے کہ آپ نے ہمیں دین کی دعوت نہیں دی تھی۔ ہمارے ساتھیوں میں جو مولوی صاحب تھے وہ اٹھے اور ان کے سامنے چھ نمبری تقریر شروع کردی مولوی صاحب نے ابھی چند باتیں ہی کی ہوں گی کہ ایک الغائبی غصہ میں ہو کر کہنے لگا آپ کا

پاستن تو ذہبی اچار ہے اس میں ہر چیز چلتی ہے تم لوگ گھومو پھرو ہمیں تمہاری تبلیغ کی ضرورت نہیں ہم مسلمان ہیں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کے مقلد ہیں اور اگر آپ لوگ اپنے آپ کو بہت زیادہ عاشقان دین سمجھتے ہیں تو پھر ہمارے ساتھ چلیں تاکہ دوستوں کو تبلیغ کی دعوت دیں اور ہمارے ساتھ جہاد میں شریک ہوں۔ امیر جماعت کہنے لگا کہ جہاد کی اب ضرورت نہیں ہے اس وقت دعوت و تبلیغ کا کام سب سے بڑا جہاد ہے بلکہ یہی جہاد ہے انہوں نے امیر جماعت سے کہا کہ منہ بند رکھو ہمیں تمہاری دعوت کی ضرورت نہیں ہے یہاں ہم اپنے کام سے بیٹھے ہیں ہمیں شک نہ کرو۔

## جب ہمارے ویزے لگ گئے

تو امیر جماعت ہمیں کہنے لگے کہ ہم عالمی سطح کے مبلغین ہیں۔ لوگ ہمارے اوپر بہت نیک گمان کریں گے تو ہمیں چاہیے کہ اپنا لباس ان کے گمان کے موافق بنادیں اور اپنے لئے علمائے شیعہ و انیاء بننے، عصا اور موزے خرید لیں بیرونی ممالک میں یہی چیزیں استعمال کریں گی ہم تمام نے سامان خرید اور واپس لائی سے دو دن کے لئے ہم رائے وڈ چلے گئے تاکہ اپنے بزرگوں سے آخری ملاقات کر لیں اور ضروری ہدایت بھی لے لیں۔ پروگرام کے مطابق ہمیں رائے وڈ مرکز سے کراچی جانا تھا کیوں کہ لندن کے لئے ہماری فلائٹ کراچی ایئر پورٹ سے تھی۔

## امیر جماعت سے میرا مشورہ

رائے وڈ میں امیر جماعت سے مشورہ کرتے ہوئے میں نے ان سے کہا اگر اجازت ہو اور آپ راضی ہوں تو میں خیر پور چلا جاؤں تاکہ اپنے مرشد سے اجازت لے لوں میں کراچی آکر آپ سے مل



نباؤں گا۔ میری یہ بات امیر کو اچھی نہیں لگی لیکن جواباً کہا کہ میں ساتھیوں سے مشورہ کر لوں پھر تھوڑی دیر بعد کہا کہ مشورہ میں یہ بات طے ہوئی کہ محبوب علی اپنے بھر صاحب کے ہاں نہیں جاسکتا یہ بات مجھے بری لگی لیکن کچھ کہہ نہ سکا اور پریشانی کی وجہ تمام رات جاگتا رہا دل پر سخت بوجھ تھا حالت ایسی تھی کہ بیان نہیں کر سکتا اگلے دن ہم کراچی روانہ ہوئے گاڑی پر سوار ہونے کے لئے رائے وڈ سے لاہور اسٹیشن پہنچے جہاں گاڑی رات دس بجے جانی تھی اور ہم صبح سویرے یہاں پہنچے پورا دن گاڑی کا انتظار کرنا تھا۔

### شامل جماعت مولوی صاحب کا امیر سے مشورہ

مولوی صاحب نے کہا امیر صاحب گاڑی نکلنے میں تو سارا دن باقی ہے اگر اجازت ہو تو یہاں لاہور میں میری سالی رہتی ہے اس سے ملاقات کر کے واپس آجاؤں گا امیر صاحب نے اجازت دے دی مولوی صاحب چلے گئے اور شام کو واپس آگئے رات کو جب ہم گاڑی میں سوار ہوئے تو مولوی صاحب برقعہ پر چڑھ کر سو گئے رات کے دو بجے جاگے مگر طبیعت پر عجیب سی کیفیت طاری تھی اٹھے اور سیدھے لیٹرن میں گھس گئے چپکے سے مجھے ایک دوسرے ساتھی نے کہا مولوی صاحب کو احتلام ہو گیا میں نے پوچھا تمہیں کیا پتہ ہے اس نے کہا اس لئے کہ اس نے سارا دن سالی کے گھر پر گزارا وہاں کچھ ہاتھ نہیں آیا اس اسی سوچ فکر میں تھا جس کی وجہ سے احتلام ہو گیا میں نے کہا ایسے نہیں کہو یہ مولوی صاحب ہیں ان سے مذاق کرنا اچھی بات نہیں ہے ساتھی نے کہا اچھا مولوی صاحب ابھی لیٹرن سے باہر نکلیں گے اگر غسل کر کے نکلے تو میری بات درست ہوگی ورنہ میں تھوڑی دیر بعد مولوی صاحب آگئے اور اس کی بات درست لگی انہوں نے غسل کیا تھا۔

### روہڑی اسٹیشن

ریل گاڑی جب روہڑی اسٹیشن پہنچی تو میں نے ایک ساتھی سے کہا کہ میں یہاں اتر رہا ہوں میں اپنے مرشد کا ریزہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور ان کی اجازت کے بغیر میں نہیں جاسکتا یہ کہہ کر گاڑی سے اترنا اور سیدھا مرشد کی خانقاہ پر حاضر ہوا ظہر سے عشاء تک میں مرشد کی خدمت میں حاضر رہا اس دوران بابا جی کے ساتھ میری بگنی باتیں ہوئیں وہ رائے وڈیوں کے بارے میں پوچھتے رہے اور مجھے جو کچھ معلومات حاصل تھیں بتاتا رہا بابا جی رحمتہ اللہ علیہ نے ان کی بہت سی باتوں کا رد کیا اور پھر فرمایا میرا دل نہیں چاہتا کہ تم ان کے ساتھ جاؤ لیکن تم گھر سے یہ نیت کر کے لکھو تو چلے جاؤ لیکن دیکھو اس سفر کے بعد ان کے ساتھ جانا چھوڑ دو میں نے مرشد مبارک سے وعدہ کیا رخصت کے وقت مرشد مبارک نے میرے لطیفہ سر پر انگلی رکھ دی یہ طریقہ نقشہ بندی کا تیسرا سبق ہے اور پھر دعا فرما کر رخصت کیا نماز فجر کے وقت میں رائے وڈیوں کے مرکز کی مسجد کراچی پہنچ گیا میرے ساتھیوں میں سے کسی نے بھی میرے ہاتھ مصافحہ بلکہ زبانی سلام بھی نہیں کیا اس لئے کہ ان کے نزدیک میں نے یہ بہت برا جرم کیا کہ امیر کی اجازت کے بغیر میں مرشد مبارک کی زیارت کے لئے چلا گیا ایک ساتھی نے چپکے سے کہا کہ امیر آپ سے سخت ناراض ہے اور غصہ میں ساتھ ہی یہ فیہ بھی کر دیا ہے کہ یہ فارے ساتھ نہیں جائے گا میں نے پوچھا ابھی کیا کروں اس نے مجھے کہا امیر صاحب سے معافی مانگ لینا یہاں میں حیران پریشان ہو گیا سوچتا رہا کہ اب میں کیا کروں ایک طرف انہیں امداد اس بات پہ مجبور کر رہا ہے کہ اگر ان سے رہ گیا تو دُک تمہارا مذاق اڑائیں گے اور تمہیں گے مسافری نہیں کر سکتا تھا دوسری طرف ذہن پر یہ بوجھ تھا کہ رائے وڈی کہیں گے کہ یہ اللہ کو پسند نہیں تھا اس لئے رہ گیا اس لئے ان لوگوں کا کہنا ہے کہ جو اللہ کو پسند آئے اسے اللہ تبلیغ کے کام پر لگا دیتا ہے یہی باتیں سوچ کر بادل نافزاں تہ جا کر امیر جماعت سے معافی مانگ لی اس نے کہا اچھا جب معافی مانگتے ہو تو میں نے تمہیں معاف کر لیا لیکن آئندہ ایسے نہ کرنا اور مجھ



اسے پوچھتے بغیر کوئی کام نہ کرنا۔

کراچی ایئرپورٹ سے پرواز اور لندن ایئرپورٹ

گیا مولوی صاحب ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے میں نے انہیں نشان دہا کر کہا کہ ملازم توئی آپ کو پوچھ رہا ہے مولوی صاحب کہنے لگے کہ جاؤ اسے کہو کہ مولوی صاحب نہیں ہیں۔ کہیں گشت پر گئے ہیں مجھے سامنے نہ کرنا اس آدمی کو میں نے تعویذ لکھ کر دیا تھا اس کا کام نہیں ہوا ہو گا ایسا نہ ہو کہ لوگوں کے سامنے مجھ سے پیسے مانگے یہ بڑی بے عزتی کی بات ہے اور ان لوگوں کے سامنے ہماری بزرگی بھی خراب ہو جائے گی۔

لندن مرکز سے سوت آل شہر تشکیل

سوت آل برطانیہ کا ایک شہر ہے لندن مرکز والوں نے ہمیں اس شہر میں تین دن کے لئے بھیجا یہاں اہل سنت والجماعت کا عقیدہ رکھنے والی لوگ زیادہ تھے لیکن مسجد میں دو امام رکھتے تھے ایک امام اہل سنت و جماعت کا تھا اور دوسرا امام رائے ونڈی تھا۔ عمر مضرب اور عشاء کی نمازیں اہل سنت و جماعت کے امام صاحب پڑھاتے جن کا نام واؤد صاحب تھا یہاں کے لوگوں نے ہم سے سخت نفرت ظاہر کی امیر صاحب بھی یہاں آکر فحاشی کا کافی مظہر عسوس کر رہے تھے اور یہ کہتے تھے یہاں بہت خوست ہے کوئی انوارات یہاں نہیں ہیں (پہلے تو ہم انوارات جانتے ہی نہ تھے لیکن سال کے آخر میں سمجھ گئے کہ انوارات کسے کہتے ہیں جہاں ہماری دعوتیں زیادہ ہوں اور کھانے بھی اچھے ہوں تو کہا جاتا ہے یہاں انوارات بہت ہیں) لیکن پھر بھی یہاں تین دن گزارے۔

مولوی واؤد صاحب نے میری اور میرے ساتھی مولوی صاحب کی ملاقات ایک پیر طریقت سے کرائی

رات کے تین بجے ہم کراچی ایئرپورٹ سے پرواز کر گئے اگلے دن لندن ٹائم کے مطابق ڈیڑھ بجے ہم لندن ایئرپورٹ پر پہنچ گئے تب کی بات یہ تھی کہ لندن کے ایئرپورٹ پر نہ تو ہماری تلاشی ہوئی اور نہ پوری بستر چیک ہوئے اور نہ ہی کسی قسم کی پوچھ گچھ ہوئی ایسا عسوس ہو رہا تھا جیسا کہ یہ ہمارا اپنا ہی گھر ہو اور جب ایئرپورٹ سے باہر آگے تو لندن میں پہلے سے موجود رائے ونڈی ہمارے استقبال کے لئے گاڑیوں سمیت کھڑے تھے۔ ہم گاڑیوں پر سوار ہو کر لندن کے مرکز میں چلے گئے برطانیہ میں رائے ونڈیوں کے دو مراکز ہیں ایک لندن میں ہے یہ چھوٹا مرکز ہے دوسرا پوزبری میں ہے جو کہ بہت بڑا مرکز ہے جیسا کہ پاکستان میں رائے ونڈ لیکن یہ پوری دنیا کی سطح پر بڑا مرکز ہے لندن کے مرکز میں جب ہم کھانا کھانے بیٹھے تو قسم قسم کے کھانے رستروان پر سجے ہوئے نظر آئے ایک ساتھی نے کہا یہ ہمارے لئے من و سلوٹی ہے دوسرے ساتھی نے کہا یہاں کے لوگ تو جنتی ہیں۔

اسی مرکز میں ایک رائے ونڈی بزرگ کا تعویذ

ہمارے ساتھ شامل جماعت مولوی صاحب نے ایک آدمی کے لئے تعویذ لکھ دیا اور کچھ چینی دم کر دی تو اس نے آدمی سے کچھ پونڈ مولوی صاحب کو دیئے اس معاملے کو مولوی صاحب نے ساتھیوں سے پوشیدہ رکھا دوسرے دن وہ آدمی مولوی صاحب کو ڈھونڈ رہا تھا مجھ سے پوچھے لگا مولوی صاحب کہاں ہیں میں نے جواباً عرض کیا شاید دوسری منزل پر ہوں گے میں انہیں بلاتا ہوں آپ انتظار کریں میں ادھر

پیر صاحب نے مولوی واؤد صاحب سے دریافت کیا کہ یہ ممان کہاں کے ہیں اور یہاں کس غرض سے آئے ہیں مولوی واؤد صاحب نے مختصراً جواب دیا کہ یہ حضرات پاکستان سے پیدل تبلیغ کے لئے آئے ہیں لیکن یہاں آپ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے ہیں ہمارے مولوی صاحب نے جو شریک جماعت تھے پیر صاحب کے سامنے تبلیغ کی اہمیت بیان کرنی شروع کردی اور باقی تمام دین کے کاموں کو غیر ضروری ثابت کرنے لگے پیر صاحب خاموشی سے ان کی باتیں سن رہے تھے اور ساتھ ساتھ شاید لاشی اثبات کا ذکر بھی فرما رہے تھے یہ بات اگرچہ ہمارے مولوی صاحب کو ناگوار گزر رہی تھی، آخر میں پیر صاحب فرمانے لگے کہ اوبہ جی چیز ہے اور دین تمام اوبہ ہے با اوبہ یا عیب اور بے اوبہ بے نصیب، یہ فرماتے ہوئے ہمیں رخصت کر دیا تین دن بعد وہاں سے واپس لندن مرکز آئے یہاں اپنے لئے پندرہ سیٹر دیگن خرید لی۔

### ”گاڑی کے جعلی کاغذات“

مجھے اس بات پر تعجب ہو رہا تھا کہ بزرگان لندن (رائے ونڈی تحریک کے اکابرین) نے ہمارے امیر کو مشورہ دیا کہ آپ اپنی گاڑی کے کاغذات اشرف کے نام پر بنوائیں تاکہ بعد میں پاکستانی کشم کی تکلیف نہ اٹھانی پڑے اشرف جب رائے ونڈ کے سالانہ اجتماع میں حاضری کی غرض سے پاکستان آئیں گے تو آپ کی گاڑی بھی کشم سے چھڑاویں گے، بزرگان لندن کا یہ مشورہ ہمارے امیر نے بلا سوچے سمجھے قبول کیا۔ خیر انکی اور سوچنے کی بات یہ ہے کہ یہ مشورہ بزرگان لندن نے دیا جو کہ خلاف قانون اور خلاف شریعت ہے اور ہمارے امیر صاحب نے قبول کیا جو کہ خود بھی بزرگی کے دعویدار ہیں اور ہم نے اس مشورے اور چکر کا انجام دیکھا جس کی تفصیل آئندہ صفحات پر آئے گی۔

### ڈیوڈیری کا سفر

گاڑی کے کاغذات بنوانے کے بعد پھر ہم ڈیوڈیری شہر آگئے تاکہ حافظ بٹیل اور مولوی یعقوب صاحب اور دوسرے بزرگوں کے ساتھ ملاقات اور گفت و شنید ہو سکے اور ان کے مشورہ سے ہم انگلینڈ میں کام کر سکیں۔ جب ہم ان حضرات کے پاس حاضر ہوئے تو میں نے دیکھا کہ یہ دونوں استقامتی مغرور ہیں انہوں نے سنت کے خلاف ایک ہاتھ سے ہم سے مصافحہ کیا، میرے دل میں یہ بات آئی کہ یہ لوگ ہمیں کہتے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں پر عمل کرنے سے کامیابی حاصل ہوتی ہے اور سنت پر عمل نہ کرنے سے ناکامی ہوتی ہے اور ان بزرگوں میں سے ایک حافظ ہے اور دوسرا عالم، ہمارا تمام خرچ مرکز کے امداد تھامیہ مسجد ایک عجیب طرز کی بنی ہوئی تھی ایسی مسجد پورے برطانیہ میں نہیں ہے ٹیٹ کے اندر کارپارنگ، مدرسہ، مسجد وضو خانے، غسل خانے، ٹنگر خانہ اور دیگر تمام سولٹینس موجود ہیں۔ برطانیہ کے رائے ونڈیوں کا اجتماع اسی مسجد میں ہوتا ہے یہاں کے بزرگوں کے بارے میں مجھے معلوم ہوا کہ یہ تمام تنخواہ دار ہیں اور پاکستان میں رائے ونڈ مرکز میں بھی مولوی ظاہر شاہ جشید اور احسان بھی تنخواہ لیتے ہیں پاکستان میں میں نے اس بارے میں سوچا بھی نہیں تھا لیکن یہاں آکر میں نے یہ سوچا کہ ان کی تنخواہ آخر آتی کہاں سے ہے چند یہ لوگ نہیں کرتے فنڈ ان کا نہیں ہے یہ لوگ اپنے خواص سے بھی چندہ جمع نہیں کرتے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ اتنی بڑی رقم کہاں سے آتی ہے اس کا جواب یہ ہے جو لوگ برطانیہ گئے ہیں انہوں نے دیکھا ہوگا کہ انگریز ان کے ساتھ کتنا تعاون کرتے ہیں، اور ان کے کام میں کوئی رکاوٹ یا غلط نہیں ڈالتے برطانیہ کا قانون ہے کہ ہر بچہ اٹھارہ سال تک تعلیم حاصل کرتا ہے اگر حکومت یہ دیکھے کہ والدین بچے کی تربیت میں سستی کر رہے ہیں تو حکومت بچے کو اپنی تحویل میں لے کر تعلیم دلاتی ہے رائے ونڈیوں کے لئے انہوں نے اپنے قانون میں تربیت تو نہیں کی البتہ بہت نرمی کر رکھی ہے اس لئے کہ جو کوئی رائے ونڈیوں کے پاس ڈیوڈیری میں اپنے بچے داخل کرانا چاہے تو حکومت

برطانیہ ان سے چشم پوشی کر کے انہیں کچھ نہیں کہتی۔

برिट فورڈ شہر میں ایک سنی مسلمان سے ملاقات

اس شہر میں زیادہ تر پنجابی آباد ہیں ہم جب اس شہر میں پہنچے تو مقامی رائے ونڈی حضرات نے ہمیں کہا کہ یہاں ایک بہت کام کا توی ہے اگر اس پر آپ لوگوں نے کچھ محنت کی تو بہتر ہو گا یہ کسی پیر کے ہاتھ آیا ہوا ہے اگر ہمارے ہاتھ آجائے تو بہت اچھی بات ہوگی امیر صاحب نے میرا اور ایک دوسرے ہاتھ کا انتخاب کر کے اس کے پاس بھیج دیا فرد کو رکھ دکاندار پیشہ تھا وہ دکان میں بیٹھا کر الٹی میں مشغول تھا لیکن اس نے جب ہمیں دیکھا تو فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور پوچھنے لگا کیا آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں ہم نے کہا ہاں کہنے کے لئے تو آئے ہیں۔ میرے ساتھی تقریر کرتے رہے اور وہ سنتا رہا آخر کار میرے ساتھی کی بات کانٹے ہوئے اس نے کہا آپ کے ساتھ دو آدمی چائے جس کا بیج نہ ہوا الحمد للہ میں ایک پیر کامل رکھتا ہوں میرے پیر صاحب پاکستان کے شہر دہلی میں رہتے ہیں اور وہیں سے مجھے برابر فیض دیتے ہیں حکومت برطانیہ میں اپنی زندگی شریعت کے مطابق گزار رہا ہوں مجھے تمہاری تبلیغ کی کوئی ضرورت نہیں جس راستے سے آئے ہو اسی راستے سے واپس چلے جاؤ اور میرے پاس دوبارہ آنے کی زحمت نہ کرنا ان صاحب سے ہم بڑی مایوسی اور شرمندگی سے واپس آئے، واپسی پر میں نے ان صاحب کی باتوں پر غور کیا اور سوچا تو ہر بات میں میرے لئے سبق موجود تھا اپنے دل میں کہا کہ یہ سبق ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یاد رکھوں گا۔

پیر کے ہیں تین حق رکھ ان کو یاد  
اعتقاد و اعتقاد

رائے ونڈ سے عورتوں کی ہمناعتیں بھی برطانیہ جاتی ہیں

ہم نے برطانیہ کے مختلف شہروں میں دن گزارتے ایک دن شہر ڈیوڈری میں ایک رائے ونڈی زشتہ سال پاکستان سے آئے ہوئے رائے ونڈیوں کی باتیں سنا رہا تھا، اس نے بتایا کہ گزشتہ سال چار بیٹے کیلئے خواتین کی جماعت بھی آئی تھی میں نے پوچھا وہ کس طرح تبلیغ کرتی ہیں تو وہ کہنے لگا یہ دو راتیں انہیں ایک مردانہ دوسرا زنانہ یہ آدمی ان خواتین کے شوہر تھے مہر حضرات مسجد میں کام کرتے تھے اور خواتین کے لئے ہم ایک مکان نکالی کر کے جس مکان میں یہ خواتین دوسری خواتین کو تبلیغ کرتی تھیں میں نے دوبارہ دریافت کیا کہ چار مہینے تو کافی وقت ہے اس میں اگر مرد کو اپنی بیوی سے ملنے کا شوق پیدا ہوتا تو وہ کیا کرتا ہے؟ اس نے کہا یہ تو کوئی مسئلہ نہیں تھا، مرد اپنے امیر کی اجازت سے مالک مکان کو اطلاع دینا کہ میں اپنی بیوی سے ملنا چاہتا ہوں مالک مکان اس کی بیوی کو اطلاع دینا رات کو یہ عورت مسجد میں آتی تھی اور مسجد کے ایک کمرے میں میان بیوی کی ملاقات ہو جاتی یا اس آدمی کو اس مکان میں ایک کمرہ دیا جاتا تھا میں نے کہا اس طریقہ سے تو مرد عورت میں تبدیلی بھی ہو سکتی ہے اس نے کہا نہیں بھائی ایسا تو کبھی ہوا نہیں میں انگلشت بدندان رہ گیا کہ ایک غیرتی انسان یہ بات برداشت نہیں کر سکتا کہ اپنی بیوی سے ملنے کیلئے امیر سے اجازت لے اور تمام ساتھیوں کو بھی خبر ہو جائے کہ یہ آج رات اپنی بیوی سے مل رہا ہے اسی طرح سے عورت سے بھی عورتیں مطلع ہو جاتی ہوں گی کہ یہ اپنے شوہر سے مل کر آ رہی ہے کسی نے خوب کہا ہے کہ دراپے مگر چوری ہے۔

رائے ونڈی کی تبلیغ انگریز کی تحریک ہے

عورتوں کی اس تبلیغ سے مجھے یہ اندازہ ہوا کہ یہ کام انگریزوں کی تحریک کا ہے اس لئے کہ تاریخ کے

مطالعہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جس جگہ انگریز ناکام ہوئے وہاں اپنی عورتوں کو سامنے کر دیا  
 رائے ونڈ میں عورتوں کا مرکز دیکھا تھا مگر یہ تو میرے ذہن میں بھی نہ تھا کہ تربیت کے لئے یہی خواتین  
 لندن بھیجی جاتی ہیں، رائے ونڈ والوں نے پاکستان میں خواتین کے لئے چند روکن کا کورس مقرر کر دیا ہے  
 اور مردوں کے لئے چار مہینے ہیں، لیکن یہ معلوم نہیں تھا کہ عورتیں بھی چار چار ماہ کے لئے لندن جاتی  
 ہیں عورتوں کی تبلیغ پر آج اتنا زور دے دیا گیا ہے کہ ہر ضلع میں ان کا مرکز قائم کیا گیا ہے اور سوات کے  
 غیور پختونوں کی عورتوں کے لئے بھی مرکز کا انتظام کیا گیا ہے، مرکز جانے کے علاوہ جس کے روز بخت میر  
 رائے ونڈی کے گھر منگورہ میں عورتیں جمع ہوتی ہیں اور یہ بخت میر ان کو تبلیغ کرتا ہے سوچئے اور سمجھئے  
 کا مقام ہے اسلام نے کہاں اجازت دی ہے کہ غیر مرد غیر عورتوں کو تبلیغ کرے یا کوئی شخص غیر محرم  
 عورت کو تبلیغ کرے یہ رائے ونڈی اپنی عورتوں کو غیر مردوں کے پاس بھیج دیتے ہیں اور یہ بات ان کے  
 استاذوں نے ان کو برطانیہ میں بتائی ہے انگریز جب اس ملک سے جا رہے تھے تو بہت سے فتنے چھوڑ کر  
 چلے گئے کچھ معاملات کے رنگ میں کچھ سیاست کی شکل میں اور کچھ مذہب کی طرز میں، مذہبی فتنوں میں  
 الیاس کا فتنہ ہے اس کی اگر مزید معلومات کی جائیں تو یہ بات واضح ہو جائے گی کہ ہمارے ملک میں انگریز  
 کے آنے سے پہلے یہ فتنہ نہ تھا جتنا وقت انہوں نے یہاں گزارا تھا ان کے پہلے تہائی حصہ تک یہ فتنہ نہ تھا  
 لیکن جب وہ مجھے گئے کہ اب ہم جانے والے ہیں تو دوسرے فتنوں کے علاوہ ایک اس فتنہ کو بھی عملی  
 جامہ پہنا گئے چونکہ ہر مذہبی فتنہ کے لئے ایک عالم کی ضرورت ہوتی ہے لہذا ادھر بھی ضروری تھا کہ اس  
 تحریک کا بانی بھی ایسا آدمی ہو جسے لوگ مولوی صاحب کما کرتے ہیں، تمام ہندوستان میں انگریزوں کو ایک  
 ہی ہندو ملا ہو کہ حد درجہ دنیا کا عاشق تھا، اس آدمی کا نام الیاس تھا وہ سرے علماء کی طرح یہ احتجاجیہ عالم نہ  
 تھا رائے ونڈ کے جوڑ میں، میں خود مولوی عبداللہ سے سن چکا ہوں کہ تبلیغی حکام کا بانی مولوی الیاس  
 زیادہ پڑھا لکھا نہ تھا بس چند کتابیں پڑھ رکھیں تھیں بات کرتے وقت اس کی زبان اٹھکتی تھی یعنی اس کی  
 زبان اٹھتی تھی اسے بڑے کام کی بنیاد رکھنے کے لئے صاحب علم اور مجدد ہونا ضروری ہے الیاس تو پورا

مداوی بھی نہ تھا مگر یہ صرف انگریز کے شیر دل کا زور تھا کہ دوسرے مولوی صاحبان کو خرید لیا۔ مثلاً محمد عمر  
 بلٹھوڑی، مولوی عبداللہ، مولوی انعام الحسن، وغیرہ الیاس کا بیٹا محمد یوسف بھی اس کے خلاف تھا لیکن  
 جب والد کا انتقال ہو گیا اور ولیفہ اس کے بیٹے یوسف کو ملنا شروع ہوا تو بکریہ تحریک کا امیر بن گیا۔

### برطانیہ میں اکتالیس دن کا قیام

برطانیہ میں ہم اکتالیس (۴۹) دن رہے اس عرصہ میں ایک دن بھی ہم نے اپنا کھانا نہیں کھایا نہ  
 ہمارے ساتھی من و سلوئی کہتے تھے ہمیں تیار ملنا رہا اور ہم کھاتے رہے، بحری جہاز کے ذریعہ ہم برطانیہ  
 سے چلے آئے فرانس اور برطانیہ کے درمیان صرف سمندر ہے لیکن فاصلہ بہت کم ہے یعنی بحری جہاز کا  
 ڈیڑھ گھنٹہ کا سفر ہے دونوں ملکوں کے درمیان آنے جانے کے لئے یہی بحری جہاز استعمال ہوتے ہیں ہم  
 جب فرانس کے پورٹ سے باہر نکلے تو راستوں کا نقشہ ساتھ لے لیا ہر اس جگہ کا راستہ ڈھونڈ رہے تھے  
 جو ہمیں رائے ونڈ میں بتایا گیا تھا، راستہ معلوم کر کے ہم وہاں پہنچے یہ ایک چھوٹی سی جگہ تھی جس کو یہاں  
 کے مسلمان بطور مسجد استعمال کرتے تھے ہم وہیں لیٹ گئے، کیونکہ رات کے ایک بجے کا وقت تھا، جب  
 ہم صبح اٹھے تو معلوم ہوا کہ کافی ساتھیوں کو اختتام ہوا ہے اس مسجد میں پانی اور غسل خانے کا بندوبست  
 نہ ہونے کی وجہ سے پیش امام پہ بہت برا اثر پڑا، یہاں ایک رائے ونڈی تھا جس کا نام علی تھا اس کا پتہ  
 ہمارے پاس تھا وہ فجر کی نماز کے لئے آیا اور ہم سے مل کر بے انتہا خوشی کا اظہار کیا، ہمارا خیال کہ صبح ہم  
 علی کے سمان ہوں گے لیکن علی وہ رائے ونڈی نہ تھا یہ فراموشی رائے ونڈی تھا اس کی بیوی فرانس کی  
 تھی اور عیسائی مذہب کی تھی اور علی اس کے ہاتھوں مجبور تھا ہماری منزل تو یہیں تھی مگر علی کے

مشورے پر ہم یہاں دو دن رکے پیرس اور اس شہر کے درمیان ایک اور شہر تھا علی نے کہا ایک آدھ رات کا پروگرام دہاں کریں گے۔ علی کے مشورے پر ہم رات کو یہاں سے روانہ ہوئے اور دوسرے شہر میں جا پہنچے وہاں علی کا ایک دوست تھا جس کا نام بگنی تھا یہ پہلے رائے دہڑی تھا بعد میں شیعہ مذہب اختیار کیا وجہ یہ بتاتا ہے کہ ایران کا آیت اللہ خمینی جب فرانس میں تھا تو بگنی کے ساتھ چند دن قیام کیا تھا انہی دنوں میں بگنی ان سے بہت متاثر ہوا اور اپنے مذہب کو بدل دیا یہاں پر علی ہم سے مل کر واپس ہوا اور بگنی پیرس شہر تک ہمارے ساتھ گیا پیرس جاتے ہوئے شامل جماعت مولوی صاحب کو اور بگنی دونوں کو گاڑی کی آگلی سیٹ پر بٹھا دیا بگنی کو ہم نے کہا کہ ڈرائیور کو راستہ بتائے رہتا اور مولوی صاحب کو تاکید کی گئی کہ راستہ پر جاتے جاتے بگنی کو تبلیغ کرتے رہتا دو گھنٹے سفر کرنے کے بعد مولوی صاحب کہنے لگے کہ میں پیچھے بیٹھنا چاہتا ہوں یہاں میری جگہ کوئی دوسرا آدمی بیٹھے میری علیت اس کے لئے کم ہے ڈر ہے کہ پیرس پہنچنے سے پہلے پہلے کس گٹھے شیعہ نہ بنا دے مولوی صاحب نے سیٹ چھوڑی تیار اس سفر انہی جاری تھا مغرب کی نماز کے بعد ہم پیرس شہر میں داخل ہو گئے ڈرائیور بگنی کی ہدایت کے مطابق چلتا رہا کبھی تنگ گلیوں میں اور کبھی چوڑی سڑکوں پر ایک جگہ پر بگنی نے ڈرائیور سے کہا بس گاڑی روک دو یہی جگہ ہے یہاں پر مسجد عمر ابن خطاب تھی ہم یہاں گاڑی سے اتر گئے۔

### پیرس کا مرکز مسجد عمر ابن خطاب

جمعہ کی رات تھی فرانس کے رائے دہڑی شب جمعہ کے لئے آئے تھے ایک عربی کھڑا تقریر کر رہا تھا ہم بھی ایک طرف بیٹھ گئے تقریر کے بعد شیخ یونس اٹھے اور لوگوں سے مخاطب ہو کر چار مہینے چالیس دن کا (چلوں) مطالبہ شروع کر دیا کافی دیر تک مطالبہ کرتے رہے دوران تقریر ہماری بہت تعریف کی ان لوگوں سے کہہ رہے تھے کہ دیکھو یہ پاکستان سے پیدل آئے ہیں اور حج کے لئے حجاز مقدس بھی پیدل

میں گئے یہ ہے رائے دہڑیوں کا صاف سٹھرا اور واضح جھوٹ کیونکہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ہم پاکستان سے بذریعہ ہوائی جہاز لندن آئے تھے اور لندن ایئر پورٹ سے گاڑی میں بیٹھ کر ان کے مرکز گئے تھے ہر کیف جب وہ تقریر سے فارغ ہوئے تو ہمارے ساتھ دنا سلام کیا اردو زبان بھی سکھ گئے تھے ہمارے ساتھ کبھی اردو میں باتیں کرتے اور فرانسیسی میں باتوں باتوں میں شیخ یونس (شیخ یونس تونس کا باشندہ تھا) مزدوری کے لئے فرانس آیا تھا اور یہاں فرانس میں رائے دہڑیوں کا امیر بن گیا) کہنے لگے جب بھی انڈیا کی ہدایت کی ہو انہیں چلانا چاہے تو پھر کافروں کے ہاتھوں سے مسلمانوں کی ہلاکت ہے اور انہی کو کہہ دے کہ آج ہمارے اس مرکز کو فرانس کی حکومت چالیس ہزار فرانک (فرانک فرانس کی کرنسی ہے۔ ایک فرانک آج کل پاکستانی چار روپے کے برابر ہے اور چالیس ہزار فرانک ایک لاکھ ساٹھ ہزار پاکستانی روپے ہوتے) ہمارا دیوتا ہے کام اپنے دین کا کرتے ہیں اور پیسے یہ لوگ دیتے ہیں اور فرانس حکومت ریڈیو پر بھی ہمیں ہر مہینے ایک تقریر کا موقع فراہم کرتی ہے جس میں ہم اپنی تبلیغ کرتے ہیں اس مرکز میں بھی کسی چیز کی کمی نہ تھی ایک عربی کے کہنے کے مطابق دکل شعی مسعود، ہر چیز مسعود ہے آپ لوگ کوئی نگر نہ کریں۔ پیدل جانے کے بارے میں تھوڑی سی وضاحت مناسب اور ضروری سمجھتا ہوں فرانس سے ہی ہمارے پیدل جانے کی ابتداء ہو چکی تھی طریقہ یہ تھا کہ صبح ہم چل پڑتے امیر جماعت ڈرائیور کو تاکید کر دیتے کہ آدھ گھنٹے بعد ہمارے پیچھے آ جانا جس جگہ بھی گاڑی پہنچ جاتی ہم اس میں سوار ہو جاتے ایک دن ڈرائیور رزرا سی دیر سے آیا تمام ساتھی اس پر غصہ ہوئے میں نے امیر جماعت سے ایک دن کہا کہ یہ تو پیدل جانا نہیں بلکہ یورپ کے بازاروں کا چکر ہے امیر نے جواب دیا رائے دہڑے کے ہڈیوں نے ہمیں ایسے ہی کہا ہے ان کی بات میں خیر ہوتی ہے ان کے ساتھ ہدایت بھیلتی ہے میں نے اس پیدل جانے سے انکار کر دیا اگرچہ میرے تمام ساتھی اس بات پر ناراض تھے میں نے دیکھا کہ فرانس کے انگریز ہمارا مذاق اڑاتے ہیں اور تسخیر کرتے ہیں ہاتھوں کے اشارے سے گالیاں دیتے ہیں ایک دن میں نے کہا کہ برطانیہ کے انگریز ایسے تو نہیں تھے تو شامل جماعت مراوی صاحب کہنے لگے کہ برطانیہ کے انگریز



ہمارے لئے دیو بٹری ہیں اور فرانس کے عیسائی ہمارے لئے ریلوی ہیں۔ ہم نے کچھ دن فرانس میں گزارے۔

ہم نے فرانس کے مختلف شہروں میں تبلیغ کا کام کیا، کام نہیں تھا بلکہ گھر سے باہر صحرائیں راتیں گزارنی تھیں بستر سر پر درپردہ ٹھوکریں کھاتے رہے ایک جگہ بعد نماز عصر گشت کرنا تھا ان کا طریقہ یہ تھا کہ جب عصر کی نماز ادا ہو جائے تو ایک آدمی اٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہے اور تقریری انداز میں گشت کے آداب بیان کرنا ہے پھر وہاں ایک طرف ذکر کے لئے ایک آدمی کو بٹھایا جاتا ہے۔ محلہ کے کچھ لوگ مسجد میں ہوتے ہی ہیں تو ایک آدمی ان کو تبلیغ کرنے کے لئے مسجد میں رک جاتا ہے۔ باقی گشت کے لئے نکل جاتے ہیں۔ اتفاقاً اس دن امیر صاحب نے میرا انتخاب کر کے ذکر کے لئے بٹھایا جب میں ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا تو ہماری جماعت کے مولوی صاحب مجھے کہنے لگے امیر صاحب نے تمہیں ذکر کے لئے تو بٹھایا ہے مگر خیال کرنا یہاں کہیں اپنے پیر صاحب والے ذکر کا ورد شروع نہ کرنا اس بات پر مجھے سخت غصہ آیا میں نے اسے جواب دیا کہ مولوی صاحب اگر خدا ہوں تبلیغ والوں کا علیحدہ اور پیر صاحب کا خدا علیحدہ ہو تو پھر مجھے تبلیغ والوں کے خدا کی کوئی ضرورت نہیں اپنے پیر صاحب کے خدا کو یاد کرنا رہوں گا اور اگر خدا ایک ہے تو پھر تمہارے اس کہنے کا مقصد کیا ہے میرے منہ سے جواب سننے ہی مولوی صاحب خاموشی کے ساتھ ایک طرف بیٹھ گئے ہم نے تقریباً ایک ماہ فرانس میں گزارا اور پھر اسپین جا پہنچے۔

## اسپین :

ہماری منزل تو اسپین کا دار الخلافہ میڈرید تھا لیکن زیادہ فاصلے پر ہونے کی وجہ سے دو راتیں راستے میں گزر گئیں ایک رات سڑک کے کنارے صحرائیں دوسری رات زہرہ گوزد میں آگئی یہاں ایک استانی

سینئر تھا ہم رات گزارنے کے لئے وہاں چلے گئے ایک عرب آیا ہمارے امیر صاحب کو اسپین کی کرنسی کا ایک بنڈل دیا یہ عرب بالکل سیدھا سادہ آدمی تھا اس لئے یہ روپے ہم سب کے سامنے امیر صاحب کے حوالے کر دیے اور امیر صاحب کہتے رہے نہیں نہیں لیتا ہوں لیکن آخر کار جیب میں رکھ لئے جب وہ عربی شخص چلا گیا تو امیر صاحب کہنے لگے کہ ہم یہ رقم سینٹر میں میز پر رکھ کر چلے جائیں گے۔ میں نے کہا امیر صاحب یہ رقم اگر ہم یوٹی چھوڑ کر چلے جائیں گے تو کوئی دوسرا شخص اٹھا کر لے جائے گا امیر صاحب اور چند ساتھی کہنے لگے کہ خیر کوئی پرواہ نہیں لیکن میں یہ نہیں سمجھا کہ یہ رقم کتنی تھی اگلے دن ہم صبح یہاں سے میڈرید جا رہے تھے وہی عرب پھر آکر ہمارے ساتھ گاڑی میں سوار ہو گیا شہر سے باہر میڈرید ہسپ پر گاڑی لے کر گیا اور ہسپ والے سے کہا اس گاڑی کی نیکی بھرو اور پھر ہسپ والے کو پیسے دیے اور وہیں رہ گیا ایک ساتھی کہنے لگا بھئی اس کو کہتے ہیں کہ نقد بھی دے دیتا ہے اور گاڑی میں تل بھی بھر دیتا ہے۔

## میڈرید :

یہاں پر بھی دو اسلامی سینئر تھے ہم پہلے ایک میں گئے اور پھر دوسرے میں دونوں سینٹروں میں امیر صاحب نے تعجب کی باتیں کی پہلے سینٹر میں ہم موجود تھے کہ دو آدمی آئے انہوں نے کہا ہمارے پاس کچھ صدقے کا مال ہے آپ قبول کر لیں۔ امیر صاحب نے کہا کہ بھکاری نہیں ہیں کہ خیراتیں قبول کرتے پھر میں یہ بڑا شہر ہے کسی اور کو دے دینا انہوں نے ہمیں سر سے پاؤں تک دیکھا اور پھر چلے گئے اگلے دن دوسرے سینٹر چلے گئے اسی سینٹر میں امیر صاحب نے صاف صاف الفاظ میں غر کی باتیں کیں کچھ آپ لوگ بھی سنیں۔



## امیر جماعت کے کفریہ الفاظ

ہمارے ایک ساتھی کے پاس طلاق جمیل (ایک رائیو بڑا ملا ہے جو اسی وقت پا پوزہری میں رہتا تھا) کی تقریر تھی جو کہ برطانیہ میں نکلی گئی تھی اس نے کہا امیر صاحب اگر آپ کی اجازت ہو تو میں یہ تقریر ان ساتھیوں کو سنا دوں تاکہ ان کے سینے روشن ہوں اور ایمان تازہ ہوں امیر صاحب نے اجازت دے دی ہم سننے کے لئے تیار بیٹھ گئے جس کی تمہید کچھ یوں تھی کہ اللہ پاک نے انسان کو منی کے قطرے سے پیدا فرمایا ہے کوئی مسلمان بن گیا کوئی کافر کوئی دلی اور کوئی بی بی اس سے آگے اور بھی کچھ کہتا تھا لیکن میں نے کہا امیر صاحب یہ لفظ منی کا قطرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی ہے اگر یہ لفظ یہاں نہ پڑھا جائے تو بہتر ہوگا میری یہ بات امیر صاحب کو بری لگی کہنے لگے کہ ابھی ہمارے اکابرین کے ارشادات پر تم اعتراض کرتے ہو اور یہ ہو تم کہہ رہے ہو یہ تو حاضرناظر کا مسئلہ ہے میں نے کہا حضرت یہ ادب کا مسئلہ ہے حاضرناظر کا نہیں اور ادب کے متعلق اپنے مرشد مبارک سے سن چکا ہوں کہ کوئی شخص اگر نبی علیہ السلام کے سامنے زور سے بولے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے تمام اعمال باطل کر دیتے ہیں امیر صاحب کہنے لگے میں مسائل نہیں سمجھتا کوئی عقلی مثال پیش کرو۔

مثال :

میں نے کہا کہ اس بات کی مثال یوں سمجھ لیں کہ میں آپ کے گھر کے دروازے پر آکر دو ٹک دوں اور آپ باہر تہائیں میں پوچھوں کہ آپ کے والد صاحب گھر پر ہیں؟ اس وقت آپ کیا کریں گے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں آپ کی عزت اور احترام کموں گا اور اپنے والد صاحب کو بلا کر آپ سے ملا دوں گا میں نے کہا اگر میں یہ کون میری ماں کا شوہر اور وہ جس کے منی کے قطرے کی توہین ادا رہے وہ

میر ہے تو اس وقت آپ کیا کریں گے اس نے کہا تو میں آپ کا گریبان پکڑ لوں گا میں نے پوچھا امیر صاحب میں نے جھوٹ بولا ہے کیا اس نے کہا جھوٹ نہیں بولا گریب بات بری ہے میں نے کہا اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں یہ لفظ ”منی کا قطرہ“ بولنا بری بات ہے اس کے ساتھ امیر صاحب بت گئے میں ہونے اور کہا کہ میرا یہ عقیدہ ہے کہ نبی منی کا قطرہ ہے منی کا قطرہ ہے کئی مرتبہ ان الفاظ کا تکرار کیا میں نے خاموشی اختیار کر لی اور وہ تقریر بھی رہ گئی یہاں اہل سنت والجماعت کے نزدیک مسئلہ یہ ہے کہ نبی علیہ السلام کی شان میں جو کوئی گستاخی کرے قصداً ”دیا خطا“ سہواً ”ہو یا عرنا“ مذاقاً ”ہو یا جلا“ وہ شخص ایسا کافر ہے جس کی دوبارہ توبہ بھی قبول نہیں ہوتی۔

## ایک ساتھی کے ساتھ میری گفتگو

میں ایک ساتھی کے ساتھ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہا تھا کہ اس نے مجھ سے پیر مرشد یعنی بیعت کے متعلق سوالات کئے اگرچہ میں خود متبذی تھا اور ان باتوں پر عبور حاصل نہیں کہ دوسروں کو سمجھان سکوں لیکن پھر بھی جو سیکھ چکا تھا ان کو بیان کرتا رہا۔ وہ آخر میں کہنے لگا جن کو اللہ پاک نے پیغمبری کا کام دیا وہ وہ ولایت کو کیا کریں ہم پر اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمائی ہے کہ اس وقت اس نے ہمیں انبیاء کا کام دیا ہے ایک دفعہ ایک ساتھی امیر صاحب سے سوال کیا کہ صحابہ کرام اولیاء تھے یا کہ داعیان (دعوت دینے والے) میں نے امیر کے جواب سے پہلے جواب دیا کہ صاحب جب تک آدمی دلی نہ بنے داعی نہیں بن سکتا امیر صاحب نے بات کو رفع دفع کرنے کے لئے کہا یہ صحیح ہے صحیح ہے اور ان صاحب کا مقصد یہ تھا کہ صحابہ کرام داعیان تھے اور اولیاء نہ تھے نفوذ باللہ۔

## فرانس میں ایک ساتھی کی علالت

یہاں میڈریڈ میں امیر جماعت کئے گئے کہ یہ ساتھی مزید ہمارے ساتھ نہیں چل سکتا، اس کو چاہئے کہ پاکستان چلا جائے اس بیمار ساتھی نے بہت مدت زاری کی کہ مجھے پاکستان نہ بھیجا جائے میں آپ لوگوں سے کوئی خدمت نہیں لوں گا لیکن امیر صاحب نے کہا کہ نہ صاحب تم ضرور پاکستان جاؤ گے۔ بیمار ساتھی نے کہا کہ لندن میں میرا داماد ہے پاکستان کی بجائے آپ مجھے لندن بھیج دیں وہاں میرا علاج بھی ہو جائے گا اور پھر میں رچ کے لئے آ جاؤں گا۔ تو آپ کے ساتھ ہی پاکستان چلا جاؤں گا، یا مجھے سعودی عرب بھیج دیں وہاں بھی میرا داماد رہتا ہے وہ میری خدمت کرے گا، اور رچ کے موقع تک میں ان کے ساتھ رہوں گا، جب آپ وہاں آئیں گے تو پھر آپ کے ساتھ مل کر پاکستان چلا جاؤں گا، لیکن امیر صاحب نے اس کی ایک نہ مانی اور پاکستان واپس بھیج دیا، جب میں پاکستان واپس آیا تو اس ساتھی کو میں نے رائے دہنیوں کے ساتھ گھومتے ہوئے دیکھا تو میں نے اس سے کہا کہ حاجی صاحب یہ لوگ تو آپ کو معلوم ہو گئے تھے لیکن آپ پھر بھی ان کے ساتھ گھوم پھر رہے ہیں اس نے جواب دیا کہ کیا کروں وہ سرا کوئی راستہ جو نہیں۔ تبلیغ کا کام چھوڑ دوں گا تو جاؤں برباد ہو جاؤں گا اور اس راستے کو چھوڑنا تو کفر ہے میں نے اس سے کہا کہ ان رائے دہنیوں کی تبلیغ سے پہلے کیا مسلمان نہیں تھے اور کیا وہ تبلیغ نہ کرنے کی وجہ سے غرق ہو گئے تھے، حاجی صاحب کہنے لگے میں نہیں جانتا ہمیں بزرگانہ رائے دہنے اسی طرح کہا ہے۔

ہم جو ٹرپیدا کرتے ہیں تو ٹرپیدا نہیں کرتے

اسی میڈریڈ میں ہی لبنانی مسلمانوں کی تنظیم غنی جس کا سرپرست ایک لبنانی ڈاکٹر تھا یہ لوگ اپنی مصروفیات سے فارغ ہو کر اس سینٹر میں جمع ہوتے تھے اور عصر کی نماز ایسے وقت میں ادا کرتے تھے جو کہ

مذہب خفی کے مطابق عصر کا وقت نہیں بنتا بلکہ وہ ظہر کا وقت ہی ہوتا تھا جب امیر صاحب سے بات کی گئی کہ ہمارے مذہب خفی کے مطابق تو یہ نماز ادا نہیں ہوتی، ہمیں عصر کی نماز عصر کے وقت میں پڑانی چاہئے امیر صاحب کہنے لگے یہ بھی تو مسلمان ہیں کوئی کافر تو نہیں جب یہ لوگ پڑھتے ہیں تو ہم بھی ساتھ پڑھیں گے۔ اور اگر ہم ان کے ساتھ نماز نہ پڑھیں اپنے مذہب کا خیال رکھیں تو یہ لوگ ہم سے ناراض ہو کر ہمارے اس کام سے متنفر ہو جائیں گے اور یہی بات ہمارے اور ان کے درمیان توڑ کا سبب بن جائے گی ہم تو امت میں جو ٹرپیدا کرتے ہیں اور جو ٹرپیدا کرنے کے لئے صبر کچھ قربان کرنا پڑتا ہے۔

میڈریڈ سے ہم اندلس چلے گئے

یہاں ہم مختلف شہروں غرناطہ، قرطبہ، اٹبیلہ، ملگا، لینارس وغیرہ میں گئے یہاں بھی اسلامی سینٹر موجود تھے لیکن جب ہم لینارس شہر چلے گئے تو اس شہر میں اسلامی سینٹر نہیں تھا یہاں ہم راجہ حبیب الرحمن کے پاس رہے۔ یہ راولپنڈی کا رہنے والا رٹائرڈ فوجی تھا یہ صبح دو بیٹوں کے یہاں پر مزدوری کے مقصد پر رہتا تھا۔ یہ بہت ہوشیار قابل اور مہمان نواز انسان تھا اس نے ہمیں اندلس کے متعلق بہت سی باتیں بتائیں اور مسجد قرطبہ کے بارے میں بھی کافی معلومات فراہم کیں جب یہ گھر چلا گیا تو امیر صاحب نے کہا کہ یہ آدمی بہت چالاک ہے اس کی باتوں میں نہ آنا بلکہ اس کو اپنے کام کی دعوت دیں اس شہر میں پنڈی کے اور لوگ بھی رہتے تھے اگلے دن ہم نے گشت شروع کیا اور ان سب لوگوں کو جمع کر لیا امیر صاحب نے چھ نمبری تقریر سنائی مگر ایک بھی ہمارے ساتھ تیار نہ ہوا جب یہ لوگ چلے گئے تو امیر صاحب کہنے لگے کہ ان لوگوں کو میں جانتا ہوں یہ سب پنجاب کے مشرکین برٹوی ہیں دو سرے دن راجہ صاحب آئے کہنے لگے شام کو دو پاکستانی علماء آئیں گے وہ بھی یہاں آپ کے ساتھ رہیں گے اس بات کے ساتھ ہی امیر صاحب اور مولوی صاحب کے رنگ متغیر ہو گئے تو راجہ صاحب سمجھ گئے کہ یہ بات ان

کو گراں گزری ہے کہنے لگے میرا بھی یہی خیال تھا کہ یہ بات سن کر آپ کو بلی خوشی ہوگی اور میں آپ کے چہرے پر مسلمانوں کی آمد سے خوشی کے آثار دیکھ رہا ہوں ان کا انتظار زیادہ دیر نہیں کرنا پڑے گا وہ انشاء اللہ جلد ہی ہی پہنچ جائیں گے ' راجہ صاحب تو چلے گئے لیکن ہمارے امیر صاحب نے ان دیکھے مسلمانوں کے بارے میں گفتگو شروع کی کہنے لگے خوب سمجھتا ہوں بریلوی شُرک ہوں گے ' ہمارے کام کے خلاف اُٹھے ہوں گے ' ابھی یہ ہمارے لئے ان کو بلا رہا ہے راجہ صاحب بھی منافق آدمی ہے ہمارے ساتھ بھی محبت رکھتا ہے اور بریلویوں کے ساتھ بھی ' یہاں نحوست ہے اور انوارات جہاں کھانے کی دعوت ہے امیر کہتا تھا کہ یہاں انوارات بہت ہیں اور جہاں کھانے کی دعوت نہ ہو تو امیر کہتا ہے کہ یہاں انوارات نہیں نحوست ہے۔ امیر صاحب ہم سے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ مہمان پہنچ گئے ہم نے ان کے ساتھ مصافحہ کیا لیکن ان کے آنے پر سب ناراض تھے لیکن مہمان اور جگہ دونوں راجہ صاحب کے تھے ہم کچھ نہیں کر سکتے تھے ' مسلمانوں نے اپنے آئنے کا مقصد بیان کیا ہم قادیانیوں کے خلاف ختم نبوت کی تحریک چلا رہے ہیں ' اور اسی سلسلہ میں مسلمانوں کے ساتھ ملاقاتیں کرتے ہیں ہمارے امیر صاحب نے مصافحہ انداز سے ٹلاہری طور پر ان کی اور ان کے کام کی تعریف کی انہوں نے بھی ہماری بہت تعریف کی لیکن ہم جب صلحہ ہوئے یعنی لینے کے لئے کمروں میں گئے تو امیر صاحب کہنے لگے کہ ان کا کام اٹھا اہم اور ضروری نہیں ہے جتنا انہوں نے زور دیا ہے بلکہ یہ تو ایک طرح قادیانیوں کی تشویر کرتے پھر رہے ہیں جو لوگ نہیں جانتے وہ بھی چائن لیں گے اور اس کا فائدہ قادیانیوں کو پہنچے گا ' رات کے یکم بجے تک ہم ان کی غیبت اور اپنی تعریف کرتے رہے پھر امیر صاحب نے ہمارے مولوی صاحب سے مخاطب ہو کر کہا کہ صبح فجر کی نماز کے بعد آپ تقریر کریں گے لیکن خوب عالمانہ انداز سے کہ یہ لوگ بھی سمجھ جائیں کہ ہم جاہل نہیں بلکہ صحیح عالم ہیں۔

مولوی صاحب کی تقریر یا جھوٹ کا پلندہ

ہمارے مولوی صاحب کوئی خاص عالم نہیں تھے اور نہ ہی ان سے کسی علمی گفتگو کی توقع کی جاسکتی تھی جیسا کہ امیر صاحب نے کہا اس نے تو چند عربی کے الفاظ سمجھ رکھے تھے بحر حال صبح نماز فجر کے بعد اٹھے اور تقریر شروع کر دی تقریر کی تمہید کے بعد مولوی صاحب نے خود ساختہ قصہ شروع کر دیا اور کہا کہ جو انگریز چاند پر گیا تھا اس نے وہاں چاند پر ایک آواز سنی تھی جب وہ وہاں آیا تو ایک دن مصر کے بازار سے گزر رہا تھا کہ اچانک اس نے آواز کی تلاش میں تھا یہ آواز تو میں نے چاند پر سنی تھی مجھے یہ بتاؤ کہ یہ اور موزن سے کہنے لگا کہ میں اس آواز کی تلاش میں تھا یہ آواز تو میں نے چاند پر سنی تھی مجھے یہ بتاؤ کہ یہ کون سا دین ہے ' موزن ہمارا حلیفی بھائی تھا اس نے کہا کہ یہ دین پاکستان کے رائے ونڈ میں سیکھا جاتا ہے تو اگر اس کا غالب ہے تو وہیں چلا جا رہے انگریز فوراً ' پاکستان چلا آیا اب ابھی رائے ونڈ میں رہتا ہے وہ بہت بڑا بزرگ بنا ہوا ہے مولوی صاحب نے قصہ ختم کر کے اپنی عالمانہ تقریر کا اختتام کیا مسلمانوں نے تقریر سنی اور ہماری غلیظت یا جہالت کا اندازہ لگا لیا یہ کہنے لگے اچھا آپ بیٹھیں ہم اپنے کام کے لئے جارہے ہیں شام کو واپس آجائیں گے مسلمانوں کے جانے کے بعد چند آدمیوں نے مولوی صاحب سے مخاطب ہو کر کہا کہ یہ بات تو سراسر جھوٹ ہے اور ان کے اس جھوٹ پر امیر صاحب نے بھی اعتراض کیا مولوی صاحب کہنے لگے کہ آپ مولوی کی ترکیب نہیں سمجھ سکتے یہ ہمارا کام ہے اور ہم جانتے ہیں۔

### یاد رکھنے کی بات

یہ بات یاد رکھنا چاہئے کہ تبلیغ والے یہ کہتے ہیں کہ ہم دنیا میں دین عام کرنا چاہتے ہیں جب کہ یہ لوگ دین کو مٹانے کے درپے ہیں اس لئے کہ میں نے دیکھ لیا کہ ہم گاؤں گاؤں اور در بدر ٹھو کریں کہاتے رہے خانہ بدوشوں کی طرح آج یہاں اور کل وہاں رات گزارتے رہے ' عام لوگ ہمیں بڑی

حقارت کی نظرت دیکھتے تھے اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری جماعتیں غیر ممالک جاتی ہیں اور لاکھوں بے دینوں کو مسلمان کرتی ہیں یہ بات بالکل جھوٹ ہے بے دین لوگوں کو تو یہ تبلیغ نہیں کر سکتے تو مسلمان کیسے بناتے ہیں دوسری بات یہ کرتے ہیں کہ ہماری پہلی جماعتوں نے بیرونی ممالک میں جہاں جہاں نیچے لگائے تھے آج ان جنگوں پر مسجیدیں آباد ہیں۔ جب میں نے اپنے ساتھیوں سے دریافت کیا کہ وہ مسجیدیں کہاں ہیں جو پہلے رائے و غزلیوں کے میلوں کی جگہ آباد ہو چکی ہیں تو اس بات پر میرے ساتھی مجھ سے سخت غاراض ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ بات تو ہم پاکستان میں ترغیب کے لئے کر رہے ہیں۔

### لینارس میں ایک پاکستانی کے ہاں دعوت

جب ہم اس کے گھر جا کر بیٹھ گئے تو میزبان نے کہا کہ گیارہ مرتبہ درود شریف اور ایک بار الحمد شریف اور گیارہ مرتبہ قلّٰہو اللہ شریف پڑھ کر ثواب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو بخش دیں ہم نے میزبان کی ہدایت کے مطابق کام کیا۔ اور پھر کھانے کے لئے کمر بستہ ہو گئے جب خوب سیر شکم ہوئے تو پھر اپنے میزبان سے خوشی کے ساتھ رخصت ہو گئے جب اپنی جگہ پہنچ گئے تو امیر صاحب کہنے لگے مولوی صاحب یہ آدمی تو مشرک تھا جو یہ کہہ رہا تھا کہ یہ ثواب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی روح کو بخش دیں مولوی صاحب نے فوراً فتویٰ لگا دیا ایسے مشرکوں کا کھانا تو بالکل حرام ہے میں نے پوچھا کہ پھر ہم نے کھایا کیوں ان دونوں نے کہا کہ اگر ہم نہ کھاتے تو وہ ہماری دعوت و تبلیغ سے متاثر ہو جاتا پھر میں نے کہا کہ ہمیں تو کھانا چاہیے خواہ مشرک کے گھر کا ہو امودہ کے گھر کا اس سے ہمیں کیا سروکار امیر صاحب غضب ناک لگا ہوں سے میری طرف دیکھا مگر خاموش رہے۔

ملاگاہ :

اندلس میں ایک شہر کا نام ہے ہم جب یہاں آئے یہاں کا اسلامی سینٹر دریا کے کنارے ایک بلڈنگ میں تھا ہم اس بلڈنگ پر چڑھ گئے عصر کا وقت تھا پوری رات گزرنے کے بعد جب صبح ہوئی تو یہاں دریا کے کنارے پر انگریز مرد اور عورتیں نکل آئیں کبھی دریا کے پانی میں ٹوٹے ٹکاتے اور کبھی ریت پر لیٹ جاتے تھے ہمارا ایک ساتھی صبح سے لاپتہ تھا سب کا خیال تھا کہ لیٹرین یا غسل خانے میں گیا ہو گا مگر جب دوپہر کا کھانا تیار ہوا اور یہ ساتھی نظر نہ آیا تو امیر نے حکم دیا کہ بلڈنگ کے سب کمروں کی تلاشی لو شاید کہیں سو رہا ہو یا بیمار پڑ گیا ہو ہم نے بلڈنگ کی تلاشی شروع کر دی مگر جب ایک کمرہ میں گئے تو وہ ساتھی کڑکی میں کھڑا عورتوں کو ٹنگے نہاتے ہوئے دیکھ رہا تھا اور دیکھنے میں اس قدر محو تھا کہ ہم نے اشاروں سے تمام ساتھیوں کو جمع کیا اور اس کو دیکھنے لگے یہ ساتھی اس قدر محو و چکا تھا کہ ہم تمام اس کے پیچھے کھڑے تھے مگر اس کو خبر تک نہیں تھی۔

### پرنگال :

پھر ہم اندلس سے پرنگال پہنچے اسی ملک کے نام سے ہماری جماعت کو منسوب کیا گیا تھا ہم پرنگال کے دار الخلافہ لزبن آئے یہاں کل دو مساجد تھیں اور تیسری مسجد لیڈیا کے قریب تھی یہاں تقریباً "دھائی ہزار مسلمان رہتے تھے اور یہ لوگ ہماری جماعت کے آدمی تھے ہم نے یہاں ایک مینہ گزارا پہلے عرض کر چکا ہوں کہ یہاں دو مسجدیں تھیں ہم کبھی ایک مسجد اور کبھی دوسری میں پڑے رہتے تھے تبلیغ اور گشت بھی نہ تھے یہ باتیں پاکستان میں ہوتی تھیں لیٹے لیٹے ہم بھی تھک گئے اور مقامی لوگ بھی دل برداشتہ ہو گئے اس لئے کہ ایک ماہ تک متواتر ہم انہیں چھ نمبری تقریر سناتے رہے۔

ساتھیوں کا خیال اچانک امیر صاحب اور مولوی صاحب کی طرف چلا گیا ہم جب پاکستان سے چلے



تھے۔ یہاں تک انہوں نے خدمت کا فہر نہیں لیا تھا ہمارے ایک ساتھی نے کہا کہ ہم تو بہت غلام ہیں ہم نے پوچھا وہ کیسے اس نے کہا دیکھو خدمت سے خدا ملتا ہے اور دوسرے اعمال سے جنت ملتی ہے اور ہم تو اللہ پاک کے راستے میں لگے ہیں کہا جاتا ہے مومن مسلمان وہ ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہ دوسروں کے لئے بھی پسند کرے دیکھو خدمت ہم کرتے ہیں خدا ہمیں مل گیا اور دوسرے اعمال سے جنت ملتی ہے اس میں امیر صاحب اور موادی صاحب اور ہم تمام یکساں ہیں ان دونوں غریبوں کو تو صرف جنت ملی ہے جب ان کو خدا نہ ملے تو صرف جنت کو کیا کریں گے آپ لوگ ہی جواب دیں ہم خاموش رہے مگر امیر صاحب فوراً بول اٹھے کہ میں تیار ہوں خدمت نہیں کر سکتا اور مولوی صاحب کہنے لگے کہ خدا باندی چچہ یا دونی سالن میں نہیں ہے کہ تم لوگوں کو مل گیا اور ہمیں نہیں ملا ہمارے اس ساتھی نے جواب یہ درس تو آپ لوگوں نے ہی ہمیں دیا ہے کہ اس خدمت سے خدا ملتا ہے مولوی صاحب کہنے لگے یہ بات اس لئے کرتے ہیں تاکہ تم جیسے جاہل ہماری خدمت کرتے رہیں تمام ساتھی مولوی صاحب کی ان باتوں سے بڑے بے زار ہوئے ایک دن امیر صاحب سے کہنے لگے کہ اس ملک سے چلنے ہیں لیکن امیر صاحب یہاں سے جانا نہیں چاہتے تھے اس لئے کہ یہاں پر من و سلو ملی تھا چند دن بعد امیر صاحب نے عصر کی نماز سے پہلے ہمیں اکٹھا کیا کہ مشورہ کرتے ہیں کہ اس ملک سے کب جائیں ہر ایک ساتھی سے امیر پوچھتا رہا اور وہ اپنا اپنا مشورہ دیتا رہا کسی نے کہا کل جانا چاہئے کسی نے کہا پرسوں جانا چاہئے الغرض تمام نے اپنی اپنی رائے پیش کر دی آخر میں امیر صاحب کہنے لگے کہ تمام ساتھی درود شریف پڑھ لیں تاکہ ہمارے اوپر بات کھل جائے ہم نے درود شریف پڑھ لیا امیر صاحب نے قہقہہ دیر کے لئے سر نیچے کیا پھر اٹھایا کہنے لگے کہ بات نہیں کھلی معلوم ہوتا ہے کہ آپ تمام کی فکر ایک نہیں ہے یہ مشورہ نماز کے بعد کریں گے ساتھی سمجھ گئے کہ امیر صاحب یہاں رہنا چاہتے ہیں نماز کے بعد جب ہم دوبارہ مشورے کے لئے بیٹھے تو امیر صاحب نے ہر ایک سے رائے معلوم کی تو تمام نے کہا کہ آپ جو مناسب سمجھیں ہم نے ایک بار پھر درود شریف پڑھا تو امیر صاحب کے اوپر بات کھل گئی کہنے لگے کہ

اللہ پاک نے مہربانی فرمائی ہے بات حل ہو گئی رمضان المبارک کے پہلے عشرہ کے بعد ہی جائیں گے رمضان المبارک کو چند دن ہی باقی تھے یہ تمام دن شور شرابے میں گزر گئے پھر ہم رمضان المبارک کی بارہویں دن لڑین سے واپس آئیں روانہ ہوئے۔

### اسپین کے باڈر پر گائیوں کا فارم

ہم سے پہلے جماعت نے اپنی ڈائری میں یہ بات کہی تھی کہ ہم ایک جگہ گائیوں کے فارم کے پاس مقرر رہے تھے ان گائیوں کی نظر جیسے ہی ہم پر پڑی تو وہ گائیں ہماری طرف دوڑ کر آئیں اور خاردار تار کے پاس آکر کھڑی ہو گئیں۔ دو فارم کے گرد لگائی گئی تھی ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور زبان مال سے کہہ رہی تھیں کہ ہم تو اس ملک کی گائیں ہیں اور اپنی زندگی میں تمہارے جیسے نورانی چہرے نہیں دیکھے ہمارا تو یہی گمان تھا کہ روسے زمین کے اوپر اللہ تعالیٰ کا نام یاد کرنے والا کوئی نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اب بھی یہ ایسے لوگ موجود ہیں جو خود بھی اللہ کو یاد کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی تبلیغ کرتے ہیں جب ہم اسپین کے باڈر پر پہنچے تو امیر صاحب نے کہا کہ گاڑی یہاں روک لیں دوپہر کا وقت ہے آرام کرنے کے بعد چلیں گے ہم اتر گئے تو میں نے دیکھا کہ سڑک کے کنارے پر گائیوں کا فارم تھا جہاں چند گائیں لینی تھیں چند کھڑی تھیں اور کچھ چارہ کھا رہی تھیں میں نے دل میں سوچا کہ یہ گائیں تو کافروں کے ملک میں ہیں اور ہمارے نورانی چہرے دیکھ کر دوڑی چلی آئیں گی اور ہم سے بھی ویسے ہی گفتگو کریں گی جیسا کہ ہم سے پہلی جماعت کے ساتھ انہوں نے گفتگو کی ہے۔ کافی دیر مقرر ہوئی مگر ایک گائے بھی خاردار تار کے پاس نہیں آئی میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ حاجی صاحب شاید ہمارے چہروں میں وہ نورانیت نہیں جو پہلی جماعت والوں کے چہروں میں تھی اسی لئے یہ ہماری طرف نہیں آئیں۔ آپ ایسا کریں کہ جائیں اور گائیوں کو اپنی طرف بلائیں تاکہ ہم بھی اپنی ڈائری میں

لگھ سکیں اس بات پر حاجی صاحب نے اور کہا کہ ویسے ہی اپنی ڈائری میں لگھ دیں گے کہ گائیں ہماری طرف دوڑ کر آئیں اور ہم سے گفت و شنید کی۔ اس پر امیر صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی کہنے لگے کہ آپ پہلی جماعتوں کے حالات سے انکار کرتے ہیں انہیں نے کہا امیر صاحب ہم ان کے حالات سے انکار نہیں کرتے بلکہ ہمیں اپنے حال پر افسوس ہو رہا ہے۔

### مولوی صاحب کی جہالت کی انتہا

یہی دن تھا عصر کی نماز کے بعد ہم گاڑی میں جا رہے تھے سورج غروب ہو رہا تھا مگر ابھی غروب ہوا نہیں تھا مولوی صاحب کہنے لگے امیر صاحب ڈرائیور سے کہیں کہ گاڑی ایک طرف روک لے افطار کا وقت ہو گیا ہے تاکہ افطار کر لیں دوسرے ساتھی نے کہا کہ سورج ابھی غروب نہیں ہوا وہ سامنے نظر آ رہا ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ روزے کا اپنا وقت ہوتا ہے سورج کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتا میں نے کہا مولوی صاحب یہ مسئلہ آپ نے کل کیوں نہیں بتایا مولوی صاحب نے کہا آج ضرورت پڑی ہے تو بیان کر دیا ہے۔ اور اسی کے ساتھ اپنی بات پر اکر گئے میں نے پھر کہا کہ مولوی صاحب اگر آپ افطار کرنا چاہتے ہیں تو چلتی گاڑی میں بھی کر سکتے ہیں آپ کو کون منع کر رہا ہے مولوی صاحب کچھ اور بھی کہنے والے ہی تھے کہ ڈرائیور نے آواز دی، گھڑانا کرو ہم پہنچ گئے ہیں۔ گاڑی رکی اور ہم اتر گئے تقریباً ۱۰۰ فٹ بعد مقامی لوگوں نے افطار کیا اور ہم ان کے ساتھ افطار میں شریک ہوئے۔

### میڈیوڈ کے اسلامی سینٹر میں واپسی

ہم جب میڈیوڈ آئے تو عشاء کے وقت سینٹر کے لوگوں نے نماز تراویح دس رکعت اور تراویح

ایک رکعت پڑے ہمارے رائے ونڈی ساتھیوں نے بھی اسی طرح کیا صبح میں نے اپنے مولوی صاحب سے پوچھا کہ مولوی صاحب ہمارے مذہب میں تراویح اوز و تر کا مسئلہ کس طرح ہے اور ہمیں دس رکعت تراویح اور ایک و تر پڑھنا چاہئے یا نہیں۔ میرے سوال کے جواب میں مولوی صاحب بالکل تھکے ہوئے انداز میں بولے کہ رات کو ہم نے کفر کیا تھا اور ابھی دوبارہ مسلمان بن گئے ہیں۔

### ہمارے مولوی صاحب کی ایک اور جہالت

مولوی صاحب لاہوری میں کتابیں دھوڑ رہے تھے میں نے پوچھا مولوی صاحب کیا دیکھتا ہے اس نے کہا تین رکعت و تر کے بارے میں حدیث دیکھتا ہے اس پیش امام کو دکھاتا ہوں میں نے پھر پوچھا اس کا فائدہ؟ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ ان کو حدیث دکھاؤں گا اس لئے کہ یہ حدیث سامنے ہیں اور پھر تین رکعت پڑھیں گے میں نے کہا مولوی صاحب یہ مذہب کا مسئلہ ہے ہمارا کام نہیں آپ ایک حدیث دکھائیں گے وہ میں حدیثیں دکھا دیں گے۔ اس نے کہا نہیں ان بچاروں کو چند غنیمت انہوں نے اگر ایک حدیث دیکھ لی تو پھر ان کا عمل دیکھنا نماز عشاء کے بعد مولوی صاحب لاہوری کی طرف آئے ایک کتاب سے اس عرب پیش امام کو ویل دیکھائی عرب سمجھ گیا اس نے میز کے اوپر مولوی صاحب کے سامنے کتابوں کا ڈھیر لگا دیا اور ایک رکعت و تر کے بارے میں اسے دلائل دکھائے کہ ہمارے مولوی صاحب کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا عرب نے مولوی صاحب سے کہا یہ مذہبی مسئلہ ہے ہمارے مذہب میں ہمارا کیا کام ہے مولوی صاحب شرمندہ ہو کر اٹھ کر چلے آئے ساتھیوں نے پوچھا مولوی صاحب عرب کو نکاست دی یا نہیں مولوی صاحب کچھ کے بغیر سیدھے اپنے بستر میں گھس گئے۔

### مولوی صاحب کی ایک جاہلانہ نصیحت



نماز میں یہ عرب قیام کی حالت میں پاؤں کافی کھٹے رکھتے ہیں اور نے جب امام دونوں سلام پھیر کر فارغ ہو جاتا ہے تو تب مقتدی سلام پھیرتے ہیں۔ مولوی صاحب امیر صاحب کو مشورہ دیا کہ ساتھیوں سے کہیں کہ وہ بھی ایسا ہی کریں اس بات پر یہ عرب لوگ بہت خوش ہو جائیں گے اور ان کے ساتھ ہمارا جو ٹرپیدا ہو گا امیر صاحب تو خود ہی جاں آئی تھے کہا ہاں صاحب یہ بات صحیح ہے میں نے کہا نماز اللہ کا حکم ہے اس سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہئے عرب لوگوں کو راضی کرنے کی کیا ضرورت ہے ان دونوں نے کہا نماز اعمال میں سے ہے اور جب تک ہم اپنے اعمال کو قربان نہیں کریں گے تو امت میں جو ٹرپیدا کرنا مشکل ہے۔

### میڈریڈ میں پاکستان کا سفیر

میں رائے دہ میں ہی کہا گیا تھا کہ اسپین کے سفیر کے لئے اپنے ساتھ کراچی سے اناروانہ لے جائیں گے سفیر صاحب اناروانہ بہت پسند کرتے ہیں اس حد تک پسند کرتے تھے کہ یہ پسند عشق کی صورت اختیار کر گئی تھی اور ان کی یہ کمزوری رائے دہ میں نے معلوم کر رکھی تھی اناروانہ ہم اپنے ساتھ لے کر گئے تھے یہاں ہمیں سعودی ویزے کی ضرورت تھی اور ان کا ماننا محال تھا کیونکہ ان دونوں ہمارے سعودی عرب کے بزرگ جنیل میں تھے امیر صاحب نے دو آدمی سفیر صاحب کی ملاقات کے لئے بھیج دیئے اور ان سے کہا کہ یہ اناروانہ سفیر صاحب کو تحفہ کی صورت میں پیش کرنا اور اپنی دعوت دیں بعد میں سعودی عرب کے ویزے کے لئے کہہ دیتا۔ ہمارے ساتھیوں نے جب سفیر صاحب کو اناروانہ پیش کیا تو وہ بہت خوش ہوئے اور پھر جب ویزے کے لئے کہا گیا تو اس نے کہا آپ فکر نہ کریں کل تمام ساتھی سعودی عرب کے سفارت خانہ میں چلے جائیں میں ان سے بات کر لوں گا۔ وہ ویزے دے دیں گی

کل ہم سعودی عرب کے سفارت خانہ گئے حقیقت یہ تھی کہ ہمارے سفیر صاحب ہمارا کام کر چکے تھے ہمارے ویزے لگ گئے ہمارا اگلا سفر اٹلی تک تھا لیکن فرانس راستے میں پڑنا تھا۔

### امیر صاحب کا امراور مولوی صاحب کی مزید جہالتیں

اسی شہر میں ایک نیا مسئلہ پیدا ہو گیا وہ یہ کہ جب ہم نے عشاء کے فرض اور دو رکعت سنت ادا کی تو تراویح کے لئے کھڑے ہو گئے امام نے سورہ فاتحہ شتم کی توحید سے قرآن شریف نکال کر اس سے قراءت شروع کر دی رکوع کرتے وقت قرآن مجید کو جب میں رکھ کر رکوع کے لئے بٹکے اسی طریقہ سے دس رکعت تراویح اور ایک رکعت وتر ادا کی ہمارے مذہب میں تو ایسی نماز نہیں ہے مگر ہم نے رائے دہ میں سے دل یا اپنی منافقت کی وجہ سے ان کے پیچھے اقتدا کی نماز شتم ہونے کے بعد جب عربی لوگ چلے گئے تو ہمارے مولوی صاحب نے کہا یہ نماز نہیں ہوئی چلیں ابھی دو پارہ پڑھ لیں مولوی صاحب آگے اور ہم پیچھے ہیں رکعت تراویح اور تین وتر ادا کئے یہ رات تو گزر گئی مگر امیر نے کچھ نہ کہا کل امیر صاحب اور مولوی صاحب نے آپس میں مشورہ کیا مولوی صاحب نے ساتھیوں کو اکٹھا کیا اور کہا کہ رات کو میں بھول گیا تھا مسئلہ یہ ہے کہ یہ عرب لوگ ایسی نماز پڑھتے ہیں ایسے ہمارے مذہب میں ہوتی ہے امیر نے کہا اگر ہم تراویح علیحدہ پڑھنا شروع کر دیں تو یہ عرب لوگ ہم سے ناراض ہو جائیں گے اور ہم تو جوڑ پیدا کرنا چاہتے ہیں اور علیحدہ تراویح پڑھنے سے توڑ پیدا ہوتا ہے میں نے پوچھا کہ یہ لوگ وتر ایک رکعت پڑھتے ہیں ہماری مذہب کا فتویٰ تین رکعت پر ہے یہ کیسے ہو گا امیر نے کہا یہ قربانی کا راستہ ہے اس میں سب کچھ قربان کرنا چاہئے اور جب سب کچھ قربان کر دیا تو پھر آپ لوگ کمال راقی بن جائیں گے۔ میں نے پھر پوچھا مذہب کو بھی قربان کر دیں امیر صاحب نے جواباً کہا ہاں اب کچھ نائن اور پھر امیر صاحب ہمہ نو ساتھیوں کے اسی طریقہ پر نماز تراویح پڑھنے لگے اور مذہب کو قربان کر دیا اور اسی طرح سب کچھ

قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے کیونکہ وہ کامل راعیان تھے اور ہم وہ آدمی نماز تراویح اور وتر مسجد سے باہر آ کر تے یہ بات امیر صاحب کے لئے بہت مشکل تھی مگر ہم نے ان کی کوئی پروا نہیں کی۔

## جمل نمبر ۳

ہمارے مولوی صاحب نے ساتھیوں کو جمع کیا اور کہا کہ ان عربوں نے ہمارے اوپر اعتراض کیا ہے یہ لوگ کہتے ہیں کہ دوران نماز آپ پاؤں کا فاصلہ کم رکھتے ہیں اور یہ سنت طریقہ کے خلاف ہے سنت طریقہ تو یہ ہے کہ دونوں پاؤں کے درمیان فاصلہ زیادہ ہو اور دونوں پڑوسیوں کے پاؤں کی پھوٹی انگلیاں ملی ہوئی ہوں تو آپ ان عربوں کو کیا جواب دیں امیر صاحب نے کہا آپ عالم ہیں اگر جواب آتا ہے تو بتا دو اور اگر نہیں آتا تو ان سے کہہ دو ہم سمجھے نہیں آتے آپ لوگوں کی طرح نماز پڑھیں گے مولوی صاحب کہنے لگے کہ مجھے کوئی جواب نہیں آ رہا اس لئے آپ لوگوں کو جمع کیا ہے اور پھر ہر ایک ساتھی امیر صاحب کی طرح جواب دیا۔ میں نے کہا اس بات میں کون سی مشکل ہے آپ عربوں سے کہہ دیں کہ ام حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کے مقلد ہیں اور ان کی تقلید کرتے ہیں یہ ان کی تحقیق ہے کہ نمازی کے دونوں پاؤں کا فاصلہ چار انگلیوں سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے اور ہمارا یہی سنت طریقہ ہے میری یہ بات وہ عربوں سے کہنا نہیں چاہتے تھے میں اپنی بات پہ اڑ گیا میرے بھتیجے کے ساتھ اڑنے کی وجہ سے انہوں نے یہ بات عربوں سے کہی تو وہ لوگ اس بات پر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ آپ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کی تقلید کرتے ہیں تو ہم یہ اعتراض بھی نہ کرتے۔

## جمل نمبر ۳

ایک جگہ مقامی لوگوں نے ہمارے مولوی صاحب کو نماز عصر کی جماعت پڑھانے کی غرض سے آگے کیا تو مولوی صاحب نے پوری چار رکعت پڑھی لوگوں کے جانے کے بعد میں نے پوچھا مولوی صاحب چاہئے تھا کہ آپ قصر آ کر تے یہ چار رکعتیں آپ نے کیے ادا کیں۔ انہوں نے کہا چار رکعت اس لئے پڑھی ہیں کہ میں نے سوچا کہیں یہ عرب اس شک میں نہ پڑ جائیں کہ ان کا دین متبادل ہے اور عصر کی نماز کی دو رکعتیں پڑھتے ہیں میں نے پھر پوچھا کہ قصر کا مسئلہ اسلام میں ہے یا کہ پاکستان میں؟ کیا ان کو معلوم نہیں کہ ہم مسافر ہیں ہماری باتیں امیر صاحب نے سن کر کہا مولوی صاحب ان سے کہیں کہ ہم سیکھنے کے لئے نکلے ہیں آپ سکھائے رہیں۔

## جمل نمبر ۴

ایک دن چھ نمبری بیان کے بعد ہم نے ان عربوں سے سوال کیا کہ چار مہینے چالیس دن کے لئے کون کون جاسکتے ہیں ایک عربی نے کہا میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو مانیں یا تمہاری بات کو تسلیم کریں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کا مہینہ آئے تو اپنے محلے کی مسجد میں اعتکاف کریں اور آپ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے سہ چلیں۔ اس بات پر ہمارے امیر صاحب اور مولوی صاحب اور تمام ساتھی خاموش ہو گئے ہفتے عرب بیٹھتے تھے اٹھ کر چلے گئے اور ہم ایک دوسرے کو دیکھتے رہے گئے۔

ہم فرانس سے اٹلی جا رہے تھے روم اٹلی کا دارالحکومت ہے یہاں ایک اسلامی سینٹر بھی ہے سعودی عرب کے خرمج سے چلتا ہے ہماری منزل یہی جگہ تھی ہم روم جا رہے تھے کہ راستے میں ہماری گاڑی الٹ گئی تمام ساتھی بحفاظت باہر نکل آئے لیکن ڈرائیور نے فریاد شروع کر دی کہ میری نگاہاں جگہ درد ہے کبھی ایک جگہ جاتا اور کبھی دوسری پولیس والے آئے اور اسے اپنی گاڑی میں ڈال کر ہسپتال لے گئے دوسری طرف ورکشاپ والے آئے اور ہماری گاڑی کو سیدھا کر کے اشارت کیا پھر ہم اپنے ڈرائیور کے پیچھے ہسپتال گئے ڈرائیور سامنے ٹیچ پر بیٹھا تھا اور ایک ٹانگ پر ہسپتال نے پٹیا باندھ دی تھی ہم ڈرائیور کو ساتھ لے گئے جب روم پہنچے تو ہم نے ڈرائیور سے پوچھا کہ تمہارا پاؤں درد کرتا ہے کہنے لگا نہیں ہم نے اسے کہا کہ آرام سے پٹی کھول دو تاکہ پتہ چلے اس کو کیا ہے جب پاؤں سے پٹی کھولی پہلے تو ہم حیراں ہوئے اور پھر ہنسے اس لئے کہ ڈرائیور کا پاؤں بالکل ٹھیک تھا۔

ہم اسی سینٹر میں تھے کہ مردان شہر کا ایک لڑکا آیا اس کے ساتھ اس کی بیوی بھی تھی جس کی عمر تقریباً "سولہ سال تھی اور وہ لڑکی عیسائی مذہب چھوڑ کر مسلمان ہوئی تھی وہ دونوں میاں بیوی ہم سے حسن ظن رکھتے تھے اور ہم ان کی نظروں میں علماء اور ادایاء کا درجہ رکھتے تھے یہ دونوں اسلام کی باتیں سننے کے لئے آئے تھے دوسرے کھانے کا وقت تھا امیر صاحب ان دونوں سے کہنے لگے کہ آپ کھانا ہمارے ساتھ کھائیں یہ بات انہوں نے قبول کر لی امیر صاحب مولوی صاحب سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ آپ چلے جائیں اور دوسرے کمرے میں ساتھیوں سے علیحدہ کھانا کھائیں آپ کو اس لئے ساتھ بھیجتا ہوں تاکہ اس لڑکی کو اسلامی طرز سے کھانے کا طریقہ سکھائیں۔ مولوی صاحب بہت خوش ہوئے اندھا کیا مانگے دو آنکھیں مولوی صاحب کو بھی یہی چاہت تھی ہمارے ایک ساتھی نے کہا ملا غرق ہو گیا میں نے پوچھا کیسے اس نے مجھے کہا کہ یہ روم کی ایک حسین لڑکی ہے شوہر ساتھ ہے مولوی کو کچھ کرنا سکنا نہیں مگر ان رات اس کے خیال میں رہے گا اور پھر اس نے قسم اٹھا کر کہا کہ مولوی صاحب کو رات کو اختتام ہو گا حقیقت یہ ہے کہ صبح ہم نے دیکھا کہ مولوی صاحب روم کے فحشے پانی سے غسل کر رہے تھے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے یہی سینٹر تھا کہ ایک آدمی آیا اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا تھا ہمارے امیر صاحب کو اٹلی کے کرنسی نوٹوں کا ایک بڑا بڈل دیا امیر صاحب نے بڑی خوشی سے قبول کیا یہ روپے امیر صاحب کے تھے ان میں ہمارا حصہ نہیں تھا۔ اس سینٹر میں امیر صاحب اور اسی ڈرائیور کا سخت اختلاف ہوا اختلاف کا سبب گاڑی کا ایکسیڈنٹ تھا اس ڈرائیور نے امیر کے خلاف ساتھیوں میں پارٹی بنائی امیر انسانی ریٹین تھے مگر کوئی تدبیر نہیں آئی تھی۔ ایک دن امیر صاحب نے کہا کہ یہ آدمی جماعت میں توڑ پیدا کرتا ہے میرا فیصلہ ہے کہ یہ آدمی پاکستان جائے گا یا میرے ساتھ وعدہ کرے کہ ساتھیوں میں توڑی جگہ جوڑ پیدا کرے گا ڈرائیور نے کہا یہ آپ کا فیصلہ ہے اب میرا فیصلہ من لو میں وہ بیمار حال کی زمین الحق

نہیں ہوں کہ تیرے کشتے سے پاکستان واپس چلا جاؤں گا مگر جماعت میں تو جو ڈاکٹر میں جماعت میں تو پیدا کروں تو آپ ہمارے امیر ہیں تو آپ جو پیدا کریں آپ اپنا کام کریں میں اپنا کام کروں گا۔

اگلے دن ہم یوگوسلاویہ روانہ ہوئے باؤر کے قریب اٹلی کی حدود میں ہمیں رات آٹنی مغرب کی نماز کے لئے کھڑے تھے کہ ایک عیسائی آیا ہمارے سامنے بیٹھ گیا اور جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو اس عیسائی نے ہمارے امیر صاحب کا پوچھا امیر صاحب بات کرنے کے لئے آگے بڑھے تو اس نے ہمارے امیر سے پوچھا کہ جس یا پاؤڈر ہے فرانس کے شہر لائیوس سے ایک عرب رائے ونڈی ہمارے ساتھ تھا جو کہ ترجمانی بھی کرتا تھا امیر صاحب نے انکار کیا کہ ہمارے ساتھ یہ چیزیں کہاں عیسائی ہنس کر چلا گیا لیکن رات کے دو بجے پھر آیا امیر و عرب اور عیسائی ساتھیوں سے (دراور بیٹھ کر کافی دیر تک باتیں کرتے رہے میں صرف اٹھا سمجھا کہ جب ایک دوسرے سے جدا ہو رہے تھے تو تینوں خوش تھے۔

### یوگوسلاویہ اور بلغاریہ

یہاں یوگوسلاویہ میں مسلمان زیادہ تھے لیکن حکومت عیسائی سوشلسٹوں کی تھی مسلمانوں کو مذہبی آزادی حاصل نہیں تھی ہم کافی مشروں میں گھوڑے لیکن اوہری اختلاص نے ہمیں مسجدوں میں نہیں رہنے دیا اور کوئی اسلامی سینٹر بھی اس ملک میں نہیں تھا جیسے دوسرے ملکوں میں تھے اور ہمارے رائے ونڈ کے بزرگوں نے جہاں خیمے لگائے تھے اور پھر اس جگہ مسجدیں آباد ہوئی تھیں اور وہ مسجدیں دور بین میں بھی نظر نہیں آئیں، تاکہ ہم وہاں رو جاتے اس ملک سے نامراد نکل کر بلغاریہ میں داخل ہوئے یہ ملک ہمارے لئے یوگوسلاویہ سے بھی خراب تھا انہوں نے تو ایک منٹ کے لئے بھی نہیں چھوڑا یہاں بمشکل ایک رات سڑک کے کنارے گزار کر اگلے دن ہم ترک میں داخل ہوئے۔

### ترک استنبول

استنبول میں ہمارا مرکز تھا ہم وہاں چلے گئے یہاں ایک اور پاکستانی جماعت موجود تھی انہوں نے گاڑی کے بارے میں پوچھا کہ یہ کیسے خراب ہو گئی تو امیر صاحب کہنے لگے وہاں کے ساتھ ذرا ٹکرو گئی میں نے حیرت کے ساتھ دوسرے ساتھی سے پوچھا یہاں پر بیچ کی بجائے بھوٹ میں کیا حکمت ہے اس کی طبیعت خراب کی گئی تھی اس نے مجھے کہا غرق ہو گیا کرتا ہے ان پر، امیر جانے اور یہ لوگ بھوٹ بولے یا بیچ۔

### حضرت ابو ایوب انصاری کا مزار شریف

اسی استنبول میں حضرت ابو ایوب انصاری کا روضہ مبارک ہے تین آدمیوں نے امیر صاحب سے اجازت طلب کی تاکہ ہم زیارت کے لئے چلے جائیں مگر امیر نے اجازت نہیں دی کل چلے جائیں ہم نے کل پھر امیر صاحب سے کہا مگر اس نے پھر غور کیا اگلے دن ہم نے مشورہ کیا کہ آج اجازت دے یا نہ وہ ہر صورت میں زیارت کرنے جائیں گے، امیر صاحب ہمارے تیور دیکھ کر سمجھ گئے کہا کہ چلے جائیں لیکن موادی صاحب آپ کے ساتھ جائیں گے یہ آپ کا امیر ہو گا اور ایک ترک رائے ونڈی بھی ساتھ بھیجا کہ امیر آپ کا راہنما ہو گا ہم ان سے رخصت ہوئے اور ایک جگہ پر پہنچ گئے وہاں ایک روضہ تھا کافی تعداد میں لوگ وہاں جمع تھے بہت رش کی وجہ سے یہ لوگ قطار در قطار کھڑے تھے ایک ایک جا کر دعا کرتا اور چلا جاتا ہے ہم یہاں سے میدھا نکل کر چلے گئے میرا خیال تھا کہ ہم حضرت ابو ایوب انصاری کے روضے پر جا رہے ہیں یہ کسی اور کا روضہ ہو گا مولوی صاحب اور ترک رائے ونڈی آگے آگے جا رہے تھے ہم ان کے پیچھے تھے ایک کلومیٹر آگے جا کر ایک عام قبرستان میں ایک قبر کے پاس کھڑے

ہو گئے تھے تو پہلے ترک حکومت پر بڑا غصہ آیا کہ اتنی بڑی شخصیت آپ کے وطن میں ہے اور آپ ان کی قبر عام قبروں سے ذرا ممتاز کر کے نہیں بنا سکتے لیکن جب قبر کے سرے لگی ہوئی تختی پر نظر پڑی تو ترک حکومت پر غصہ ختم ہو کر مولوی اور ترک رائے وندھی پر غصہ آگیا کیونکہ یہ قبر ایک پاکستانی رائے وندھی کی تھی میں نے ایک مثال پیش کی کہ کسی گاؤں میں ایک ہندو رہتا تھا جب بھی اس گاؤں میں ہندو لوگ آتے تو وہ اپنے ہندو کا ضرور پوچھتے تو ہم بھی وہی ہندو بن گئے ہیں جدھر بھی جائیں اپنے رائے وندھی کا ضرور پوچھیں گے اور اب اگر ہم ابو ایوب انصاریؓ کی قبر پر جائیں تو ان کی بجائے رائے وندھی کی قبر پر جا پڑیں گے ہمارے ساتھی مولوی اور ترک رہبر ہمت خاں ہوئے لیکن منہ سے کچھ نہیں کہا وہاں سے لوٹ کر اس جگہ پہنچے جہاں کافی جھوم تھا یہ حضرت ابو ایوب انصاریؓ کا روضہ مبارک تھا صحابی کے روضے کی یہ کم توہین ہے کہ ان کو راستے میں بھجوا کر رائے وندھی کے قبر پر چلے گئے ہم نے اس مرکز میں ایک ہفتہ گزارا اور یہاں کھانے کے سوا کوئی کام نہ تھا۔

انقرہ

یہ ترک کا دار الخلافہ ہے یہاں ایک مسجد میں رات کے لئے رہ گئے اسی مسجد میں سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کی تفسیر التفسیر القرآن پڑا تھی میں نے اٹھا کر کھولا تو مشورہ کے بارے میں بیان تھا میں نے دور دور سے پڑھنا شروع کر دیا جس پر امیر صاحب نے ناراض ہو کر کہا یہ تو مودودی کی تفسیر ہے ہندو گرو ابھی ہم اپنی تعلیم شروع کر رہے ہیں یہاں اصل بات یہ تھی کہ تفسیر میں مشورے کے حق میں جو کچھ لکھا تھا امیر اس کا اتفاق تھا اس وجہ سے تفسیر بیان کرنے سے منع کیا رائے وندھیوں کا تو ویسا ہی ان کے ساتھ اختلاف ہے ان کے بزرگ مولوی ذکر کیا نے تو ان کے اوپر کتاب بھی لکھی ہے جس کا نام ہے ”فتنہ مودودیہ“ اور مفتی محمد شفیع کراچی والے نے بھی ان کے اوپر کتاب ”مودودی اکابر امت کی

نظر میں“ لکھی ہے۔ اسی مسجد میں وہ گاڑی کا ڈرائیور جس سے ایکسڈنٹ ہو چکا تھا اپنا روم والا بات یا ہو گئی اپنے آپ زور زور سے نعت خواں کی طرح کہتا ہے کہ یا جماعت میں بھڑپہا کریں یا پاکستان جائیں گے امیر کو یہ بات بہت بڑی لگی ساتھیوں کو جمع کیا کہنے لگے کہ آپ اپنا مشورہ کریں یا تو یہ حاجی صاحب پاکستان جائیں گے یا میں جاؤں گا ساتھیوں نے آپس میں مشورے شروع کئے میں نے کہا ایسا کرو کہ حاجی صاحب سے پوچھ لو کہ امیر ایسا پوچھا ہے آپ کیا کہتے ہو۔ حاجی صاحب سے بپ پوچھا کیا وہ کہنے لگے امیر صاحب چلا جائے میں نہیں جاتا اور نہ ہی آپ مجھے بھیج سکتے ہو۔ کیونکہ مجھے ج کا وزین لگا ہوا ہے میں رخ کرنے جاتا ہوں پاکستان نہیں جاتا اس بات کے ساتھ امیر ایسا خاموش ہو گیا جیسا کہ اس کو کسی بات کا علم ہی نہ ہو۔

## ۱۔ شعائر اللہ کی توہین

ہم جب ترکی سے شام روانہ ہوئے تو راستہ میں ایک مقام پر متیم لوگوں نے ہمیں کہا یہاں اس پہاڑ میں اصحاب کعب ہیں کافی دور دور سے لوگ ان کے زیارت کے لئے آتے ہیں آپ لوگ تو ویسے بھی آئے ہیں ان کی زیارت کریں پھر چلے جائیں ہمارے امیر صاحب اور مولوی صاحب کہنے لگے کہ ہم ان پاتوں کے لئے نہیں آئے ہیں اگر ہم زیارتوں کے پیچھے لگ جائیں تو اپنا اصل مقصد فوت ہو جائے گا اس وجہ سے ہم نہیں جاسکتے دوسرا یہ کہ ہمیں رائے وندھ کے بزرگوں کی اجازت بھی نہیں ہے۔

## ۲۔ ذکر علیہ السلام کی مسجد

یہی راستہ تھا جس پر ہم شام جا رہے تھے راستے میں ایک جگہ پر لوگوں نے کہا کہ یہاں ایک مسجد ہے



میں کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ ذکر علیہ السلام کی مسجد ہے۔ آپ لوگ تو ویسے بھی مسجدوں میں مگھوتے پھرتے ہیں اگر اور بھی جاؤ تو بستر ہو گا۔ امیر صاحب کہنے لگے ہم مسجدوں کو دیکھنے نہیں آئے ہیں میں نے کہا حضرت! ہم تو ویسے بھی بستر کندھے پر اٹھا کر گاؤں گاؤں پھر رہے ہیں اگر ادھر چلے گئے تو کون سا نقصان ہو گا امیر نے کہا گاؤں گاؤں تو پھر رہے ہیں مگر مقصد اپنا کام کرنا ہے اور یہاں مقصد مسجد کو دیکھنا ہے اس لئے نہیں جاتے۔

### ۳ - نمرودیوں نے جس جگہ ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینک دیا تھا

ہمارا سفر ابھی جاری تھا اگلی منزل پر وہاں کے رہائش پذیر لوگوں نے کہا کہ اس میں روڑ سے دس منٹ کے فاصلہ پر وہی مقام ہے جس مقام پر نمرودیوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینک دیا تھا (ذال ریا تھا) جو کوئی یہاں آچائے تو اسی مقام کی زیارت (دیدار) کے لئے خواہ مخواہ جاتا ہے۔ آپ لوگ تو اچانک آگئے ہیں میں سمجھتا تھا کہ ابھی امیر صاحب انکار کریں گے تو میں نے پہل کیا اور امیر صاحب سے کہنے لگا اس مقام پر ضرور جانا چاہئے اس لئے کہ اس مقام پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کامل ایمان کا ثبوت دیا ہے دوسری جانب نمرودیوں نے انسان کی ظلم کا ثبوت پیش کیا ہے امیر مولوی اور چند ساتھیوں نے میری بات رد کردی اور کہا کہ تم مقالات دیکھنے آئے ہو یا کہ تبلیغ کے لئے؟ یہ تو شیطان کے جال ہیں کہ جگہ جگہ تیرے اوپر بیٹھتے ہیں۔

شام

جب ہم شام میں داخل ہوئے تو امیر صاحب کے اوپر ایک دہشت (لبیت) طاری ہو گئی ان کا خیال

تھا کہ یہ شامی لوگ ہمارے کام کے خلاف ہیں میں نہیں سمجھا کہ پہلے رائے ونڈیوں کے زائری میں کچھ دیکھا تھا یا کہ اور کوئی وجہ تھی ڈرائیور سے کہنے لگا سیدھا ملک سے نکل جاؤ پورا دن ہم نے سفر کیا شام کے وقت ہم دمشق پہنچ گئے جو شام کا دار الخلافہ تھا یہاں تیس ہزار صحابہ کرامؓ کی قبریں ہیں میں نے کہا یہ وہ صحابہ کرامؓ ہیں جو اللہ کی راہ میں اپنا مال، جان، قربان کر چکے ہیں آج ہم جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ یہ ان کی قربانیوں کی برکت ہے اگر آپ کا مرضی ہو تو کل ان کی زیارت کا شرف حاصل کرنے چلے جائیں گے۔ امیر صاحب نے کہا کہ کتنی مرتبہ میں یہ بات کر چکا ہوں کہ ہم ان باتوں کے لئے نہیں آئے ہیں یہ معمولی چھوٹی چھوٹی باتیں جو آپ لوگوں کو نظر آ رہی ہیں ان کی وجہ یہ ہے کہ دعوت کا کام آپ لوگوں کی سمجھ میں نہیں آیا ہے جب آپ لوگ دعوت کے کام کو سمجھ گئے پھر یہ زیارتوں کی باتیں سمجھی بھی نہیں کریں گے اگلے دن ہم اردن داخل ہو گئے۔

### اردن اور پھر سب سے پہلے عمان

عمان میں رائے ونڈیوں کا بہت بڑا مرکز ہے ہم بھی اس اپنے مرکز میں آگئے دو دن اور دو رات ہم نے آرام کیا یہ ذیقعدہ کا مہینہ تھا میں نے امیر صاحب سے پوچھا کہ سعودی عرب کب جائیں گے؟ یہ پرسن میں نے اپنی باطنی حالات کی مجبوری کی وجہ سے کیا تھا میری روح کو مزید یہاں آرام نہیں آ رہا تھا مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ جانا چاہ رہا تھا امیر نے کہا اس بات کا تو کوئی پتہ نہیں لگا کیونکہ حج کو کافی دن باقی ہے۔ اور یہاں تبلیغ کا ماحول برابر ہے کیا کریں گے جا کر میں خاموش ہو گیا لیکن یہاں ایک بار پھر میری حالت خراب ہو گئی کسی سے بات کر کے کوئی نہیں چاہتا بالکل خاموش رہا امیر صاحب اردن کے امیر صاحب کو ایک کمرے میں لے گیا نہ معلوم کیا باتیں ان کی آپس میں ہوئی لیکن پھر تمام ساتھیوں کو جمع کیا اور کہا مشورہ ہے مشورے کا سربراہ اردن کا امیر تھا۔ ایک ایک ساتھی سے پوچھتے رہے کہ حج کے

لئے اردن سے آپ کو کب جانا چاہئے ہر ایک نے اپنی رائے پیش کی اور جب امیر صاحب سے پوچھا کہ آپ کا کیا رائے ہے امیر صاحب کہنے لگے میں دعوت کے کام کے لئے گھر سے نکلا ہوں دعوت کا کام میرے اوپر فرض ہے حج میرے اوپر فرض نہیں ہے۔ اور اگر فرض بھی ہو لیکن دعوت کے کام کے مقابلے میں دوسرے کام کو اہمیت نہیں دے سکتا اردن کا امیر صاحب ہمارے امیر صاحب کی باتوں سے بہت خوش ہوئے پھر ملوای صاحب سے پوچھا اس نے بھی الفاظ کی دودھل کرتے ہوئے یہی بات دہرائی پھر مجھ سے پوچھا لیکن میں سمجھتا تھا کہ یہ تمام قصہ (کھیل) میرے لئے بنا ہے میں نے کہا حج کے لئے ہم لواحجہ کے بعد عمرم کے معین میں جائیں گے تمام لوگ حج کر چکے ہوں گے اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے ہوں گے عرلات خالی ہو گا نہ وقفہ خالی ہو گا منی میں بھی شیطان کو تنگیاں مارنے میں تکلیف نہیں ہوگی قربانی کی جگہ میں بھی تکلیف نہیں ہوگی اسی طرح زیارت صفا مرہ کی سعی میں بھی سہولت رہے گی اردن کے امیر نے بڑی تعجب کے ساتھ مجھ سے پوچھا تم حج کا ارادہ نہیں رکھتے؟ میں نے کہا میں ارادہ رکھتا ہوں۔ لیکن امیر جماعت کا رائے آپ نے سن لیا حج کا ارادہ نہیں رکھتا۔ اس بات پر امیر جماعت میرے ساتھ دوران مشورہ گرم ہو گیا اور جو کچھ اس نے کہا وہ یہاں ہی میں نے جواب دیا مشورہ یہ کیا اردن کا امیر ہمارے درمیان صلح صفائی میں لگ گیا پھر اردن کا امیر کہنے لگا ایک ہفتہ کے لئے آپ لوگوں کی تشکیل دیاتوں میں کرتے ہیں جب بھی واپس آگئے تو پھر مشورہ کر لیں گے یہ مجلس (مجلس) اسی جگہ ختم ہوگئی۔

یہاں سے میں نے اپنے والد صاحب کو خط لکھا کہ ہماری جگہ سے کوئی بھی حج کرنے آتا ہو اس کو کچھ روپے دے دینا۔ تاکہ مجھے ملے آئے حج کرنے کے بعد میں گھر آتا چاہتا ہوں یہ خط میں نے اسی عمان میں لیٹر بکس میں ڈال دیا۔

عمان کے نواحی دیہات

یہ دیہاتی بہت مہمان نواز لوگ تھے بالکل ہمارے چھانوں کی طرح رسم و رواج رکھتے تھے ہمیں کافی دعوت دینا شروع کر دیئے امیر نے جب یہ طریقہ دیکھا تو کہنے لگے یہاں انوارات بہت زیادہ ہیں میری روح یہاں بہت زیادہ خوش ہے۔ امیر صاحب کی روح کی خوشی اور انوارات ساتھی جان چکے تھے جب بھی امیر یہ بات کرتے ساتھی ایک دو مرتبے کے ساتھ بیٹھتے اور کہتے یہاں تو من و سلوی آ رہا ہے ناراضگی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ چنتی لوگ ہیں حج تک یہاں خواہ مخواہ وقت گزاریں گے یہ بات بغیر کسی مبالغہ کے کر رہا ہوں کہ امیر صاحب اور ان کے خواص کے پیٹ خراب ہو گئے۔ یہ تکلیف برداشت کر لیتے تھے مگر روٹی باہر سے ہی ہو۔ یہاں امیر صاحب نے بغیر مشورے کے تمام ساتھیوں سے پاسپورٹ جمع کر کے ایک ساتھی کو دیئے کہ عمان مرکز سے ایک بزرگ اہمبسی تک ساتھ چلا جائے گا۔ ان پاسپورٹوں میں دیزوں کا وقت کم ہے کہ یہ وقت بڑھا دے جب یہ لوگ اہمبسی گئے تو انہوں نے ان کے پاسپورٹ ضبط کر لئے اور اردن کے رائے ونڈی سے کہنے لگے کہ یہ لوگ کہاں ہیں جو ابھی تک ہمارے ملک سے نہیں نکلے ہیں۔ اردن کا رائے ونڈی تو تو میں میں کرنا رہا اہمبسی والوں نے ان سے ضمانت لے کر کہا کہ یہ لوگ آج ہی اس ملک سے نکل جائیں۔ اہمبسی والوں نے پاسپورٹ دے دیئے۔ جب واپس آگئے تو اردن کی رائے ونڈی نے امیر جماعت سے کہا کہ آپ لوگ ابھی یہاں سے چلے جائیں کیونکہ میں ضمانت میں ہوں۔ لہذا ہم اپنا پوری بستر باندھ کر وہاں سے چل روانہ ہو گئے۔

### موتی کا میدان

ہمارا رخ اب عمان کے مرکزی طرف تھا اور ایک دیہاتی عرب عمان تک ہمارے ساتھ تھا راستہ میں موتی کا میدان آگیا اس عرب نے امیر صاحب کے مشورے کے بغیر ڈرائیور سے کہا یہاں گاڑی روکنا گاڑی رکھتی ہی عرب نے کہا یہ موتی کا میدان ہے یہاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایک لشکر کو جہاد کے لئے بھیجا تھا۔ اس لشکر کا امیر حضرت جعفر طیارؒ کو بنایا گیا تھا اور لشکر کو ارشاد فرمایا گیا تھا کہ اگر حضرت جعفرؒ شہید ہو گئے تو پھر لایہ امیر بن جائے گا اور اگر زیدؒ شہید ہو گئے تو پھر عبداللہ بن روادؒ امیر بن جائے گا اور اگر یہ بھی شہید ہو جائے تو پھر آپ اپنے مشورے سے امیر بنالینا ابھی میرے پیچھے آجاؤ۔ یہاں ان تینوں صحابہ کرامؓ کی قبریں ہیں۔ تاکہ تمہیں ان کی زیارت کراؤں۔ امیر صاحب اور ان کے ساتھیوں کو یہ بات کب پسند تھی۔ لیکن یہاں عرب کو انکار نہیں کر سکتے تھے۔ بابل ناخواستہ ان کے پیچھے چل دئے۔ جب ہم حضرت جعفرؒ کے روضہ میں داخل ہوئے تو میں دیکھتا رہا کہ یہ لوگ ادھر ادھر گھوم رہے تھے۔ لیکن دعا کے لئے ہاتھ نہیں اٹھائے۔ یہ ان کی نزدیک شرک تھا اور شرک سے یہ لوگ اپنی جان بچاتے۔ دوسری طرف دیوار پر تلوار، نیزہ، زہ اور اس قسم کے اور جنگی سامان اس زمانے کا لٹکا ہوا تھا۔ یہ لوگ جب اس کے دیکھنے میں مشغول ہو گئے پھر وہ عرب ہمیں حضرت زیدؒ اور حضرت عبداللہ بن روادؒ کے مزاروں پر لے گیا۔ انہوں نے یہاں بھی دیباہی کام کیا کہ اس جنگی سامان کے دیکھنے میں اپنے آپ کو مشغول کر دیا۔ یہاں انہوں نے عرب کے ساتھ منافقت کی۔ اس کو یہ نہیں سمجھایا تھا کہ ہم اپنے اسلام کی زیارت کی خلاف ہیں۔ اس جگہ سے ہم عمان کے مرکز چلے گئے۔ عمان کے مرکز والوں نے ہمیں کہا کہ آپ لوگ ہر دو شے (چیز) یہاں چھوڑ جائیں۔ جس سے تبلیغ کا ثبوت مل جاتا ہے۔ کیونکہ سعودی عرب میں ہمارے اس کام پر پابندی ہے ایسا نہ ہو کہ آپ کو کچھ تکلیف پہنچ جائے ہم نے تبلیغی نصاب، فضائل صدقات، ذاریاں اور دوسری بہت سی چیزیں جس سے تبلیغ کا ثبوت ملتا چھوڑ دئے۔ ہمارے بیک پر رائیونڈ کا پتہ کچھ اس طریقے سے لکھا گیا تھا ”محبوب علی مدرسہ عربیہ رائیونڈ پاکستان“ بہت سے ساتھیوں نے مجھ سے کہا یہ بیک چھوڑ دیں یہ ہمارے لئے مشکل کا باعث نہ بنے۔ میں نے اس بات کی کوئی پروا نہ کی اور اپنا تمام سامان بیک میں ڈال کر گاڑی میں چڑھا گیا اور ہم سعودی عرب کی سرحد (باؤر) پر پہنچ گئے۔

## سعودی عرب

انہوں نے ہمارا (ہمارے) پاسپورٹ اکٹھے کئے ہر پاسپورٹ کا نمبر اور نام اپنے ساتھ لکھ لئے۔ پھر ہماری اور مسلمان کی تلاشی لینا شروع کی۔ میرے رائیونڈی ساتھی بعد امیر صاحب بہت پریشان تھے۔ وہ ضرب النشل ہے کہ چور کی داڑھی میں تھکام اور جب ہمارے مسلمان کی تلاشی شروع ہوئی تو ان کی پریشانی کی انتہاء نہ رہی کیونکہ اس پر ہمارے عالمی مرکز رائیونڈ کا پتہ نوٹ تھا۔ لیکن جب ہمیں جانے کی اجازت مل گئی تو ان کے حوصلے اور رنگ کا تغیر واپس درست ہو گیا۔ یہ رات ہم نے تیوک میں گزاری۔ دوسرے دن مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔

## مدینہ منورہ

عشاء کی نماز ہم نے مسجد تبلیغ میں ادا کی اور اسی مسجد کے سامنے رات گزاری۔ شیخ امیر صاحب نے اس انداز سے ساتھیوں سے باتیں شروع کیں، ہم جس مقصد کے لئے نکلے ہیں وہ ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے ہم جدھر جائے ہیں تو شیطان ساتھ چلتا ہے اس کے ساتھ ہمارے دھوکہ کرنے کے لئے بہت سے طریقے ہیں (اس کے پاس ہمیں دھوکہ دینے کے بہت سے طریقے ہیں)۔ کچھ ظلمانی اور کچھ نورانی۔ اس راستہ میں ظلمانی طریقوں سے ہم کو خطا میں کر سکتا تو نورانی طریقے سامنے کر دیتا ہے۔ ایک معمولی کام کو ہمیں اتنا بڑی نیکی دکھا کر تا ہے کہ اپنا مقصد ہم سے بھلا دیتا ہے۔ شیطان تو ان چھوٹی نیکیوں پر راضی ہے اس پر آپ کے ساتھ کوئی مخالفت نہیں کرتا۔ کیونکہ یہ انفرادی عمل ہے اگر قبول ہو جائے تو ایک آپ اسی پر جنت میں چلے جاؤ گے (تو آپ خود ہی جنت چلے جاؤ گے) اور دعوت کا کام اجتماعی عمل ہے۔ اجتماعی عمل میں امت کا نجات ہے۔ اس لئے شیطان کو ششل کرتا ہے کہ داعی کو ایک چھوٹی سی

انفرادی نیکی سامنے لائے۔ جیسا کہ اب یہ بات ہمارے سامنے ہے۔ ایک طرف مسجد نبویؐ میں جانا اور دوسری طرف مسجد نور (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں منافقوں نے یہودیوں کی سازش پر مسلمانوں میں اتفاق ختم کرنے کے لئے ایک مسجد بنائی اللہ پاک نے اس کو مسجد ضرار کہا ہے اللہ پاک کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے گرا دیا اور اسے جلا دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے کچرا کی جگہ مقرر کیا۔ قح کل را بنیہودیوں نے دوبارہ تعمیر کر کے اس کا نام مسجد نور رکھ دیا۔) کوہ مولوی سید خان (بیہ وہ آدمی ہے جس کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں۔ ۶۹۶۳ء میں قتل چلا گیا تھا۔ ۱۹۸۳ء کے ہولناکی کے مہینے میں رہائی ملی یہ را بنیہودیوں کے مدینے کا بزرگ ہے۔) سے ملاقات اور ان سے مشورہ لینے کی غرض سے جانا ہے۔ (مشورہ کے لئے جانا ہے) اگر اس نے کہا کہ مسجد نبویؐ چلے جائیں تو پھر بزرگوں کی باتوں خیر ہوتی ہے۔ ہم وہاں چلے جائیں گے اور اگر انہوں نے بولا کہ مسجد نبویؐ مت جائیں۔ مسجد نور آجائیں۔ تو پھر بزرگوں کی بعض باتیں ایسی ہیں کہ ہمارے فکر اور سمجھ میں نہیں آتی۔ لیکن ہمارے لئے ان کے سامنے میں خیر ہوتی ہے اچھا! تو اب آپ کا کیا مشورہ ہے؟ ساتھیوں نے مختلف مشورے دیے۔ امیر صاحب بہت چاناک آدمی تھا۔ اس نے جب دیکھا کہ مشورے مختلف ہیں تو کہنے لگے اچھا سب مل کر درود شریف پڑھیے۔ خود آنکھیں بند کر کے سر نیچے کر کے (گردن جھکا کے) مراقبہ کی شکل میں بیٹھا جیسا کہ وحی کا انتظار کرتا ہے (کر رہا ہے) ہم نے درود شریف پڑھا۔ وہ سرائی کے کہنے لگا۔ اللہ پاک نے مہربانی فرمائی۔ دو آدمی مسجد نور چلے جائیں گے اور مولوی سید خان سے پوچھ لیں گے۔ انہوں نے جیسا بھی کہا اس میں خیر ہوگی۔ پھر وہ آدمی بھیج دیئے۔ جب واپس ہوئے تو دن کے گیارہ بجے تھے (بچ رہے تھے) فرمان پہ لایا کہ ابھی مسجد نبویؐ چلے جائیں اور پھر ادھر سے امیر صاحب اور چند ساتھی یہاں آجائیں۔ کچھ ضروری باتیں ہیں تاکہ ایک دوسرے کے ساتھ کر لیں ہم مسجد نبویؐ چلے گئے۔

مسجد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم)

جب میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کو کھڑا ہو گیا تو میرے اوپر رونے کی حالت طاری ہو گیا وہاں کوئی دعا میں اور کوئی صلوٰۃ و سلام میں مشغول تھے میرے قریب پنجاب کا ایک سنی مسلمان یہ نعت کافی (مست) درود کے ساتھ پڑھ رہا تھا اور رو رہا تھا۔

مصطفیٰ	جان	رحمت	پہ	لاکھوں	سلام
شیخ	بزم	ہدایت	پہ	لاکھوں	سلام

ایک عجیب حالت تھی میں اس حالت میں اپنے آپ سے بے خبر تھا کہ کسی نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا چلو کے چلیں ساتھی انتظار کر رہے ہوں گے۔ یہ ہمارا را بنیہودی ساتھی تھا اس وقت میری کیا حالت ہوتی وہ جانتا ہو گا جو بصیرت کی آنکھ رکھتا ہو اس ساتھی نے کہا ان لوگوں میں واپس آجا کہیں آگے نہ نکل جائے میں نے بولا واپس جانے میں تو ہمیں بھی تکلیف ہوگی اور ان لوگوں کو بھی تکلیف ہوگی اور یہ لوگ تو سارے آگے ہی نکل جاتے ہیں۔ اس نے کہا یہ مشرک ہیں کچھ نہیں سمجھتے آگے جانے سے تو ہمارا یہ ہٹا طواف بن جائے گا اور قبر سے طواف کرنا شرک ہے میں نے کہا چلو کہ چلیں پھر میں دیکھتا رہا کہ ہمارے واپس نکلنے میں لوگ کافی تکلیف محسوس کر رہے تھے اور ہمیں بھی تکلیف تھا اس ساتھی نے مجھے مسجد نبویؐ سے روانہ کیا میں نے پوچھا اب کہاں جانا ہے اس نے جواب دیا جہاں اور ساتھی ہیں وہ مجھے ایک بلڈنگ پہ لے آیا تمام ساتھی وہاں موجود تھے۔ میں حیران رہ گیا کہ یہ تمام ساتھی مجھ سے پہلے آپکے ہیں۔ دسترخوان بچھایا گیا میں نے دیکھا ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسا کہ کسی نے ہمیں دعوت کی ہو۔ ایک ساتھی سے میں نے پوچھا؟ اس نے کہا یہاں ہمارا ایک بزرگ ہے یہ دعوت اس نے کی ہے اور جب بلڈنگ کا میں نے پوچھا تو کہا کہ سید خان نے را بنیہود کے جماعتوں کے لئے کرایہ کیا ہے۔ پہلے یہ جماعتیں مسجد نور میں رہا کرتی تھیں لیکن ۱۹۷۹ء کے بعد وہاں حکومت کی پابندی ہے تو اس وجہ سے یہ بلڈنگ کرایہ کر لیا ہے۔ میں نے کہا وہ بزرگ کہاں ہے جس نے دعوت کی ہے اس نے کہا وہ عشاء کے



وقت آجائے گا آپ دیکھ لیں گے (دیکھ لو گے)

## عشاء کے وقت وہ بزرگ آیا

شام کے کھانے کا بھی ہم ان کے مہمان تھے لیکن اس نے کہا کہ یہ کھانا مولوی سید خان کی طرف سے ہے اس صاحب نے اس طریقہ سے بیان شروع کیا کہ مدینہ منورہ میں آپ لوگوں کا یہ وقت یعنی دو رات اور ایک دن کافی ہے آپ لوگ مکہ مکرمہ جائیں گے بہت احتیاط سے کام لینا ہو گا۔ کیونکہ آپ کو معلوم ہے کہ مولوی سید خان ابھی ابھی جیل سے آیا ہے وہ خود بھی کافی احتیاط کرتا ہے اور مکہ مکرمہ میں بھی آپ احتیاط سے کام لیں گے۔ تمام ساتھی اکٹھا نہ گھومیں (پھریں) پھریں اگر بعض اوقات بازاروں میں ایک دوسرے کے سامنے آجائیں تو آپس میں سلام کلام نہ کریں تاکہ کوئی یہ معلوم نہ کر سکے کہ یہ ساتھی ہیں دوسرے لوگوں سے بھی محفوظ رہیں تاکہ کوئی دھوکہ نہ دے۔ مسجد حرم میں بھی ایک جگہ انھیں بیٹھنا نہ کریں غرض یہ کہ یہ بزرگ رات کافی دیر تک ہمارے کان کھاتے رہے صبح امیر نے حکم دیا کہ مولوی سید خان کی ہدایت یہ ہے کہ عمرے کا احرام یہاں سے ہی باندھ لینا ہم نے غسل کئے اور احرام باندھ لئے صبح نماز فجر کے بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی زیارت کرنے گیا وہاں جب اپنی گاڑی کی جگہ پہنچا تو مولوی سید خان ہمارے ساتھیوں کو کچھ ہدایات دے رہے تھے جب میں پہنچا تو امیر صاحب نے کہا ساتھی پورے ہو گئے مولوی سید خان نے ہمارے ساتھ مصافحہ کیا اور ہم ایک دوسرے سے رخصت ہو گئے۔

بدر کا سیدان

ہم مکہ مکرمہ جا رہے تھے میں اسی سوچ میں غرق ہو گیا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان ہی راستوں پر آئے گئے ہیں چودہ سو سال پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا نقشہ میرے آنکھوں کے سامنے تھا اس سوچ میں اتنا غور ہو گیا کہ مجھے یہ بھی معلوم نہ تھا کہ میں ایک گاڑی میں ایسے ساتھیوں کے ساتھ جا رہا ہوں کہ وہ بزرگی کے جامد میں خفیہ شیطان ہیں۔ میں ان پر دھوکہ کھانچا ہوں اور میرے جیسے دوسرے بہت سے مسلمان دھوکہ کھانچے ہیں اور کب تک دھوکہ کھاتے رہیں گے ڈرائیور نے کہا یہ بدر کا سیدان ہے اس بات کے ساتھ فوراً میری سوچ ختم ہو گئی (ہوئی) گاڑی اپنی رفتار سے جارہی ہے میں نے کہا بدر کے مقام پر تو تھوڑی دیر کے لئے اترنا چاہئے تھا یہ وہی مقام ہے کہ کفر اور اسلام کی پہلی جنگ یہاں لڑی تھی صحابہ کرام بغیر ساز و سامان کے لڑے تھے (لڑتے تھے) اس بدر کے مجاہدین کے حق میں اللہ پاک نے فرمایا ہے کہ ان کا اگلے پچھلے گناہ میں نے معاف کر دی ہے۔ امیر صاحب کہنے لگا اور کچھ کہنا چاہتے ہو یا کہ بس میں نے کہا امیر صاحب آپ کے سامنے میں کیا کہوں گا آپ کو بہت اچھی طرح معلومات ہے۔ امیر صاحب نے کہا مقامات کے دیکھنے سے کچھ حاصل نہیں عملی کام چاہئے میں نے کہا کہ جہاد کے عمل کی جگہ تو ہم بستروں کا تلیج کرتے ہیں تو وہ عمل کیسے کریں؟ وہ تو نہ ہم کر سکتے ہیں اور نہ کرنے کو تیار ہیں ہم یہ باتیں کرتے رہے کہ بدر کے مقام سے ہمارا گاڑی گزر گئی۔

مکہ مکرمہ

پشتو مسرور

پرتوگ د سویرے سویرے راوڑہ  
چہ کوہ سورہ د کنڈم تریا راسینہ

تعب کی بات ہے کہ مسجد حرم میں ایک نماز ایک لاکھ نمازوں کا ثواب رکھتا ہے۔ مکہ مکرمہ میں ان کا مرکز مسجد حرم سے اکلومیٹر کے فاصلہ پر تھا اس مرکز کو یہ لوگ مسجد الفائز کہا کرتے تھے لیکن ۱۹۷۹ء کے



واقعہ کے بعد یہ بھی بند کر دیا گیا تھا ہم رائے و نظریوں نے اس مجبوری کی وجہ سے جگہیں کرایہ کئے اور ان کمرائیوں کی جگہوں میں سادہ لوح حجاج لاتے۔ جب نماز کا وقت ہوجاتا تو حاجی صاحب کہتے نماز کے لئے چلیں تو ہم ان سے کہتے کہ پرواہ نہیں نماز یہاں پڑھیں گے تو آپ عالم کی فکر میں بیٹھے ہو اس لئے کہ ایک نماز انچاس کوڑ نمازوں کا ثواب رکھتا ہے اور وہاں مسجد حرم میں تو انفرادی عمل ہے اس لئے ایک نماز ایک لاکھ نمازوں کے ثواب کے برابر ہے۔ اس وجہ سے یہ صاحبان مسجد حرم میں نماز کے لئے بہت کم آیا کرتے تھے ہزار امیر صاحب اور ان کے خواص تو وہاں لیٹ گئے جو جگہ ہم کرایہ پر لے چکے تھے۔ مکہ مکرمہ میں دیکھا گیا کہ تمام مسلمان حاجی غار حرا کو دیکھنے جا رہے ہیں لیکن ہمارا امیر صاحب اور ساتھی اور دوسرے رائے و نظری بتاتا بھی اور ہر نظر آئے نہیں جاتے مسلمان کا یہ شوق ذوق بھی نہیں رکھتے تھے کہ جہاں ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی دتی تھی۔ وہ جگہ تو دیکھ لیں (یہاں اس جگہ کا دیدار تو کریں) یہاں مکہ مکرمہ میں میری کوشش یہ تھی کہ میں ان سے علیحدہ ہو جاؤں میں نے دوسری جماعت کے ایک رائیونڈی سے کہا کہ آپ کے پاس ایک آدمی کی جگہ ہے؟ اس نے کہا جگہ بہت ہے امیر صاحب تو کسی کی تلاش میں ہے اس لئے کہ کرایہ ہم پر کم ہو جائے میں نے کہا تم اپنے امیر سے پوچھ لو اگر اجازت ہو تو میں آپ کے پاس رہ جاؤں گا کرایہ جتنا بھی ہو۔ مجھے منظور ہے اس رائیونڈی کو اپنا ناراضگی ظاہر نہیں کی بلکہ ہمانہ بنایا کہ آپ کا جگہ مسجد کے قریب ہے اس وجہ سے یہاں آنا چاہتا ہوں اسکے دن اس نے مجھ سے کہا ہمارے امیر صاحب نے انکار کر دیا اور کہا کہ میں اس کو جگہ نہیں دے سکتا کیوں کہ ان کا امیر صاحب مجھ سے ناراض ہو جائے گا۔ میرا یہ خیال تھا کہ رائیونڈیوں کا یہ کفریات مجھے اچھی طرح ظاہر ہو جائے لیکن جب انگلیٹڈ کا جماعت مکہ مکرمہ پہنچی تو معلوم ہوا کہ ان میں بھی ایک سنی مسلمان ہے اور اس نے ہر بات پر اپنے ساتھیوں کے ساتھ شدت کی راستہ اختیار کیا تھا اس وجہ سے اردن میں اپنے ساتھیوں نے ہمارا تمام مہنگاں کا جماعت جب مکہ مکرمہ پہنچی تو مولوی عبدالغفور ان سے علیحدہ ہوئے اور علیحدہ اپنے ساتھیوں سے مدینہ منورہ چلے گئے اور پاکستان کو بھی اپنے ساتھیوں سے علیحدہ

آگئے لیکن یہ لما اعتقاداً رائیونڈی تھا یہ اختلاف اپنے ساتھیوں سے تھا رائیونڈیت سے نہیں تھا میں مسجد حرم میں بیٹھا کہ تھا ہمارے گاؤں والے حاجیوں نے مجھے روپے لاکروے دیئے (ویدئے) یہ روپے ہمارے والد صاحب نے دیئے تھے میں بہت خوش ہوا کہ اب انشاء اللہ ان سے جدا ہو جاؤں گا دوسری طرف میرے والد صاحب نے مطیع اللہ کے نام خط بھیجا کہ میرا بیٹا سعودی عرب آپکا ہے تم اس کا معلوم کر لیں۔ یہ بھی میرے ساتھ مسجد حرم میں مل گیا اس نے مجھے کہا چلو کہ جدہ چلیں کل پھر (آجائیں گے) میں اس کے ساتھ چلا گیا اس نے مجھ سے مشورہ کیا کہ آپ کا خوشی ہو تو حج روئیں ایک ساتھ کر لیں گے میں بھی یہی بات چاہتا تھا اس لئے میں نے کہا میں اپنا مسلمان تبلیغ والوں سے لانا ہوں دوسرے دن اس نے دو آدمی بھیجے اور میں نے اپنا مسلمان رائیونڈیوں سے اٹھالیا اور جدہ چلا گیا اس طریقہ پر ہمان کے طائف (گروہ) سے چھکارہ مل گیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا کام نقل ہے اصل کام تو ہم نہیں کر سکتے اور نقل پر ہی اللہ پاک بہت خوش ہوتا ہے کہیں اسرائیلیوں سے یہ بات لے لی ہے کہ ہمان موسیٰ علیہ السلام کا نقل فرعون کے سامنے کرتا تھا تاکہ فرعون اور اس کا درباری ہنسنے لگیں جب فرعون اور اس کا ساتھی دریا میں غرق ہو گئے تو ہمان رہ گیا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یا اللہ یہ تو ہمارا بڑا دشمن تھا اور یہ وہ گیا اللہ پاک نے فرمایا موسیٰ! فرعون کے دربار میں یہ تمہارا نقل کرتے تھا اس نقل کی وجہ سے رہنے دیا یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ جو کوئی پیغمبر کا نقل (استہزاء) کے طریقہ پر کرے تو وہ ایسے کفر پر کافی ہو جاتا ہے کہ اس کا توپ بھی قبول نہیں ہوا کرتا اور یہاں رائیونڈی خود نقل کا دعویٰ کرتے ہیں اور وہ نقل جو استہزاء کیا گیا ہو اس وجہ سے ان کو میں نے ہمان کا طائفہ کہا ہے۔

### حج کے بعد رائیونڈیوں کی منت

مطیع اللہ اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ میں نے حج ادا کیا حج کے بعد ایک دن ہمارا ڈرائیور اور

ایک دوسرا ساتھی میرے پیچھے جدے چلے آئے اور منت شروع کیا کہ آپ ہمارے ساتھ پاکستان اکٹھے چلے جانا میں نے کہا آج آپ ایسے کہتے ہیں تو وہ پچھلے دن آپ لوگوں نے امیر صاحب کو فصاحت کیوں نہ کی اس نے مجھے رخصت کرتے وقت کہا تھا کہ محبوب علی کے ساتھ دوسرا کوئی ساتھی جاتا ہے تو بھی اجازت ہے انہوں نے کہا کہ امیر صاحب کی باتیں چھوڑیں۔ آپ کے پیچھے منت کے لئے آئے ہیں میں نے کہا یہ سوچ آپ اردن میں کر لیتے تھے الغرض اس دن میں ان کے ساتھ نہیں گیا اگلے دن یہ لوگ پھر آئے اور اپنا تبلیغ مجھے شروع کر دیا لیکن پھر بھی ناکام واپس چلے گئے اگلے دن رات کو آئے اور میری جگہ مطلع اللہ کو منت سہاجت شروع کی اس نے جواب دیا میں آپ کے باتوں کو پر نہیں سمجھتا اور نہ ہی ان کو آپ کے ساتھ جانے پر مجبور کر سکتا ہوں یہ لوگ واپس چلے گئے لیکن اگلے دن پھر آئے اور کہنے لگے کہ سوات کا امیر صاحب آیا ہے اور وہ آپ کو بہت یاد کر رہا ہے ہمیں بھیج دیا کہ یہ میرے پاس بلا لاؤ میرا اور امیر صاحب سوات کا اچھی گفت شنید تھی بلکہ میرا اس سے بہت محبت تھا میں ان کے ساتھ مکہ معظمہ چلا گیا۔

### سوات کا امیر صاحب

جب ام سوات کے امیر صاحب کی جگہ پہنچ گئے تو میں نے دیکھا کہ پاکستان کے اور بہت سے ضلعوں کے امراء صاحبان نے موجود تھے رائیوڈ کے مرکز والوں نے ان کو اپنے خرچ پر بھیج دیئے تھے۔ بہانہ ج تھا باقی یہ لوگ اپنے رائیوڈی تحریک کے غرض سے آئے تھے سوات کے امیر صاحب نے تو پہلے میری ناراضگی کا پوچھا کہ تم کیوں ناراض ہو چکے ہو اس کو میں نے رائیوڈ سے لے کر مکہ معظمہ تک تمام حالات و واقعات بیان کئے۔ اور اس نے بڑی ہمدردی سے سنے لیکن آخر میں اس نے بھی وہی بات کی جس کے لئے میں تیار نہ تھا اور یہ کہ تم اپنی جماعت کے ساتھ مل کر پاکستان جاؤ گے میں نے انکار کیا اس

نے بہت اصرار کیا مگر میں تیار نہ ہوا پھر ہم نماز عشاء کے لئے اٹھے مسجد حرم میں اس نے ایک جگہ بنا دیا اور کہا نماز کے بعد وہاں میں آپ کا انتظار کروں گا لیکن جب نماز ہو گئی تو میں اُدھر نہیں گیا بلکہ سیدھا جدہ آگیا دوسرے دن میں جدے سے پاکستان آگیا۔

### پاکستان

جب میں پاکستان آیا تو یہ رائیوڈی ہمارے خوش آمدید کے لئے آئے اور باتوں باتوں میں مجھے نصیحتیں کرتے کہ دعوت کا کام مت چھوڑنا یہ تو انبیاء والا کام ہے اور آپ پر تو اللہ پاک نے مہربانی فرمائی سال کا سفر بھی کیا ابھی تو آپ سے بہت خیر پچھلے گی۔ اسی طرح اور بہت باتیں کرتے رہے لیکن میں ان کو کہا کہ نا تھا کہ

ماچہ تھو لیلالی ہند تاکہ لیدل دی  
غلے شہ نامو ما وچے شراب لکلی دی

اگلے دن رائیوڈ کا بڑا بزرگ مولانا احسان سوات آگیا (آئی) اس نے دو آدمی میری پیچھے بھیج دیئے انہوں نے میرے ساتھ رات گزار دی صبح میں نے رخصت کر دیا انہوں نے مجھے کہا آپ ہمارے ساتھ صرف مولوی احسان تک چلے جانا میں سمجھتا تھا کہ اگر میں چلا جاؤں تو وہ مجھے رائیوڈی تحریک کے مجبور کریں گے اس لئے میں گیا ہی نہیں۔

عصر کے وقت احسان انارکے گاؤں کو خود ہی آگئے سوات کا امیر صاحب بھی اس کے ساتھ تھے انہوں نے مجھے کہا کہ دیو لئی گاؤں میں ہمارا ہوڑ ہے آپ ہماری ساتھ چلے جائیں میں ان کو انکار نہیں کر سکا اور ساتھ چلا گیا لیکن عشاء کے نماز کے بعد میں ان سے واپس آگیا کچھ عرصہ بعد رائیوڈ کا سالانہ اجتماع تھا اس اجتماع میں جاسنے کا میرا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن اپنے والد صاحب کے کہنے سے اسی

اجتماع میں چلا گیا۔ اجتماع میں ہمارے ساتھی بھی آئے تھے امیر صاحب اور علاء صاحب کے علاوہ باقی تمام ساتھی مجھ سے مل گئے ان سے میں نے گاڑی کے بارے میں دریافت کیا کہ پاکستانی سسٹم میں کیا ہوا انہوں نے کہا کہ کوسٹ کے بزرگوں کی ضمانت پر ہم گاڑی میں رانیو بنڈ آئے ہیں لیکن غصہ یہ ہوا کہ اشرف اجتماع کو نہیں آیا ہماری گاڑی سرکاری ہونے کا خطرہ ہے میں نے پوچھا کہ انگلینڈ کی جماعت والوں کی گاڑی کا کیا ہوا تو انہوں نے کہا کہ ان کی گاڑی تو کھل آئی گی اس لئے کہ ان کا امیر صاحب نے کانڈرات اپنے نام بنوائے تھے اور ہمارا امیر صاحب تو گدھا تھا اس نے اپنی گاڑی کے کانڈرات دوسرے کے نام پر بنوائے تھے اور پھر بھی وہی ہوا کہ گاڑی پاکستان کی حکومت نے ضبط کر لیا۔ اس طریقہ پر ہمارے امیر صاحب نے اپنا بیوقوفی کی وجہ سے ۶۰۰۰ چھ ہزار پونڈ نقصان اٹھایا۔ اجتماع کے بعد کچھ دن انہوں نے ہمارے گاؤں بھیج دیا اس جماعت والوں نے ہمارے پیچھے بہت زور لگایا ان کے کرتب مجھے یاد تھے اس وجہ سے یہ لوگ اپنے ہر کرتب میں ناکام رہتے پھر انہوں نے میرے والد صاحب کی منت شروع کر دی کہ آپ ہمارے ساتھ سرورڈ کے لئے چلے جائیں انہوں نے ان کے ساتھ نام لکھوایا اگلے دن یہ رانیو بنڈی ہمارے والد صاحب کے پیچھے آگئے کہ آپ نے تو ہمارے ساتھ نام لکھوایا ہے مگر آپ اپنی جگہ ہمارے ساتھ اپنے بیٹے محبوب علی کو بھیج دیں میرے والد صاحب نے ان کے ساتھ اقرار کیا اور پھر میرے والد صاحب نے مجھے کہا کہ تم ان کے ساتھ تین دن کے لئے رانیو بنڈ جاؤ گے میں خاموش رہا نہ اقرار کر سکتا تھا نہ انکار لیکن دوبارہ انہوں نے کہا کہ تم خوار و خوار جاؤ گے میں مجبور ہوا اور ان کے ساتھ ایک بار پھر رانیو بنڈ چلا گیا اس جماعت کے امیر نے رانیو بنڈ کے بزرگ کو میری رپورٹ کر دی کہ محبوب علی رانیو بنڈ آیا ہوا ہے دوسرے دن ظہر کے نماز سے تھوڑی دیر قبل لاڈوا سٹیگر پر اعلان ہوا کہ سوات کا محبوب علی جہاں کہیں بھی ہو میرے قریب آجائے میں آیا تو ایک بزرگ نے ساتھ روانہ کیا کہنے لگے مولانا جمشید تم کو بلا تا ہے میں ان کے ساتھ مولانا جمشید تک پہنچ گیا مولانا جمشید مجھ سے پوچھنے لگے کہ تم اپنی جماعت سے پہلے کیوں آئے تھے ہمارے خٹکان کی وجہ کیا تھی؟ میں سمجھ گیا کہ وہ تمام تھے اگر میں

ان کو بیان کروں جو ہمارے خٹکان کا ذریعہ بنے ہوئے تھے تو یہ اتفاقاً بھی نہیں کر سکتے کہ وہ ملا اور امیر صاحب رانیو بنڈ سے بند کریں اور تبلیغی تحریک کے لئے خطرناک معلوم ہو جائے تو ہو سکتا ہے کہ مجھے یہاں ہی ختم کر دے۔ کیونکہ میں نے نظر خانہ میں بہت سے ایسے لوگ دیکھے تھے کہ جن کو جسانی اذیت دیا کرتے تھے چٹنی کی بھری پوریاں اوپر رکھا کرتے تھے۔ ڈنڈوں سے مارا کرتے تھے اور لٹکاتے تھے۔ پوچھتے وقت یہ بات بتاتے تھے کہ اس نے اس مرکز میں چوری کیا ہے یہ چور ہے اس لئے اس کے ساتھ ایسا کرتے ہیں میں سمجھ گیا کہ یہ لوگ ابھی میرے اوپر چور کا نام رکھ دیں گے۔ (چوری کا الزام لگا دیں گے) اور یہ قصے میرے ساتھ بھی کریں گے میں نے کہا حضرت نماز کا وقت بہت کم ہے اور میری باتیں بہت ہیں اگر آپ کا خوشی ہو (مگر آپ راضی ہو) تو میں نماز کے بعد آجاؤں گا۔ ملا جمشید نے کہا کہ ٹھیک دو بجے یہاں تم حاضر ہو میں نے ”ہاں جی“ میں جواب دے دیا اور ان کے کمرے سے نکل آنا نماز کے بعد میں نے بستر اٹھایا اور سیدھا گھر آیا۔

### کربوٹھے کا پیر صاحب

رانیو بنڈ والوں نے چند دن بعد ہمارے گاؤں کو (چند دن بعد رانیو بنڈ والوں نے ہمارے گاؤں کو) اپنی جماعت بھیج دی۔ اس جماعت میں کربوٹھے کا گدہ نشین پیر صاحب بھی تھا انہوں نے ہمارے پیچھے آنا جانا شروع کیا فتیں نصیحتیں کرتے رہے جب یہ نصیحتیں کارآمد نہ ہوئیں اور ناامید ہو گئے تو دوسرا حربہ استعمال کیا میرے پیچھے آئے اور کہنے لگے کہ آپ اس علاقے کا ہمارا تبلیغی پراسنہ دوست ہو آپ سے مشورہ لیتے ہیں کہ اس علاقے میں ہم کس طریقہ سے کام چلائیں۔ میں نے کہا آپ لوگوں کا کہنا ہے کہ جو

کام اپنے لئے پسند کرتے ہو وہ دوسروں کے لئے بھی پسند کرو گے۔ انہوں نے جواب دیا مومن کا بھی یہی نشانی ہے میں نے کہا کہ پھر تم لوگ بھی گھروں کو جائیں گے اور دوسرے لوگوں کو بھی تنگ نہ کریں کیونکہ میں نے اپنے لئے یہی پسند کیا ہے کہ اب رانیوں کے ساتھ نہیں گھوموں گا یہ لوگ بہت ناراض ہو کر چلے گئے ٹھیک ایک سال بعد ہی یہ لوگ جو کہ کروٹے کا نقلی پیر بھی ساتھ ہے صبح تقریباً "لو بجے" کا وقت تھا کہ یہ پیر صاحب اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہمارے حجرے پہ آگیا اور پھر وہی اپنا رانیوں کی بات شروع کر دی میں نے ان سے کہا آپ بیٹھیں میں چائے لے کر آتا ہوں میں گھر چلا گیا ان کے لئے چائے لایا انہوں نے چائے پی لی اور پھر اٹھے مجھے تاکید کرتے رہے کہ نماز کے لئے اس مسجد میں آجائیں جس میں ہم ہیں ہمارے گاؤں کا ایک رانی بھی مجھ سے پوچھنے لگا کہ آپ تو پیران صاحبان کو بہت چاہتے ہیں تو اس پیر صاحب کے ساتھ طبیعت کیوں نہیں لگتا؟ میں نے کہا یہ برائے نام پیر ہے پیری کا ان میں کچھ بھی نہیں۔ مجھے اصل پیران صاحبان پسند ہیں نقلی نہیں اس طریقہ سے انہوں نے میرے پیچھے ہر وقت اپنی کوشش جاری رکھیں ایک دن سوات کا امیر صاحب راولپنڈی کا خواجہ صفدر اور میرے سال کے سفر کا ساتھی تینوں آگئے یہ لوگ ہمارے بڑے حجرے میں میرے دادا کے ساتھ بیٹھے تھے میرے دادا نے ان سے پوچھا آپ کون ہیں انہوں نے جواباً "عرض کیا ہم تبلیغ والے ہیں محبوب علی سے ملنے کے لئے آئے ہیں پھر انہوں نے اپنا تعارف کرایا کہ یہ صاحب راولپنڈی کا ہے اور یہ سوات کا امیر صاحب ہے ہمارے عمر رسیدہ دادا نے سوات کے امیر صاحب سے کہا کہ تم نماز سناؤ آتا بھی ہے کہ نہیں۔ اس نے نماز شروع کیا سوات کا امیر ملک بنو اللہ میں غلطی ہوا اور یہ غلطی انہوں نے پکڑ لیا اور کافی دیر تک ان کے ساتھ یہی اس طرح برابر کرتا رہا اگرچہ یہ اپنے آپ کو دانا ہوشیار سمجھتے تھے اور وہ ان کو سید حاسدہ لگتا تھا لیکن یہاں ان سے سب کچھ بھول گئے پھر انہوں نے میرے ساتھ باتیں شروع کیں۔ خواجہ صفدر نے کہا تمہاری ملاقات سے (دیکھنے سے) دل کو بہت خوشی حاصل ہوئی میرا دل بہت خوش ہوا یہ آپ کی محبت ہے کہ ہمیں یہاں تک لے آیا (کہ ہم کو یہاں تک لے آیا) اور ایک عجیب انداز سے میرا

تعارف کیا لیکن آخر میں وہی ایک بات کہ آپ بڑے کام کے آدمی ہو۔ دعوت کے کام کو مت چھوڑنا آپ کی وجہ سے بہت فائدے پھیل گئے ہیں اور بھی بہت فائدے پھیل جائیں گے پھر سوات کے امیر صاحب نے کہا رانیوں کا جماعت آئی ہے آپ ہماری ساتھ آج کے دن کے لئے چلے جانا۔ میرے والد صاحب بھی اسی محفل میں بیٹھے تھے انہوں نے کہا کہ یہ مہمان ہیں ان کے ساتھ چلے جانا کیسے ناراض نہ ہو جائیں میرا دل نہیں چاہتا تھا لیکن والد صاحب کو انکار بھی نہیں کر سکتا ان کے ساتھ چلا گیا ہمارے گاؤں کو یہ لوگ موزکار میں آئے تھے مجھے بھی ساتھ لے گیا رانیوں کا تربیت اس طریقہ سے کیا گیا ہوتا ہے کہ ان کو خوشامد منافقت اور چالوسی بتا دیا ہوتا ہے یہی وجہ تھی کہ انہوں نے مجھے فرحت سیت میں بٹھا با اور راستے میں بڑی خوشامد کرتے رہے میں نے ان کے ساتھ ہی ایک دن گزارا شام کو گھر والیں آیا یہ دن ان کے ساتھ میرا آخری دن تھا اس کے بعد پھر میں ان کے ساتھ نہیں گیا ہوں۔

حضرت سیدنا و مرشدنا خواجہ آخوند زادہ سیف الرحمن مبارک

صاحب دامت برکاتہ العالیہ کے دست مبارک پر میرا بیعت

۱۸ دسمبر ۱۹۸۶ء کا تاریخ تھا جو کہ سندھ والے بابائی صاحب کا انتقال ہو گیا۔ اور سلوک کے راستے

میں میرا کام اوروہ راہ گیا تین مہینے تک میں نقشبندی طریقے کا پیر کامل مکمل کی تلاش میں گھومتا رہا آخر کار اللہ پاک نے مہربانی فرما کر میری تلاش کا شرمجھے مل گیا اور میں حضرت سیدنا مرشدنا خواجہ آخوند زادہ سیف الرحمن مبارک صاحب کے دربار میں پہنچ گیا ظہر کی نماز کا وقت تھا نماز کے بعد میں حضرت مبارک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی کے لئے آگے ہوا انہوں نے بڑی محبت سے اپنے آپ کو قریب کر دیا اور پوچھا جو ان کمال کے ہو میں نے عرض کیا حضرت سوات کا ہوں پھر انہوں نے مجھے قریب بٹھایا دوستوں کا حلقہ جما ہوا تھا (لگا ہوا تھا) اسی دن ایک رائے ونڈی بھی یہاں آیا ہوا تھا حضرت مبارک ان



سے مخاطب ہو کر کلمہ طیبہ کا مقصد پوچھا رائے ونڈی نے کہا کلمہ کا مقصد یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کرنے کا اور مخلوق سے نہ کرنے کا یقین ہمارے دل میں آجائے کہ سب کچھ اللہ کرتا ہے مخلوق کچھ نہیں کر سکتا یہی مقصد میں نے بھی تمام عمر سیکھا تھا یاد کیا تھا اور بیان کیا تھا اور یہ میرا یقین تھا کہ کلمہ شریف کا یہی مقصد ہو گا خبر نہیں تھا کہ رائیونڈیوں نے اس میں بھی قریب بنا رکھا ہے یہاں پر مبارک صاحب کے ارشادات سننے کے لئے دل کے کانوں سے متوجہ ہوا انہوں نے فرمایا کہ قرآن حدیث اور مذہب کی کتابوں نے تو اس بات کا رد کیا ہے اور یہ عقیدہ کہ سب کچھ اللہ کرتا ہے اور مخلوق کچھ نہیں کر سکتا یہ جہڑوں کا عقیدہ ہے اور جہڑوں کا عقیدہ کفر کا عقیدہ ہے اور اس عقیدہ کو رکھنے والا کافر ہے۔ مبارک صاحب نے اس رائیونڈی سے بہت بحث کیا اور یہ ہاں جی ہاں جی کرنا رہا۔

### کرامت

یہاں پر میں نے مبارک علیہ رحمت کا کرامت بھی دیکھا میں ان کے صحبت میں اپنی تربیت کے لئے آیا تھا اور عقیدہ میرا بھی جہڑہ عقیدہ تھا رائیونڈیوں کے ساتھ میرا اختلاف دوسری باتوں پر آیا تھا تا یہ بات تو مجھے صحیح لگتا تھا مبارک صاحب نے بیعت کرنے سے پہلے میرے عقیدے کی تربیت کر دی اس لئے مولانا روٹی نے فرمایا ہے۔

یک	زمانہ	صحبت	با	اولیاء
بستر	از	صد	سالہ	طاعت
			بے	دیا

مبارک صاحب کی پہلی صحبت میں جہڑہ عقیدے سے توبہ نہ کیا گیا یہاں میرا دل بہت خوش ہوا کہ میں ایک کامل پیر کی تلاش میں تھا اور اللہ پاک نے ان کے دربار میں پہنچا دیا۔ مبارک صاحب جب رائیونڈی سے فارغ ہوا تو اپنا چہرہ مبارک پلٹ کر فرمایا کہ ابھی میں گھر جانے کا باقی باقیں عصر میں کریں

گئے (عصر کے وقت کریں گے) مبارک صاحب ایک عجیب شان کے ساتھ اٹھے اور گھر روانہ ہوئے اور میں ان کے صحبت کی سوچوں میں ڈوب گیا۔ مجھے ان کے ظاہری باطنی کمالات نے حیران کر دیا تھا ان کی محبت میرے اوپر اسی غالب ہوئی کہ میں خود حیران ہو گیا کہ یہ کیا ہوا۔ نماز عصر کے بعد مبارک صاحب نے ختم خواجگان کا ختم شریف کیا ختم کے بعد ایک قاری صاحب نے ”عہد ہمسایوں“ کی تلاوت کی اور مبارک صاحب علیہ رحمت نے دعا فرمائی۔ دعا کے بعد میں حضرت مبارک صاحب کے روبرو قریب آیا میں نے عرض کی حضرت! میں آپ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کے لئے آیا ہوں مبارک صاحب کے لیوں پہ تمیم آیا یہ تمیم نامرگ میں نہیں بھول سکتا فرماتے تھے ابھی وقت کم ہے۔ عشاء کے بعد ہی بیعت کروں گا شام کا کھانا اس مبارک نے اپنے (مساکین) دوستوں کے ساتھ ایک دسترخوان پر کھانا اور پھر اپنے دوستوں (مساکین) کے ساتھ علوم اور حارف پر کافی در تک بات چیت کرتے رہے۔

میں نے اولیاء مقدسین کے قہقہے کتابوں میں پڑھے تھے یہ میرا گمان تھا کہ اب ایسے اولیاء دیا میں نہیں ہیں لیکن مبارک صاحب کی ملاقات پر پہلے اولیاء اللہ کے حالات بھی پچان لئے کہ اکثر ولایت صغریٰ میں تھے۔ نماز عشاء کے بعد قاری صاحب نے سورۃ ملک ”تبارک الذی“ تلاوت کی مبارک صاحب نے دعا کے بعد فرمایا ابھی آرام کر لیں گے صبح بیعت کروں گا مبارک صاحب اٹھے گھر تشریف لے گئے اور میں سوچوں میں پھنس گیا تمام رات جاگتا رہا اپنے گناہ سامنے آئے اور اپنے آپ کو کلامت نظر آنے لگا خود کو دربار سیفی کا قاتل نہ سمجھا میرے اوپر یہ خوف طاری ہو گیا کہیں اس دربار سے بے آسرا بے سہارا نہ چلا جاؤں۔

نماز فجر کے بعد اس مہمان اور شفیق انسان نے اس گناہ گار (مجھے) بندہ کو اپنے سامنے بلا کر بٹھایا اور بہت محبت کے ساتھ بیعت کیا۔ طریقہ نقشبندیہ کے پہلے پانچ اسباق یعنی قلب، روح، سر، خفی اور اعلیٰ میں مبارک نے مجھے تہقین کی اور اس طریقہ کی شاہان دستور کے مطابق مجھے توجہ کی میرے یہ لٹا تک اسی وقت ہی اللہ کے ذکر پہ جاری ہوئے اسی دن مبارک صاحب نے عام سا۔ لیکن سے مخاطب ہو کر فرمایا



صادق مرید ہو ہے کہ اپنے آپ کو پیر کے سپرد کرے اس کا اپنا کوئی ارادہ نہ ہو اگر پیر فرمائے وہ جائیں تو یہ وہ جانا ہے اور اگر پیر فرمائے چلا جا تو یہ چلا جاتا ہے میں نے اپنی بات پہچان لی میں مبارک صاحب کے دوبار میں رہ گیا ایک ہفتہ بعد مبارک صاحب نے فرمایا کہ اب چلے جانا لیکن دیکھو دوبارہ جلدی آنا ایک دن میرے دل میں یہ دوسوہ پیدا ہو گیا کہ چھ سال سندھ بابا کی کے ساتھ گزارے لیکن میرا مقصود حل نہ ہوا خدا جانے یہاں کتنے سال گزاروں گا۔ اس مبارک نے مولوی حفیظ اللہ صاحب سے فرمایا کہ مولوی صاحب لوگ دوسرے پیروں کے ساتھ عرس گزارتے ہیں لیکن کوئی جلدی نہیں کرتا جب یہاں آجائے تو پھر بہت جلدی کرتا ہے اس بات کے بعد مبارک صاحب کے صحبت میں بڑی احتیاط سے بیٹھتا ہوں میں دربار کئی سے گھر آیا مگر مبارک صاحب کا محبت یاد آتا تھا میں ہر وقت اسی سوچ نگر میں تھا چند بعد میں پھر مبارک صاحب کے خدمت اقدس میں حاضر ہوا اس مرتبہ مبارک صاحب نے میرے لطیفہ 'نفس' قالب پر انگلی دکھ کر نفی اثبات میں توجہ فرمایا اور رخصت کرتے وقت مراقبات کرنے کا اجازت دے دیا۔ کچھ دن بعد میں پھر ان کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اس مرتبہ مبارک صاحب نے اس عاجز زیادہ کار خطار کے کندھوں پر خلافت کا بھاری بوجھ ڈال دیا۔

جب میں نے طریقت کا تبلیغ شروع کیا تو میرے پرانے رانیو بڑی دوست گھبرا گئے ان کا یہ گمان بھی نہیں تھا کہ محبوب علی بھی ان سے جدا ہو جائے گا ان کا یہ خیال بلکہ یقین تھا کہ یہ ہم سے خفا ہو گیا ہے۔  
خاٹا (خاٹوا) ایک دن رسا (راضی) ہو جائے گا۔

### رانیو بڑی کی زبان سے میرے مبارک کی تعریف

ایک دن دو رانیو بڑی میرے جگہ پر آئے ایک عرب تھا اور دوسرا اس کے ساتھ ترجمان تھا ترجمان نے مجھ سے دریافت کیا کہ آپ حضرت آخند زادہ صاحب کے مرید ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں اللہ پاک کا لاکھ شکر ہے اس نے کہا کہ اکوڑہ جنگ کے مدرسہ میں میں اور احمد علی صاحب دونوں پڑھے ہوئے

ہیں۔ میں ان کے ساتھ مبارک صاحب کا دیدار کرنے کے لئے نوشہرہ چلے جاتے تھے اور اس نے بہت مبارک صاحب کی بہت تعریف کی میں نے کہا (چراغی) تعجب کی بات ہے کہ مبارک صاحب کا دیدار کیا ہوا ہے اور مبارک صاحب کی تعریف بھی کرتے ہو (کرتے ہو) اور سید احمد علی صاحب کے ساتھ ایک جگہ سنتی پڑھے ہوئے ہو اور اس کے باوجود ان جاہلوں کے ساتھ بھرتے ہو تمہارے حال پر تو افسوس کرتا چاہئے اس ترجمان کی طبیعت درا بگڑ گئی وہ تو یہ چاہتا تھا کہ میں ان کے پیر صاحب کی تعریف کروں گا تو یہ خوش ہو جائے گا تو پھر میں ان کو اپنی رانیو بڑی کی باتیں کروں گا لیکن خبر نہ تھا کہ رانیو بڑی میں ان اساتذہ میرے شاگرد ہیں پھر وہ دوسرے طرز سے میرے سامنے آیا (دوسرے طرز پر شروع ہوا) کہا کہ یہ مکہ مکرمہ سے آئے ہیں بہت بڑی قربانی کی ہے اگر ہم اور آپ ان کے ساتھ نصرت کر لیں تو یہ خوشحال ہو جائے گا میں نے کہا۔ مکہ مکرمہ کی بزرگی میں کوئی شک نہیں ہے لیکن گدھا طواف کرنے پر حاکمی نہیں بنے گا میں نے ان سے کہا کہ لوگوں کو تو سرے سے باتیں ہیں نہیں کرو گے کے لوگوں نے تو تہذیب خدا (سلی اللہ علیہ وسلم) کو تو ہجرت پر مجبور کیا تھا بد میں لڑائی بھی لڑی۔ کئی مرتبہ جنگ کے لئے مدینہ منورہ بھی گئے پھر بھی اپنی مرضی سے اسلام ایمان نہ لائے بلکہ زور اور طاقت کو دیکھا تو مسلمان ہوئے اور پھر یہ عرب جو تمہارے ساتھ آیا ہوا ہے یہ تو ابولسب کی اولاد ہے ان کا دوا بھی اسلام کا دشمن تھا اور یہ بھی اسلام کا دشمن ہے اسی لئے رانیو بڑیوں کے ساتھ پھرتا ہے۔ میری اس بات پر دونوں بہت زیادہ خفا (ناراض) ہوئے کہ بے ہو گئے اور بعد سلام دعا کے رخصت ہو گئے۔

دوسرے دن بنوں کے دلکش خان میں میرے پاس بھیجا اس کے ساتھ میرا دوا سلام رانیو بڑی کے زمانے سے تھا لیکن میرے مبارک کی کرامت تھی کہ یہ ذرہ بھی منہ نہ کھول نہ پایا صرف اتنا کہ پایا کہ سوانت آیا تھا تو آپ کو دیکھنے کے لئے بھی حاضر ہوا۔ گھڑی بیٹھا اور پھر چلا گیا مبارک صاحب کی صحبت میں مجھے بہت (۷۲) باطل فرقوں اور ان کے حقانہ کی پہچان ہوئی اور اہل سنت والجماعت کے اچھے اور نیکے عقیدہ بھی پہچان لیا پہلے میں صورت اسلام اور صورت ایمان پر تھا ان کی محبت میں اللہ تعالیٰ نے

مجھے حقیقت اسلام اور حقیقت ایمان پر مشرف کیا اور یہ مجھے عین الیقین کے ساتھ معلوم ہوا۔  
 مبارک صاحبؒ کے جتنے بھی اوصاف لکھوں تو کم ہیں۔ کیونکہ ان کی محبت میں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر  
 اتنی مہربانیاں کیں ہیں کہ میں اس کے کہنے اور بیان کرنے سے قاصر ہوں۔

خدا	محفوظ	دکھے	ہر	بلا	سے
خصوصاً	دشمنان	مصلحتی			سے

تمت باخیر

مترجم : صوفی عبدالعلیم خلی سیفی